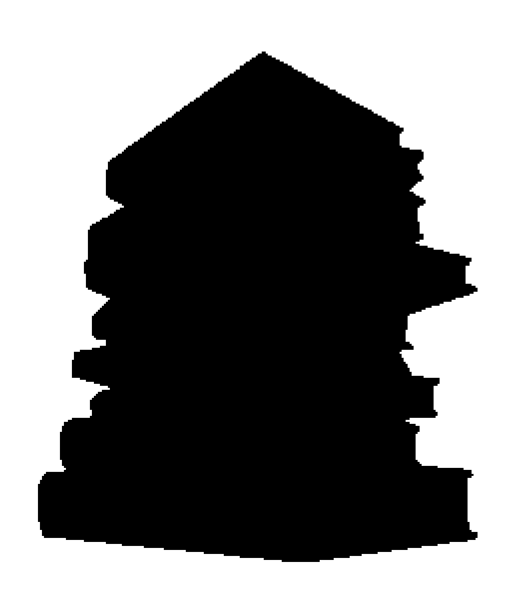
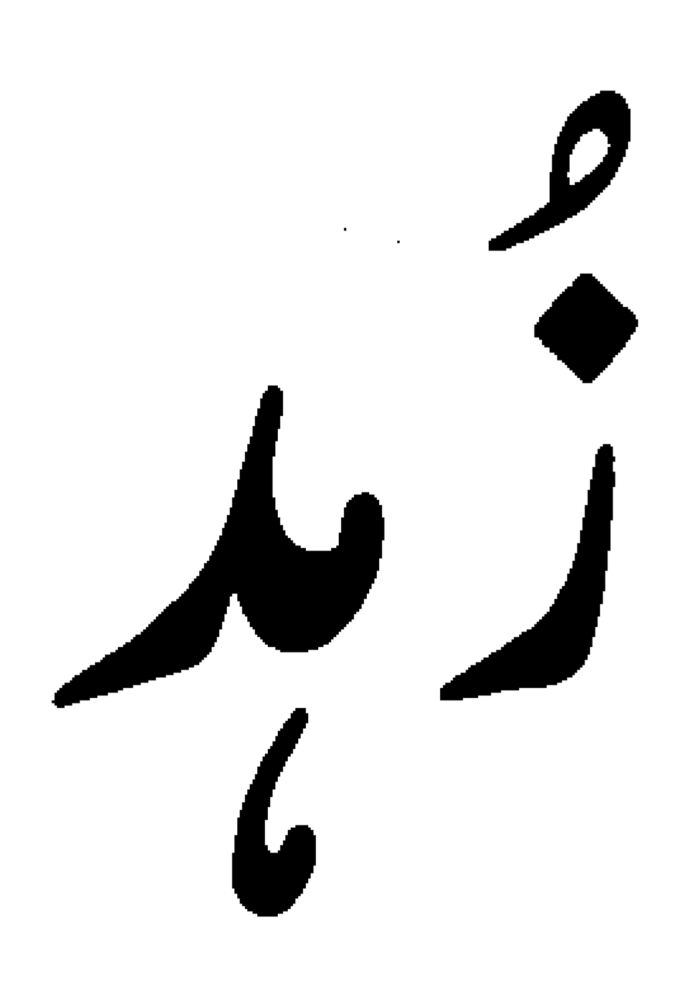

زہد
ترتیب
محمد کریم سلطانی
ناشر
مکتبہ صبح نور
جامعہ ریاض العلوم، پیپلز کالونی
فیصل آباد







ترتیب

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء فیصل آباد

فون:0092-41-8730833

نام کتاب	**زهد**
تالیف	محمد کریم سلطانی
اشاعت	اوّل ۲۰۰۹ء
کمپوزنگ	صبح نور کمپیوٹرز
ناشر	مکتبہ صبح نور
تعداد	
قیمت	

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ:

زہد سے متعلق احادیث مبارکہ اور اقوال ائمہ:

پیشِ خدمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو زہد کی دولت عطا فرمائے اس کے دل سے دنیا اور متاعِ دنیا کی محبت نکال دے۔ دارِ آخرت کی محبت نصیب فرمائے، جہاں وعدہ خداوندی کے مطابق دیگر انعامات کے ساتھ دیدارِ الٰہی بھی ہوگا۔

محمد کریم سلطانی

زہد
امیدیں کم کرنا ہے۔

اَلسَّیِّدُ عَبْدُالْقَادِرِ الْجِیْلَانِیُّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ یَقُوْلُ: اَلزُّھْدُ: کُلُّہٗ قَصْرُ الْاَمَلِ.

ترجمہ:

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

زہد، کامل زہد، امید کم کرنا ہے۔

-☆-

(موسوعۃ الکسنزان)=۱۰/۲۸۸

۳۔الشیخ عبدالقادر الکیلانی۔الفتح الربانی والفیض الرحمانی۔ص۲۵۰

زہد فی الدنیا
امیدیں کم کرنے کا نام ہے
موٹا کھانا اور لمبا پہننے کا نام نہیں

قَالَ سُفْیَانُ: اَلزُّهْدُ فِی الدُّنْیَا قِصَرُ الْاَمَلِ، لَیْسَ بِاَكْلِ الْغَلِیْظِ، وَلَا بِلُبْسِ الْعَبَایَةِ.

ترجمہ:

حضرت سفیان ثوری ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ نے فرمایا:

زہد دنیا میں، امیدیں کم کرنے کا نام ہے یہ موٹا کھانے اور عبا [1] پہننے کا نام نہیں۔

-☆-

(۱) عبا ایک قسم کا کمبل ہے جس پر سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں۔ (لغات الحدیث)
کتاب الزھد للامام وکیع جلد ۱ صفحہ ۲۲۲

زہد
ماسوئ اللہ سے دل کا فارغ ہونا ہے

الشَّیخُ أَبُو الحَسَنِ الشَّاذِلِيُّ یقُولُ: الزُّھدُ: ھُوَ فرا غُ القلب ممَّا سوی الرَّبِّ.

ترجمہ:

حضرت شیخ ابوالحسن الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

زہد، ربّ تعالیٰ کے سوا ہر چیز سے دل کے فارغ ہونا ہے۔

-☆-

ا۔ (موسوعۃ الکسنزان) ج=۱۰ ۲۹۹

ا۔ الشیخ احمد بن محمد بن عباد۔ مخطوطہ المواہب العلیۃ فی الحکم الشاذلیۃ۔ ص ۱۲۲۔

زہد

ہر اس چیز کو ترک کر دینا جو اللہ تعالی مشغول کر دے۔

اَلشَّيْخُ قُطْبُ الدِّيْنُ الْبِكْرِيُّ الدِّمِشْقِيُّ يَقُوْلُ: اَلزُّهْدُ: وَهُوَ تَرْكُ كُلِّ مَا يُشْغِلُهُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

ترجمہ:

حضرت شیخ قطب الدین بکری، مشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

زہد ہر اس چیز کا ترک کر دینا ہے جو اللہ سے مشغول کر دے۔

-☆-

(موسوعۃ الکسنزان)=۱۰/۲۹۱۔

۳۔الشیخ قطب الدین البکري الدمشقي۔ مخطوطۃ الرسالۃ المکیۃ في الطریقۃ السنیۃ۔ ص۹۲۔

اصل زہد

وہ علم و نور ہے جو دل میں چمکتا ہے جس سے سینہ کشادہ ہو جاتا ہے اور
یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ آخرت میں خیر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔

يَقُوْلُ الْإِمَامُ أَبُوْ حَامِدِ الْغَزَالِيُّ أَصْلُ الزُّهْدِهُوَ الْعِلْمُ وَالنُّوْرُ يُشْرِقُ فِي الْقَلْبِ حَتّٰى يَنْشَرِحَ بِهِ الصَّدْرُ، وَيَتَّضِحَ فِيْهِ أَنَّ الْآخِرَةَ خَيْرٌ وَأَبْقٰى، وَأَنَّ نِسْبَةَ الدُّنْيَا إِلَى الْآخِرَةِ أَقَلُّ مِنْ نِسْبَةِ خِرْقَةٍ إِلٰى جَوْهَرَةٍ.

ترجمہ:

حضرت امام غزالی۔ رحمتہ اللہ علیہ۔ فرماتے ہیں۔

اصل زہد علم و نور ہے جو دل میں چمکتا ہے۔ حتی کہ اس سے سینہ کشادہ ہو جاتا ہے اور اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آخرت خیر ہے اور باقی رہنے والی ہے اور دنیا کی نسبت آخرت کے ساتھ خرقہ کی نسبت جوھرہ۔ موتی۔ سے بھی کم ہے۔

-☆-

(موسوعۃ المصطلحات)=١٠/٢٩٦

١۔الإمام الغزالي۔ مخطوطۃ الأربعين في أصول الدين۔ ص ٢٣٥-٢٣٦۔

اولیاء کرام - رضی اللہ تعالیٰ عنہ - کے نزدیک زہد، دل کا غیر اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے خالی ہونا ہے۔

یقول: اَلزُّھْدُ عِنْدَ الْعَوَامِ خُلُوُّ الْیَدِ مِنَ الْمَالِ، وَعِنْدَ الْخَوَاصِ خُلُوُّ الْقَلْبِ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ اِلٰی غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی.

ترجمہ:

عوام الناس کے ہاں زھد ہاتھ کا مال و دولت سے خالی ہونا ہے اور خواص کے ہاں زہد دل کا غیر اللہ کی طرف التفاف سے خالی ہونا ہے۔

-☆-

(موسوعۃ الکسنزان)=۱۰/ ۲۹۷۔

ا۔ الشیخ عماد الدین الأموي - حیاۃ القلوب في کیفیۃ الوصول إلی المحبوب (ہامش قوت القلوب ج ۲)۔ ص ۱۲۸

زہد

اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، دینا، لینا،
گفتگو وسکوت سب اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہو۔

اَلشَّیخُ أَبُوْ أَیُّوبَ السَّختیَانِيُّ یَقُوْلُ: الزُّهدُ: أنْ یقعُد أحدُكُمْ فِي منزلِه. فإنْ كَانَ قُعُوْدُهُ لِلّٰهِ تَعَالٰی رِضاً وَإِلَّا خَرَجَ، وأنْ یَخرُجَ فإنْ كَانَ خُرُوْجُهُ لِلّٰه تعالیٰ رضاً وإلّا رَجَعَ. فَإِنْ كَانَ رَجُوْعُهُ لِلّٰهِ تَعَالٰی رِضاً وَإِلّا سَاحَ، وَیُخرِجُ دِرْهَمهُ. فإنْ كان إخراجُهُ للّٰه رِضاً وَإِلَّا حَبَسَهُ وَیَحبِسُهُ. فَإِنْ كَانَ حَبْسُهُ لِلّٰه تعالیٰ رضا وإلّا رمی به ویتكلَّم. فإنْ كان لِلّٰه تعالیٰ رضاً وإلّا سَكَتَ. فإنْ كان سُكُوْتُهُ للّٰه تعالیٰ رضا وإلّا تكلَّم.

ترجمہ:

حضرت شیخ ابوایوب سختیانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

زہد یہ ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے گھر میں بیٹھ جائے اگر اس کا بیٹھنا اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے

(موسوعہ الکسنو ان)=۱۰/۱۸۴

۵۔الشیخ ابوطالب المکی۔قوت القلوب۔ج۱ص

ہے تو ٹھیک ورنہ وہ گھر سے نکل جائے اور وہ گھر سے نکلے اگر اسکا گھر نے نکلنا اللہ تعالٰی کی رضا کیلئے ہے تو ٹھیک ورنہ وہ واپس لوٹ آئے اگر اس کا واپس لوٹ آنا اللہ تعالٰی کیلئے ہے تو ٹھیک ورنہ سیاحت کرے۔

زہد یہ ہے جو درہم نکالے اگر اسکا درہم نکالنا اللہ تعالٰی کی رضا کیلئے ہے تو ٹھیک ورنہ وہ اسے روک لے اور وہ اس درہم کو روکے اگر اسکا روکنا اللہ تعالٰی کیلئے ہے تو ٹھیک ورنہ وہ اسے پھینک دے۔

زہد یہ ہے کہ جو کلام کرے اگر اسکا کلام کرنا اللہ تعالٰی کی رضا کیلئے ہو تو ٹھیک ورنہ وہ سکوت اختیار کرے اگر اسکا سکوت اللہ تعالٰی کی رضا کیلئے ہو تو ٹھیک ورنہ کلام کرے۔

-☆-

زہد

ہراس چیز کوترک کردینا ہے جواللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری سے روک دے۔

اَلشَّیْخُ اَبُوْ سُلَیْمَانَ الدَّرَانِیُّ یَقُوْلُ: اَلزُّھْدُ: ھُوَاَنْ تَتْرُکَ کُلَّ مَا یَمْنَعُکَ عَنِ اللّٰہِ.

ترجمہ:

حضرت خواجہ بن ابوسلیمان الدارانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

زہد تیرا ہراس چیز کوترک کرنا۔چھوڑ دینا ہے جو تجھے اللہ تعالیٰ سے روکے۔

-☆-

(موسوعۃ الکسنزان)=۱۰/۳۸۵

د۔قاسم غنی۔تاریخ التصوف فی الاسلام۔ص۳۸۳۔

زہد

جو چیز ہاتھ میں ہے وہ زیادہ سکون واطمینان کا باعث نہ ہو اس چیز سے جس کی خالق ومالک جل وعلا نے ضمانت دی ہے۔

اَلشَّیخ حَمدُونُ القَصَّارُ یَقُولُ: اَلزُّھدُ: أَلَّا تَکُونَ بِمَا فِي یَدِکَ أَسکَنَ قَلباً مِنکَ بِضَمَانِ سَیِّدِکَ.

ترجمہ:

زہد یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے جس چیز کا تو مالک ہے۔ وہ تیرے دل کو زیادہ سکون نہ دے اس چیز سے جسکا ضامن تیرا مالک -اللہ- ہے۔

-☆-

(موسوعۃ الکسنزان)=١٠/٢٨٦

-الشیخ أبوعبدالرحمن السلمي- طبقات الصوفیۃ- ص ١٢٨

زہد

جس چیز سے ہاتھ خالی ہے اس سے دل کا خالی ہوتا ہے۔

اَلشَّیْـخُ الْـجُـنَیْدُ الْبَغْدَادِيُّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ یَقُوْلُ: اَلزُّھْدُ: ھُوَ خُلُوُّ الْقَلْب عمّا خَلَتْ مِنْہُ الْیَدُ.

ترجمہ:

حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

زہد۔ دل کا خالی ہو جانا ہے ہر اس چیز سے جس سے ہاتھ خالی ہیں۔

-☆-

(موسوعۃ الکسنزان) =۱۰/۲۸۶

د۔ عبد الحلیم محمود۔ شیخ الشیوخ ابو مدین الغوث، حیاتہ و معراجہ الی اللہ۔ ص ۱۔

زہد

بدن کا دنیا سے خالی ہونا اور
دل کا طلب دنیا سے خالی ہونا ہے۔

اَلشَّیۡخُ الۡجُنَیۡدُ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ یَقُوۡلُ: اَلزُّھۡدُ: وَھُوَ خُلُوُّ الۡبَدَنِ مِنَ الدُّنۡیَا، وَخُلُوُّ الۡقَلۡبِ مِنۡ طَلَبِھَا.

ترجمہ:

حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں۔

زہد بدن کا دنیا سے خالی ہونا اور دل کا طلب دنیا سے خالی ہونا ہے۔

-☆-

موسوعۃ الکسنزان=۱۰/۲۸۶

الشیخ احمد الکمشخانوی النقشبندی-جامع الاصول فی الاولیاء-ج۲ص۲۵۷

دنیا میں زہد اختیار کیجیے
کل قیامت کو اتنا اجر وثواب ملے جس سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ –رَحِمَهُ اللّٰهُ–:

مَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا ..قَرَّتْ عَيْنَاهُ بِمَا يَرَى مِنْ ثَوَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى غَداً.

وَقَالَ:

كُنْ فِي الدُّنْيَا زَاهِداً، وَفِي الْآخِرَةِ رَاغِباً، وَاصْدُقِ اللّٰهَ تَعَالٰى فِي جَمِيعِ أُمُوْرِكَ.تَنْجُ غَداً مَعَ النَّاجِيْنَ.

مجمع الاحباب،۲/۲۶۳

ترجمة:

حضرت امام شافعی –رحمۃ اللہ علیہ– نے فرمایا:

جس نے دنیا میں زہد اختیار کیا، کل قیامت کے دن جب وہ اللہ تعالی کی طرف سے عطا کردہ اجر وثواب دیکھے گا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

اور فرمایا: دنیا میں زاہد، آخرت میں راغب بن جایئے اور اللہ تعالی سے تمام امور میں صدق کا معاملہ رکھیے کل نجات پانے والوں کے ساتھ نجات پا جاؤ گے۔

لوگوں سے ملاقات کا ترک
دنیا کا ترک ہے

قَالَ بِشْرٌ -رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ-:

حُبُّ لِقَاءِ النَّاسِ حُبُّ الدُّنْيَا، وَتَرْكُ لِقَاءِ النَّاسِ تَرْكُ الدُّنْيَا.

مجمع الاحباب، ۲/ ۱۷۸

ترجمة:

حضرت خواجہ بشر حافی -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:

لوگوں سے ملاقات کی محبت دنیا کی محبت ہے اور لوگوں سے ملاقات کا ترک دنیا کا ترک ہے۔

-☆-

اللہ کیلئے عبادت و بندگی
دنیا کے دل سے نکل جانے کے سبب ہوتی ہے۔

قَالَ سَرِیُّ السَّقُطِیُّ، سَأَلْتُ مَعْرُوْفاً –رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی– عَنِ الطَّالِبِیْنَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ –، بِأَیِّ شَیْءٍ قَدَرُوْا عَلَی الطَّاعَةِ؟ فَقَالَ:

بِخُرُوْجِ الدُّنْیَا مِنْ قُلُوْبِهِمْ، فَلَوْ کَانَتِ الدُّنْیَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَا صَحَّتْ لَهُمْ سَجْدَةٌ.

مجمع الاحباب، ۲/ ۲۰۴

ترجمة:

حضرت خواجہ سَرّی سَقطی -رحمتہ اللہ- نے فرمایا۔

میں نے حضرت خواجہ معروف کرخی -رحمتہ اللہ علیہ- سے طالبین للہ سے متعلق پوچھا وہ کس سبب سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری پر قادر ہوئے تو انہوں نے فرمایا۔

ان کے دل دنیا کے نکل جانے کے سبب۔ اگر دنیا ان کے دلوں میں ہوتی تو اللہ کیلئے ان سے ایک سجدہ بھی نہ ہوسکتا۔

غیر اللہ سے امیدیں منقطع کیے بغیر وصول الی اللہ ناممکن ہے

قَالَ ذُو النُّوْنِ -رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی-:

مَنْ قَطَعَ أَمَالَهُ مِنَ الْخَلْقِ ثِقَةً بِاللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی وَصَلَ إِلَی الْخَالِقِ -جَلَّ جَلَالُهُ- وَلَنْ يَصِلَ عَبْدٌ إِلَی اللّٰهِ -عَزَّوَجَلَّ- دُوْنَ قَطْعِ الْأٰمَالِ مِمَّنْ سِوَاهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی.

مجمع الاحباب، ۲/ ۳۲۵

ترجمة:

حضرت خواجہ ذوالنون مصری -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:

جس نے اپنی تمام امیدوں کو مخلوق سے منقطع کرلیا اللہ سبحانہ وتعالی پر بھروسہ واعتماد کرتے ہوئے تو وہ خالق -جل جلالہ- تک واصل ہوگیا۔ اور بندہ اللہ تعالی تک واصل نہیں ہوسکتا غیر اللہ سے امیدیں منقطع کیے بغیر۔

-☆-

مخلوق محتاجی کے داغ سے داغدار ہے۔ایک محتاج کا محتاج سے امیدیں رابطہ کرنا نادانی کے سوا کیا ہوسکتا ہے انسان کی عزت وشرف ہی اس بات میں ہے کہ الصمد۔غیر محتاج اللہ سے امیدیں رابطہ کرتا ہے۔وہ اپنے تعلقات بھی خدائے وحدہ لاشریک سے استوار کرتا ہے وہ اسی خالق و مالک اور بے نیاز اللہ کو یاد کرتا ہے جس کے صلہ میں وہ اپنی محبت کی لازوال دولت مرحمت فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کیلئے غیر خدا سے تعلقات منقطع کرنا پڑتے ہیں یکسو ہو کر اللہ کو یاد کرنے والا بالآخر اپنے مطلوب کو پالیا کرتا ہے حقیقی زاہد وہی ہے جو نہ دنیا کی طرف دیکھتا ہے اور نہ متاع دنیا کی طلب و آرزو رکھتا ہے اس کا مطمع نظر صرف اور صرف ذات باری تعالیٰ ہوا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے لو لگانے والا دونوں جہاں میں بامراد و کامیاب ہوا کرتا ہے۔

-☆-

ہر چیز جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے
اسکا ترک کر دینا زہد ہے

قَالَ اَبُو سُلَیْمَانَ الدَّارَانِیُّ -رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی-:
اِنَّ الزُّهْدَ هُوَ اَنْ تَتْرُکَ جَمِیْعَ مَا یُشْغِلُکَ عَنِ اللّٰهِ -عَزَّوَجَلَّ-.

مجمع الاحباب، ۲/ ۲۷٦

ترجمة:

حضرت خواجہ ابوسلیمان الدارانی -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:
زہد یہ ہے کہ تو ترک کر دے ہر اس چیز کو جو تجھے اللہ تعالیٰ سے مشغول کر دے- غافل کر دے-

-☆-

زہد کی علامت

اللہ کیلئے چیز کے ہاتھ سے نکلتے وقت خوشی کا ہونا

قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ خَفِيْفٍ- رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى -!

عَلَامَةُ الزُّهْدِ: وُجُوْدُ الرَّاحَةِ فِى الْخُرُوْجِ عَمَّا تَمْلِكُ.

مجمع الاحباب، ۵/۳۱۰

ترجمہ:

حضرت ابوعبداللہ محمد بن خفیف رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

زہد کی علامت یہ ہے کہ جس چیز کا تو مالک ہو جب وہ اللہ کیلئے تیرے ہاتھ سے نکلے تو تجھے راحت واطمینان ہو۔

-☆-

مال کی طمع، لوگوں کے اکرام کی طمع اور لوگوں میں مقبولیت کی طمع محبت دنیا کی علامات ہیں

قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِیْدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْحِیرِیُّ -رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی -ثَلَاثَةُ اَشْیَاءَ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا

1. اَلطَّمْعُ فِی الْمَالِ
2. وَفِی اِکْرَامِ النَّاسِ
3. وَفِیْ قُبُوْلِ النَّاسِ

مجمع الاحباب، ۲۹۳/۵

ترجمہ:

حضرت خواجہ ابوعثمان سعید بن اسماعیل الحیری-رحمتہ اللہ علیہ -نے فرمایا۔
تین چیزیں دنیا کی محبت سے ہیں طمع ولالچ
مال ودولت میں

لوگوں کے عزت کرنے میں

لوگوں کے قبول کرنے میں

-☆-

فقیر کی صفت

مال ودولت کے نہ ہوتے وقت سکون واطمینان

مال ودولت کے ہوتے وقت خرچ کرنا اور ایثار کرنا ہے

كَانَ النُّوْرِیُّ يَقُوْلُ: نَعْتُ الْفَقِيْرِ السُّكُوْنُ عِنْدَ الْعَدَمِ، وَالْبَذْلُ وَلْإِيْثَارُ عِنْدَ الْوُجُوْدِ.

مجمع الاحباب، ۲۸۲/۵

ترجمہ:

حضرت خواجہ ابوالحسین نوری رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے

فقیر کی صفت وتعریف یہ ہے کہ جب مال ودولت نہ ہوتو اسے سکون ملے اور جب مال ودولت مل جائے تو اسے اللہ کی راہ میں خرچ کردے اور ایثار سے کام لے۔

-☆-

زہد

موجود میں سکون نہ پانا اور
مفقود میں رغبت نہ کرنا ہے۔

قَالَ اَبُوْ سَعِیْدِ الْخَرَّازِ-رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی-

اَلزُّھْدُ اَنْ لَا یَرْغَبُ قَلْبُکَ فِیْ مَفْقُوْدِ الدُّنْیَاوَلَایَسْکُنْ اِلٰی مَوْجُوْدھا

مجمع الاحباب ص ۲۹۲

ترجمہ:

حضرت خواجہ ابوسعید الخراز-رحمتہ اللہ علیہ-نے فرمایا:

زہد یہ ہے کہ تیرا دل دنیا کی مفقود چیز میں رغبت نہ کرے اور موجود چیز میں سکون نہ پائے۔

-☆-

اللہ تعالٰی کے پاس دنیا کی کوئی قدر ومنزلت نہیں اسکی قیمت مچھر کے پر جتنی بھی نہیں اس کے

باوجود اس میں ایسی رنگینی ودلکشی آ گئی ہے کہ انسان اس کے فریب میں آجاتا ہے۔ جتنی دولت زیادہ

ہو جائے اتنا ہی وہ اس کا حریص بن جاتا ہے۔ اگر مال ذرا سا کم ہو جائے تو اسے غم کھائے جاتا ہے وہ اسی غم میں گھلنا شروع کر دیتا ہے۔ لیکن جس خوش نصیب کی نگاہوں میں دنیا نہیں بلکہ دنیا کا خالق و مالک ہوتا ہے دنیا کی رنگینی نہیں بلکہ عقبی کے جلوئے ہوتے ہیں اسے دنیا کی کسی چیز کے کھو جانے کا غم نہیں ہوتا۔

اس کے ہاں دنیا کا آنا جانا برابر ہو جاتا ہے اگر کوئی نعمت چلی جائے تو اسے غم نہیں ہوتا اگر دنیا کا مال و متاع آ جائے تو اُسے سکون نہیں ہوتا اسے تو سکون و اطمینان صرف اور صرف یاد خدا سے ہوتا ہے وہ جتنا اللہ عزوجل کو یاد کرتا جاتا ہے اتنا ہی وہ اطمینان و سکون کی دولت سے مالا مال ہوتا جاتا ہے۔

تاریخ اسلام میں کئی ایسے نام نظر آتے ہیں جنہوں نے دُنیا کے ظاہری کروفر کو لات ماردی اور آخرت کی طرف بالکلیہ متوجہ ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی یاد کی وہ لذت عطا فرمائی کہ وہ دنیا کی ہر لذت کو بھول گئے اور اپنی متاع ایمان کو اعمال صالحہ سے آراستہ کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوتے۔

-☆-

دنیا کی حقیقت کا اگر صحیح علم ہو جائے تو انسان زیادہ وقت روتا رہے اور بہت کم مسکرائے

عَنْ اَنَسِ بن مالک رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآله وَسَلَّمَ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۶۲۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۰۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۸۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۳۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۵۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۳۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۱۱۹)	جلد ۴	صفحہ ۵۷
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۲۶۳)	جلد ۲	صفحہ ۹۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۹۳۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۷۹۲)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۰۹
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۵۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۸

ترجمة الحديث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو کم اور رو و زیادہ۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۹۱)	جلد۴	صفحہ۵۰۶
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۷۶۲)	جلد۲	صفحہ۲۲۵
قال المحقق	اسنادہ رجالہ موثقون		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۵۰۷)	جلد۱۰	صفحہ۴۹۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۷۹۵)	جلد۱۱	صفحہ۲۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۹۴۳)	جلد۱۱	صفحہ۶۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۱۲۳)	جلد۱۱	صفحہ۱۱۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۱۳۰)	جلد۱۱	صفحہ۱۱۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۵۶۵)	جلد۱۱	صفحہ۲۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۸۹)	جلد۱۰	صفحہ۸۷
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۰۶)	جلد۱	صفحہ۸۱
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۷۶۷)	جلد۱۰	صفحہ۳۷۸
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۲۶۳)	جلد۲	صفحہ۹۳۳
قال الالبانی	صحیح		
التیسیر شرح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۳۳۶)	جلد۵	صفحہ۳۷۸
قال الالبانی	صحیح		
قال الالبانی:	صحیح		

زہد میں زاہد وہ ہے کہ
دنیا کا وجود اور اسکا عدم اس کے ہاں برابر ہو جائے
اگر وہ لے تو اللہ کیلئے اور اگر وہ ترک کرے تو اللہ کیلئے

اَلشَّیخُ أَبُوْ بَکرِ الْوَاسِطِيُّ یَقُوْلُ: اَلزَّاهِدُ فِي الزُّهْدِ: هُوَ الَّذِي اسْتَوٰی عِنْدَهُ وُجُوْدُ الدُّنْیَا وعَدَمُهَا، إِنْ تَرَکَهَا تَرَکَهَالِلّٰهِ تَعَالٰی، وَإِنْ أَخَذَهاأَخَذَها بِاللّٰه.

ترجمہ:

حضرت شیخ ابوبکر الواسطی -رحمۃ اللہ- فرماتے ہیں۔ زہد میں زاہد وہ ہے جس کے ہاں دنیا کا وجود اور عدم برابر ہو جائے اگر وہ اسے ترک کرے تو اللہ تعالیٰ کیلئے ترک کرے اور اگر وہ اسے لے تو اللہ کیلئے لے۔

زاھد کی دنیا سے کوئی رغبت نہیں ہوتی اس کے ہاں دنیا کا وجود و عدم برابر ہو جاتے ہیں اگر مال دولت ہو تو وہ خوش نہیں ہوتا اگر مال و دولت نہ ہو تو وہ غمگین نہیں ہوتا اگر وہ متاع دنیا کو ترک کرتا

(موسوعۃ السنۃ ان)=۱۰/۳۲۹۔

الشیخ عمادالدین الاموی- حیاۃ القلوب فی کیفیۃ الوصول الی المحبوب (بھامش قوت القلوب ج ۲) ص ۱۳۱۔

ہے تو اس کے مدنظر اللہ جل شانہ کی رضا ہوتی ہے متاع دنیا کو ترک کرنا صرف اور صرف اس لیے کہ اس کا خالق و مالک راضی ہو جائے اگر وہ اس دنیا سے کچھ لیتا تو پھر بھی اس کی نظر مولی جل جلالہٗ پر ہوتی ہے۔اس کے ہاں فقط رضائے الٰہی ہوتی ہے۔ یہ زاہد اسکا وجود اللہ کی رضا میں ڈوبا ہوتا ہے وہ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشی کے مطابق لیتا اور ترک کرتا ہے۔

-☆-

ابرار وصالحین کی وصیت

سجن اللسان، کثرت استغفار اور عزلت

قَالَ مَالِکُ بْنُ دِیْنَارٍ –رَحِمَهُ اللّٰهُ–: کَانَ الْاَبْرَارُ یَتَوَاصَوْنَ بِثَلاثٍ: سِجْنِ اللِّسَانِ وَ کَثْرَةِ الاسْتِغْفَارِ، وَالْعُزْلَةِ.

مجمع الاحباب، ۲/ ۳۶۰

ترجمہ:

حضرت امام مالک بن دینار –رحمۃ اللہ علیہ– نے فرمایا:

نیک صالح لوگ ایک دوسرے کو تین چیزوں کی وصیت کرتے ہیں۔

۱۔ زبان کو قید رکھنا –فضول گفتگو سے پرہیز۔

۲۔ استغفار اور

۳۔ عزلت –لوگوں سے کنارہ کشی۔

-☆-

حبس اللسان:-

زبان کو قید رکھنا بڑا مشکل ہے یہ دوانچ کی زبان قابو میں نہیں آتی جو بندہ اس زبان کو اس کی حدود میں رکھتا ہے وہ بازی جیت جاتا ہے۔

-☆-

حضرت فضیل بن عیاض -رضی اللہ- نے فرمایا:

لا حج ولا رباط ولا جهاد اشد من حبس اللسان.

صحیح وصایا الرسول ۱/۱۴۰

ترجمہ:

کوئی حج، کوئی رباط اور کوئی جہاد زبان کو محبوس کرنے سے شدید نہیں ہے۔

حج کرنا، معمولی نیکی نہیں دور دراز کا سفر طے کیا جاتا ہے۔ اہل وطن سے دوری اختیار کی جاتی ہے ان سلے کپڑے پہنے جاتے ہیں کئی دنوں تک اسی حالت میں رہا جاتا ہے۔ یہ حج ایسی عبادت ہے جو اسے صحیح طریقے سے ادا کر لیتا ہے جنت کا سزاوار ٹھہرایا جاتا ہے۔

الحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة

نیکی والے حج کی جزا و انعام جنت سے کم ہے ہی نہیں لیکن

زبان کو قابو رکھنا حج کی مشقتوں سے بھی زیادہ شدید ہے بندہ لمبا سفر طے کر لیتا ہے وطن بے وطن ہو جاتا اور دیگر کئی قسم کی مشقتیں برداشت کر لیتا ہے لیکن زبان کو قید کرنا اس کے باوجود مشکل ہوتا ہے۔ جو انسان اس زبان کو قابو کر لیتا ہے فضول گفتگو سے باز آ جاتا ہے کسی پر زبان درازی نہیں کرتا نہ کسی کی فعیل و غیبت کرتا ہے نہ کسی کو گالی گلوچ کرتا ہے اور نہ ہی کسی پر تہمت لگاتا ہے تو یقیناً ایسا آدمی بڑی مشقت والا کام کر گیا ہے اس کیلئے ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت خاص کے صدقے جنت مرحمت فرمائے گا اور اسے اپنی رضا کا پروانہ عطا فرمائے گا۔

سرحد اسلام کا پہرہ دینا بہت مشکل کام ہے اور یہ سچے ایمان کی نشانی ہے لیکن اس سے بھی مشکل کام اپنی زبان کو قابو رکھنا ہے اگر زبان قابو میں رہے تو انسان اپنے ازلی دشمن شیطان پر قابو پا سکتا ہے کیونکہ جس آدمی نے زبان ہی نہیں کھولی اس سے گناہ کیسے سرزد ہوگا زبان پاک والا بالآخر پاک جسم والا بن جاتا ہے اور پاک، طاہر جسم والے کی روح پاک سے پاک تر ہو جاتی ہے جس سے خالق جل جلالہ راضی و خوش ہو جاتا ہے اور اسکی رضا و خوشی ہر انعام سے بڑا انعام ہے۔

جہاد فی سبیل اللہ عظیم نیکی و عبادت ہے اور **من عزم الامور** ہے لیکن زبان کو یعنی باتوں سے روک لینا جہاد سے بھی زیادہ شدید ہے۔

یہ دوانچ کی زبان انسان کے قابو میں نہیں آتی یہ کسی نہ کسی پر تبصرہ کرتی رہتی ہے اور اس کا بڑا نقصان یہ ہے کہ تبصرہ کرنے والا نیکیوں سے محروم ہوتا جاتا ہے یوں سمجھئے زبان ایک منجنیق ہے جس پر ہم اپنی نیکیاں رکھ کر دور پھینکتے جاتے ہیں۔ انسان کتنا ہی پارسا ہے اگر وہ زبان کی حفاظت نہیں کرتا تو بالآخر وہ نیکیوں سے خالی ہو جائے گا۔ اگر پھر بھی باز نہ آیا تو دوسروں کے گناہ اٹھاتا رہے گا وہ انسان کتنا بدنصیب ہے جو نیکیوں سے بالکل خالی ہو لیکن گناہوں کے انبار لگا رہا ہو۔

-☆-

نجات:-

عن عقبۃ بن عامر - رضی اللہ عنہ - قال قلت یا رسول اللہ! ما النجاۃ! قال

امسک علیک لسانک ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک

ترجمہ:

حضرت عقبہ بن عامر - رضی اللہ عنہ - نے کہا:

الترغیب والترہیب (۲۸۵۱) = ۴/۲۰۲

قال المحقق صحیح لشواہدہ

میں نے عرض کی یارسول اللہ! نجات کیسے ہوگی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اپنی زبان کو اپنے اوپر روکے رکھو اور تمہارا گھر تم پر وسیع ہوتا جائے گا اور اپنی غلطی و خطا پر آنسو بہاؤ۔

-☆-

بندہ مومن جب کسی وادی میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس وادی کو حسنات سے بھر دیتا ہے۔

قَالَ اَبُوْ بَكرٍ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ-:

مَاسَلَکَ عَبْدٌ وَادِياً فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَرَغَبَ إِلى اللّٰهِ-عَزَّوجَلَّ-حَيْثُ لايَرَاهُ احدٌ اِلَّامَلَأ اللّٰهُ ذَالِکَ الْوَادِیَ حَسَنَاتٍ، كَبِيْراً كَانَ ذَالِکَ الْوَادِیُ اَوْ صَغِيْراً.

مجمع الاحباب،۲/ ۱۱۷

ترجمة:

حضرت ابوبکر حسان بن عطیہ-رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

اللہ کا کوئی بندہ جب کسی وادی سے گزر رہا ہو تو وہ اپنے ہاتھوں کو بلند کر دے دعا کے لئے پھر اللہ-عزوجل- کی جانب راغب ہو جائے ایسے کہ اسے کوئی دیکھ نہ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس وادی کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے وہ وادی چھوٹی ہو یا بڑی۔

-☆-

زہد

دنیا کو زوال کی نظر سے دیکھنا ہے ایسے کہ
نظر میں دنیا بے وقعت ہو جائے اور اس سے اعراض آسان ہو جائے۔

اَلشَّیخُ أَبُوْ عَبدِاللّٰهِ بْنُ الْجَلاءِ یَقُوْلُ: اَلزُّهْدُ: اَلنَّظْرُفِي الدُّنْیَا بِعَیْنِ الزَّوَالِ، فتصغر في عینک ،فیسهل الْاعراض عنها.

ترجمہ:

حضرت ابو عبداللہ الجلاء رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

زہد، دنیا کو زوال کی نظر سے دیکھنا ہے اس طرح کہ دنیا تیری نگاہ میں حقیر ہو جائے تا کہ تیرا اس سے اعراض آسان ہو جائے۔

-☆-

(موسوعۃ الکسنز ان)=۱۰/۲۸۶

عبدالحکیم عبدالغنی قاسم۔المذاہب الصوفیۃ ومدارسہا۔ص۵۰

زہد

دل کا اشیاء سے ربّ الاشیاء
جل جلالہ کی طرف پھیر دینا ہے۔

اَلشَّیۡخ اَبُو بَکرِ الشِّبۡلِيُّ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ یقُوۡلُ: اَلزُّھۡدُ: تَحۡوِیۡلُ الۡقَلۡبِ من الۡاَشیاءِ اِلٰی رَبِّ الۡاَشۡیاءِ.

ترجمہ:

حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

زھد دل کا پھیرنا ہے اشیاء سے اشیاء کے رب جل جلالہ کی طرف۔

-☆-

جس دل میں دنیا اور متاع دنیا سما جائے وہ دل اس قابل نہیں کہ اسے دل کہا جائے وہ تو غلاظتوں کی جگاہ بن چکا ہے دل جو صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کیلئے ہے اس دل میں محبت بھی

(موسوعۃ الملسلمان)=۲۸۶/۱۰

المصدر نفسہ۔ ص ۳۴۱۔

خدائے وحدہ لاشریک کی ہوتی ہے اس میں دنیا کا کیا کام؟ ہاں جو دل کو دنیا کی غلاظتوں سے بھر دیتا ہے وہ حیوانات سے بھی بدتر ہے اور وہ خوش نصیب آدمی جو اس جہاں میں رہتے ہوئے جسکی رنگینیاں ہر وقت انسان کو گناہ کی دعوت دیتی ہے اپنے دل کو دنیا کی تمام لذتوں سے پاک وصاف کرتے ہوئے خدائے وحدہ لاشریک کی محبت کا محل بنادے جس دل میں اللہ وحدہ لاشریک کی محبت وچاہت ہوتی ہے اس دل والا زہد کی دولت سے مالا مال ہوا کرتا ہے اور اسے زاہدین کی فہرست میں شمار کرتے ہیں۔

-☆-

زہد
ضروریات کو لے لینا اور باقی کو ترک کر دینا ہے

اَلشَّیْخُ أَبُوْ سَعِیْدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ یَقُوْلُ: اَلزُّھْدُ کُلُّہٗ: أَخْذُ مَا لَا بُدَّ مِنْہُ، وَإِسْقَاطُ مَابَقِيَ.

ترجمہ:

حضرت شیخ ابو سعید بن الاعرابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

زہد، کامل زہد، جو چیز ضروری ہو لے لینا اور باقی کو ساقط کر دینا ہے۔

-☆-

جس چیز کی ضرورت ہو اسے رکھ لینا اور ضروریات سے زائد چیزوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دینا زہد کہلاتا ہے۔ اس امت میں کتنے ایسے افراد گزرے ہیں جو ضروریات سے زائد اشیاء کو خرچ کر دیا کرتے تھے ان کا یہ خرچ کرنا ان کے زہد کی نشانی ہے ایسے افراد سے یقیناً باری تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور جس سے اللہ ذوالجلال راضی ہو اس کے دامن میں دونوں جہاں کے انعامات سمٹ آتے ہیں۔

(موسوعۃ الکسنزان)=۱۰/۲۸۶

المصدر نفسہ۔ ص ۳۲۸۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو

یہ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ کیا خرچ کریں تو آپ انہیں فرما دیجیے اپنی ضروریات سے زائد مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دیجیے۔

یہ ہمارا اسلام ہے یہ دین رحمت ہے جو دکھی انسانیت کا خیر خواہ ہے وہ ایک مسلمان کو ترغیب دیتا ہے کہ ضرورت سے زائد اشیاء اپنے دوسرے بھائیوں میں بانٹ دیجیے۔ ہوسکتا ہے آپ کے دینے سے اس کی کوئی ایسی ضرورت پوری ہو جائے جس کے صلہ میں اس کی زبان سے آپ کیلئے دعائیہ کلمات نکلیں۔ یہ دعائیہ کلمات انسان کے بگڑے مقدر سنوار دیتے ہیں اور اس کا نام سعید لوگوں میں بلند کر دیتے ہیں۔

-☆-

زہد
جو کچھ جائے اس پر غم نہ کرنا ہے اور
جو ملے اس پر نہ اترانا ہے

كَـانَ عَـلِـيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وجْهَهُ يقُولُ: الزُّهْدُ: كُلُّهُ بيْنَ كَلمتيْن من الْقُرْآنِ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تفْرحُوا بِما آتاكُمْ.

وَمَنْ لَمْ يَأْسَ عَلَى الْمَاضِيْ وَلَمْ يَفْرَحْ بِالْآتِيْ فَقَدْ أَخَذَ الزُّهْدَ بِطَرَفَيْهِ.

ترجمہ:

حضرت سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں۔

زہد، کامل زہد قرآن کریم کے کلموں کے درمیان اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تفْرحُوا بِما آتاكُمْ.

([illegible]) = ۲۸۴/۱۰

[illegible] ۲۳

[illegible]

تم غمزدہ نہ ہو اس چیز پر جو تمہیں نہ ملے اور نہ اترانے لگو اس چیز پر جو تمہیں ملے۔

جو آدمی چلے جانے والی چیز پر غمگین نہ ہو اور آنے والی چیز پر مسرور نہ ہو تو یقیناً ایسے آدمی نے زہد کو دونوں اطراف سے پکڑ لیا ہے۔

-☆-

زہد

اپنی ذات میں بے رغبت ہونا ہے

اَلشَّيْخُ أَبُوْ طَالِبِ الْمَكِّيُّ يَقُوْلُ: اَلزُّهْدُ: هُوَأَنْ تَزْهَدَ فِيْ نَفْسِكَ. (۱)

ترجمہ:

حضرت شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

زہد، تیرا اپنے نفس سے بے رغبت ہو جانا ہے۔

-☆-

(۱) (موسوعۃ المسنوان) = ۱۰/ ۲۸ے

الشیخ أبوطالب المکي۔ قوت القلوب۔ ص ۲۳۰۔

زہد

بندہ اپنی خواہش وغضب کا یوں مالک ہو کہ
یہ دونوں باعثِ دین اور اشارہ ایمان کے مطیع وفرمانبردار ہو جائیں۔

يَقُولَ :اَلزُّهدُ:هُوَ أَنْ يَمْلِكَ الْعَبْدُ شَهْوَتَهُ وَغَضْبَهُ،فَيَنْقَادَانِ لِبَاعِثِ الدِّيْنِ وَإِشَارَةِ الْإِيْمَانِ(۱).

ترجمہ:

حضرت امام غزالی-رحمتہ اللہ-نے ارشاد فرمایا:

زہد، بندے کا اپنی خواہشات اور اپنے غضب کا مالک ہو جانا ہے اس طرح کہ یہ دونوں مطیع ہو جائیں دین کے باعث اور ایمان کے اشارہ پر۔

-☆-

(موسوعۃ الکسنزان)=۱۰/۲۸۸

۱-للإمام الغزالي-إحياء علوم الدين-ج ۴ ص ۷۷.

جوآدمی بھوکا ہواوراس کی امیدیں کم ہوں
شیطان کیلئے اس کے دل میں کوئی جگہ نہیں

كَانَ يَحْيى بْنُ مُعَاذٍ-رَحِمَهُ اللّٰه تعالى-يَقُوْلُ:

مَنْ جَاعَ وَقَصُرَا مَلُهُ لَمْ يَجِدِ الشَّيْطَانُ محلًا مِنْ قلبه.

تنبیہ المغترین:- ۱۱۱

ترجمة:

حضرت یحیٰ بن معاذ الرازی-رحمۃ اللہ علیہ-نے فرمایا:

جوآدمی بھوکا ہواوراس کی امیدیں کم ہوں تو شیطان اس کے دل میں معمولی سی بھی جگہ نہیں پاتا۔

-☆-

مومن کی دنیا سے بے رغبتی
ابلیس کی کمر توڑ دیتی ہے۔

كَانَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ -رَحِمَهُ اللّٰه تَعَالٰى- يَقُوْلُ:
لَيْسَ شَيْءٌ اَقْطَعَ لِظَهْرِ اِبْلِيْسَ مِنَ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا.

تنبیہ المغترین:-/۱۲۰

ترجمة:

حضرت حماد بن زید -رحمۃ اللہ علیہ- فرمایا کرتے تھے:
زہد فی الدنیا -دنیا سے بے رغبتی- سے بڑھ کر کوئی چیز ابلیس کی کمر توڑنے والی نہیں ہے۔

-☆-

زاہد

سب سے زیادہ اعمال صالحہ بجالاتا ہے۔

قَدْ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ-رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى-يَقُوْلُ:

مَنْ كَانَ اَكْثَرَ النَّاسِ زُهْدًا فِى الدُّنْيَا فَهُوَ اَكْثَرُهُمْ عَمَلًا صَالِحاً.

تنبیہ المغترین:-/۱۲۰

ترجمة:

حضرت عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ-کا ارشاد گرامی ہے:

لوگوں میں جو سب سے زیادہ زاہد فی الدنیا ہے تو وہ سب سے زیادہ اعمال صالحہ بجالانے والا ہے۔

-☆-

اس دنیا میں رہتے ہوئے جو اعمال صالح بجالاتا ہے وہ درحقیقت دنیا کو پا چکا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ یہ دنیا فانی اور زوال پذیر ہے اسے ایک دن فنا ہونا ہے اس لئے وہ اس فانی پر فریفتہ

نہیں ہوتا بلکہ باقی کے حصول کیلئے کوشاں رہتا ہے وہ ہر اس عمل کو بجالانے کی بھی کوشش کرتا ہے جس سے اُس کا خالق و مالک راضی ہو جائے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہو جائے اُسے اور کیا چاہیے۔

حقیقی زاہد نماز پنجگانہ کی پابندی کیا کرتا ہے۔ فرائض کے بعد نوافل کا خصوصی خیال رکھتا ہے رات کے آخری حصہ میں نماز تہجد ادا کرتا ہے اس نماز تہجد کے ذریعے قرب خداوندی حاصل کرتا ہے۔

وہ روزوں سے یوں محبت رکھتا ہے کہ رمضان المبارک کے انتظار میں سارا سال گزار دیتا ہے اس پر بس نہیں بلکہ وہ جب بھی موقع ملتا ہے نفل روزہ رکھ کر قرب خداوندی کی دولت سے شادکام ہوتا ہے۔ ایام بیض کے روزے پیر اور جمعرات کے روزے ترک نہیں کرتا وہ ان روزوں کے ذریعے جہاں قرب الٰہی حاصل کرتا ہے وہاں نفس کی انانیت پر کاری ضرب لگاتا ہے اور نفس کے شہ زور گھوڑے پر لگامیں ڈال لیتا ہے۔

طاہر و زاہد حج و عمرہ سے بڑی محبت رکھتا ہے اسے حج ادا کرتے، عمرہ ادا کرتے بڑا اطمینان و سکون ملتا ہے اسکا دِل یوں مطمئن ہو جاتا ہے کہ اس کے اظہار کیلئے لفظوں کا جامہ ناکافی ہوتا ہے الغرض نیک و صالح اعمال بجالانے والا زاہد بن جاتا ہے اور یوں اس کا دل دنیا کی لذتوں، غلاظتوں اور تاریکیوں سے یکسر خالی ہو کر خدائے رحمان و رحیم کی محبت سے جگمگا اٹھتا ہے جس سے صرف وہی نہیں بلکہ اس سے تعلق رکھنے والے جملہ احباب قرب خداوندی کی دولت سے مالا مال ہو جاتے ہیں۔

-☆-

قیامت کے دن سب لوگ بے لباس اٹھائے جائیں گے سوائے زاہد فی الدنیا کے

كان الحسن البصريُ -رحمه الله تعالى- يقول:
يُحشَرُ النَّاسُ كُلُّهُمْ عُرَاةً اِلَّاالزَّاهِدَ فِي الدُّنيَا.

تنبیہ المغترین: -/۱۱۹

ترجمة:

حضرت امام حسن بصری -رحمۃ اللہ علیہ- فرمایا کرتے تھے:
قیامت کے دن سب لوگوں کو بے لباس اٹھایا جائے گا سوائے اس آدمی کے جو دنیا میں زاہد تھا۔

-☆-

زاہد فی الدنیا
سب سے زیادہ عقلمند و دانا ہے

كَانَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ -رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى- يَقُوْلُ:

لَوْ اَوْصٰى رَجُلٌ بِمَالٍ اِلٰى اَعْقَلِ النَّاسِ لَصَرَفْتُهُ اِلٰى الزَّاهِدِ فِي الدُّنْيَا.

تنبیہ المغترین:-/۱۱۹

ترجمة:

حضرت امام شافعی -رحمۃ اللہ علیہ- فرمایا کرتے تھے:

اگر کوئی آدمی مرتے وقت یہ وصیت کر جائے کہ اسکا مال سب سے عقل مند آدمی کو دیا جائے تو میں فتوی صادر کروں گا کہ اس کا مال زاہد فی الدنیا کو دیا جائے۔

-☆-

دنیا کی محبت
کبائر سے ہے

كَانَ الْحَسَنُ الْبَصرِىُّ-رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى-يَقُوْلُ:

مَنْ لَمْ يَجْعَلْ حُبَّ الدُّنْيَا مِنَ الْكَبَائِرِ فَقَدْ أَخْطَأَ الطَّرِيْقَ وَذَالِكَ لِاَنَّ الْكُفْرَ يُبْنٰى عَلَى الرَّغْبَةِ فِى الدُّنْيَا.

تنبیہ المغترین:-/۱۲۲

ترجمة:

حضرت امام حسن بصری-رحمۃ اللہ علیہ-نے فرمایا:

دنیا کی محبت کو جو آدمی کبائر-کبیرہ گناہوں-سے شمار نہیں کرتا تو وہ صراط مستقیم سے خطا رکھا رہا ہے۔ صراط مستقیم سے دور ہو رہا ہے یہ اس وجہ سے کہ کفر کی بنیاد دنیا میں رغبت پر ہے۔

-☆-

اے اہل ایمان

آخرت کے طلبگار بنیے

دنیا کے چاہنے والے نہ بنیے

قَالَ عَلِیٌّ –رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی–:

اِرْتَحَلَتِ الدُّنْیَا مُدْبِرَۃً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَۃُ مُقْبِلَۃً وَلِکُلِّ وَاحِدَۃٍ مِنْھُمَا بَنُوْنَ. فَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْآخِرَۃِ وَلَاتَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْیَوْمَ عَمَلٌ وَلَاحِسَابٌ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَاعَمَلٌ.

صحیح البخاری

ترجمۃ الحدیث:

حضرت علی المرتضی –رضی اللہ عنہ– نے فرمایا:

دنیا پیٹھ پھر کر جا رہی ہے اور آخرت متوجہ ہو کر آ رہی ہے ان دونوں میں سے ہر ایک کے طلبگار رہیں پس تم آخرت کے بیٹے بنو– طلبگار بنو– دنیا کے بیٹے– طلبگار– نہ بنو۔ آج عمل ہے حساب نہیں کل قیامت کو حساب ہوگا عمل نہیں۔

–☆–

مال حلال طریقے سے لیجیے اور
اسے وہاں استعمال کیجیے جہاں شریعت نے اجازت دی ہے۔

كَانَ يَحْيىَ بْن مُعَاذِ –رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى– يَقُوْلُ:

اِعْلَمُوْا اَنَّ الدِّرْهَمَ عَقْرَبٌ فَمَنْ لَمْ يُحْسِنْ رُقْيَتَهُ قَتَلَهُ سُمُّهُ فَقِيْلَ ما رُقْيَتُهُ؟ قَالَ: اَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حِلِّهِ وَيُوْضَعَ فِىْ مَحِلِّهِ.

تنبیہ المغترین:- ۹۷

ترجمة:

حضرت یحیٰی بن معاذ الرازی –رحمۃ اللہ علیہ– فرمایا کرتے تھے:

اے اہلِ ایمان! جان لیجئے! یہ درہم و دینار بچھو ہیں جو اس کا دم نہیں جانتا اس کا زہر اسے مار دے گا۔ آپ سے عرض کی گئی اس کا دم کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

اس درہم و دینار کو حلال طریقے سے حاصل کیا جائے پھر اسے اس کی جائز جگہ خرچ کیا جائے۔

-☆-

دنیا کو ایسا دن بنایئے
جس دن روزہ رکھا ہو اور
موت کے وقت افطار کر لیجئے

قَالَ عَبْدُاللّٰهِ لِاَبِیْ سُلَیْمَانَ اَوْصِنِیْ،فَقَالَ دَاوُدُ:
اَقْلِلْ مَعْرِفَةَ النَّاسِ. وَاسْتَزَادَهُ عَبْدُاللّٰهِ مِنَ الْوَصِیَّةِ فَقَالَ: زِدْنِیْ،قَالَ:
اِرْضَ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الدُّنْیَامَعَ سَلَامَةِ الدِّیْنَ، كَمَارَضِیَ اَهْلُ الدُّنْیَابِالدُّنْیَا مَعَ فَسَادِ الدِّیْنِ. قُلْتُ: زِدْنِیْ قَالَ:
اِجْعَلِ الدُّنْیَا كَیَوْمٍ صُمْتَهُ ثُمَّ اَفْطِرْعَلَی الْمَوْتِ.

ترجمہ:

جناب عبداللہ نے حضرت ابوسلیمان سے عرض کی مجھے وصیت کیجئے تو آپ نے فرمایا:

ہکذا العلم الربانیون صفحہ ۱۳۹
حلیۃ الاولیاء جلد ۷ صفحہ ۳۴۳

لوگوں سے جان پہچان میں کمی کر دیجیے۔ جناب عبداللہ مزید وصیت طلب کرتے ہوئے عرض کی کچھ اور وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا:

دین کی سلامتی کے ساتھ اگر تھوڑی دنیا بھی ہو تو راضی ہو جایئے جیسے اہل دنیا، دین کے فساد و بگاڑ کے ساتھ دنیا پر راضی ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ میں نے عرض کی کچھ اور وصیت فرمایئے۔

تو آپ نے فرمایا:

دنیا کو بنالیجیے اس دن کی طرح جس دن تم نے روزہ رکھا ہو پھر موت پر اسے افطار کیجیے۔

-☆-

زہد فی الدنیا سے بڑھ کر
آخرت سنوارنے والی کوئی چیز نہیں

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:

كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى:

اِنَّکَ لَنْ تَنَالَ عَمَلَ الْآخِرَةِ بِشَيْءٍ اَفْضَلَ مِنَ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا.

ترجمة:

حضرت سفیان ثوری - رحمۃ اللہ علیہ - نے فرمایا: حضرت عمر - رضی اللہ عنہ - نے حضرت ابو موسیٰ اشعری - رضی اللہ عنہ - کو لکھا:

تم زہد فی الدنیا - متاع دنیا میں بے رغبتی - سے افضل و برتر کوئی بھی چیز نہ پاسکو گے جس کے ذریعے تم آخرت سنوار سکو۔

-☆-

کتاب الزھد لابن وکیع جلد ۱ صفحہ ۲۲۰

دنیا سے محبت کرنے والا اپنی
آخرت کو نقصان پہنچا جاتا ہے

عَن اَبِی مُوسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال:
مَنْ اَحَبَّ دُنْیَاہُ اَضَرَّ بِآخِرَتِہٖ وَمَنْ اَحَبَّ آخِرَتَہٗ اَضَرَّ بِدُنْیَاہُ فَآثِرُوْا مَا یَبْقٰی عَلٰی مَا یَفْنٰی.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت کو محبوب رکھا اس نے اپنی دنیا میں نقصان اٹھایا۔ لہٰذا تم باقی رہنے والی چیز (آخرت) کو فنا ہونے والی چیز (دنیا) پر ترجیح دو۔

-☆-

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کا ارشاد گرامی
ایسا وقت آنے والا ہے
انسانوں کے دل دنیا کی محبت سے بھر جائیں گے پھر
ان دلوں میں خوف خدا نام کی کوئی چیز نہ ہوگی

رَوَی مُحَمَّدُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیَّ یَقُوْلُ:

بَلَغَنِیْ اَنَّہُ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ تَمْتَلِیءُ قُلُوْبُھُمْ فِیْ ذٰلِکَ الزَّمَانِ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا، فَلَاتَدْخُلُہُ الْخَشْیَۃُ. قَالَ سُفْیَانُ: وَاَنْتَ تَعْرِفُ ذٰلِکَ، اِذَا مَلَأْتَ جَرَاباً مِنْ شَیْءٍ حَتّٰی یَمْتَلِیءَ فَاَرَدْتَ اَنْ تَدْخَلَ فِیْہِ غَیْرَہُ لَمْ تَجِدْ لِذٰلِکَ مِنْ خَلَاءٍ.

ترجمہ:

جناب محمد بن یزید نے فرمایا: میں نے سنا حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے:

ہکذا یعلم الربانیون صفحہ ۱۲۱
حلیۃ الاولیاء: جلد ۷ صفحہ ۳۸

مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کے دل اس زمانہ میں دنیا کی محبت سے بھرے ہوں گے کہ ان دلوں میں خوف خدا داخل نہ ہو سکے گا۔ حضرت سفیان نے فرمایا:

تمہیں یہ بات خوب معلوم ہے کہ جب تم ایک برتن میں کوئی چیز داخل کرو یہاں تک کہ وہ بھر جائے پھر تم اس برتن میں کوئی اور چیز داخل کرنا چاہو گے تو اس کیلئے خالی و فارغ جگہ اس برتن میں نہ پاؤ گے۔

-☆-

دنیا میں زہد اختیار کیجئے اللہ تعالیٰ محبت فرمائے گا
جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبتی کیجئے لوگ محبت کریں گے

عَنْ اَبِی الْعَبَّاسْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : جَاءَ رَجُل'' اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

ازْهَدْفِی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبُّکَ النَّاسُ۔

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالعباس سہل بن سعد الساعدی – رضی اللہ عنہ – نے فرمایا:

ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضور – صلی اللہ علیہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

دنیا میں زہد اختیار کیجئے اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے زھد اختیار کیجئے – بے رغبت ہو جایئے – لوگ تم سے محبت کریں گے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ رقم الحدیث (۹۲۲) جلد ۱ صفحہ ۲۲۰
قال الالبانی صحیح

زہد سے اللہ تعالیٰ کی محبت کو جیتا جاتا ہے۔ اللہ وحدہ لاشریک زاھد سے محبت کرتا ہے جو فرد بشر اس دنیا میں رہتے ہوئے متاعِ دنیا سے محبت نہ کرے اور نہ اسے جمع کرنے کی سعی کرے بلکہ وہ ایسا بے رغبت ہو کہ جو بھی اس کے پاس آئے اور وہ اس کی ضرورت و حاجت سے زائد ہوا سے اللہ کی راہ میں اللہ کی رضا کیلئے خرچ کر دے ایسا آدمی اس قابل ہے کہ خالق و مالک اس پر کرم فرمائے کیونکہ یہ دنیا ہے ہی ایسی چیز کہ دل خود بخود اس کی طرف مائل ہو جاتا ہے اسے جمع کرنے کی تڑپ پیدا ہوتی ہے اور اسے متاع سمجھ کر اکٹھا کیا جاتا ہے۔

یاد رہے یہ دنیا فانی ہے اہل ایمان اس سے بے رغبتی برتا کرتے ہیں اور اس بے رغبتی کے باعث وہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کر لیا کرتے ہیں اور جو شخص زھد اختیار کر کے اللہ وحدہ لاشریک کا محبوب بن جائے اسے اور کیا چاہیے۔

-☆-

جب اللہ تعالی بندے سے خیر و بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے

دنیا میں زاہد بناتا ہے

دین میں سمجھ عطا فرماتا ہے اور

اس پر اسکے عیوب عیاں کر دیتا ہے

جسے یہ چیزیں مل جائیں اسے دنیا و آخرت میں خیر و بھلائی نصیب ہوتی ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ قَالَ:

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا زَهَّدَهُ فِي الدُّنْيَا، وَفَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ، وَبَصَّرَهُ عُيُوْبَهُ، وَمَنْ اُوْتِيَهُنَّ، اُوْتِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت محمد بن کعب القرظی - رحمۃ اللہ علیہ - نے فرمایا:

جب اللہ تعالی کسی بندہ مومن سے خیر و بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دنیا میں زاہد بنا دیتا

کتاب الزھد للامام وکیع جلد ۱ صفحہ ۲۲۱۷

ہے اور اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور اس کے سامنے اس کے عیوب عیاں کر دیتا ہے تو جس خوش نصیب کو یہ چیزیں عطا کر دی گئیں تو اسے دنیا و آخرت کی خیر عطا کر دی گئی۔

-☆-

دنیا میں ایسے ہو جایئے جیسے
پردیسی یا راہ گزر ہوتا ہے
شام کو صبح کا اور صبح کو شام کا انتظار نہ کیجئے
حالت صحت میں حالت مرض کیلئے اور
زندگی میں اپنی موت کے لئے توشہ جمع کیجئے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا- قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِبَعْضِ جَسَدِي، فَقَالَ:

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ، أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ.

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا- يَقُولُ:

إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.

صحیح الجامع الصغیر — رقم الحدیث (۴۵۷۹) — جلد ۲ — صفحہ ۸۴۰
قال الالبانی — صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کے کسی حصہ کو پکڑا اور ارشاد فرمایا:

دنیا میں ایسے ہو جایئے جیسے پردیسی یا راہ گزر۔

اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

جب شام کیجئے تو صبح کا انتظار نہ کیجئے۔ اور جب صبح کیجئے تو شام کا انتظار نہ کیجئے۔ اور حالت صحت میں حالت مرض کے لئے اور اپنی زندگی میں اپنی موت کے لئے توشہ جمع کیجئے۔

-☆-

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۳۳)	جلد۲	صفحہ۵۳۸
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۱۵۷)	جلد۳	صفحہ۱۴۷
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۴۷۳)	جلد۳	صفحہ۴۶۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۶)	جلد۲	صفحہ۱۳۱
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبیر	رقم الحدیث (۵۷۸۴)	جلد۳	صفحہ۱۲۹۹
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۱۴)	جلد۴	صفحہ۴۰
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
حلیۃ الاولیاء	رقم الحدیث (۱۱۰۵)	جلد۱	صفحہ۳۱۶
حلیۃ الاولیاء	رقم الحدیث (۹۰۴۲)	جلد۹	صفحہ۲۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۴۷)	جلد۲	صفحہ۱۸۱
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۹۲۴)	جلد۔	صفحہ۲۸۱
قال المحقق	ھذا الحدیث صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۲۰۲)	جلد۵	صفحہ۴۳
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۸۹۹)	جلد۴	صفحہ۱۳۹
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۸)	جلد۲	صفحہ۴۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		

انسان دنیا میں مہمان کی طرح
مہمان کو بہر حال جانا ہے
اسکا مال ایسے ہے جیسے عاریۃً لیا ہو
عاریۃً مال اصل مالک کو واپس کرنا ہے

قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍرَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

مَامِنْكُمْ اِلَّاضَيْفٌ،وَمَالُهُ عَارِيَةٌ،وَالضَّيْفُ مُرْتَحِلٌ وَالْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ اِلَى اَهْلِهَا.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تم میں سے ہر ایک مہمان ہے اور مال اس کے پاس عاریۃً ہے۔ سن لیجئے! مہمان کو بالآخر کوچ کر جانا ہے اور عاریۃً لیا ہوا مال اس کے مالک کو واپس کرنا ہے۔

-☆-

هكذا العلم الربانيون صفحہ ۳۳

حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۱۳۴

حضرت عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ-کا ارشاد گرامی کس قدر حقیقت کشا ہے، اس دنیا کا ہر باسی، دنیا میں رہنے والا ہر فرد ایک مہمان ہے، مہمان بہر حال مہمان ہے اسے ایک دن جانا ہی جانا ہے، مہمان یہ کہے کہ میں اس گھر کا مالک ہوں اسے نہ تو کوئی تسلیم کرتا ہے اور نہ ہی یہ مروت کے مطابق ہے۔ یہ تو میزبان کی مہربانی ہے کہ اس نے مہمان کو گھر میں ٹھہرایا اسے کچھ کھانے پینے کو دیا، اسے آرام کے لئے جگہ دی۔

اس ساری کائنات کا خالق و مالک اللہ ذوالجلال والاکرام ہے وہ بلاشرکت غیرے مالک ہے اس نے کرم فرمایا کہ اپنی ملکیت میں ہمیں ٹھہرایا اور بطور مہمان ٹھہرایا، اس نے اس مہمان کو بڑا آرام وسکون دیا اسے رہنے کی جگہ دی اسے پہننے کے لئے کپڑے دیے اور اسے کھانے کے لئے غذا مہیا کی۔ اب یہ مہمان اگر اپنی اوقات سے باہر ہو جائے اور میزبان کے دیے ہوئے مسکن۔ رہائش گاہ- کو کہے کہ یہ میرا مکان ہے۔ اسکی استعمال کے لئے دی گئی اشیاء کو کہے کہ یہ میری چیزیں ہیں، تو اس مہمان جیسا بے مروت کون ہوگا۔

اے انسان! اے خاک کے پتلے یہ دنیا تیرا گھر نہیں بلکہ اس کا مالک کوئی اور ہے اور مالک وہ ذات ہے جس نے سب کچھ پیدا کیا ہے ایک دن تجھے یہ مکان چھوڑ جانا ہے اس مالک کے دیے ہوئے مکان کو برباد نہ کرنا جن چیزوں کے استعمال سے اس نے منع کیا ہے ان سے باز رہنا، تیری عزت وتکریم اسی میں ہے کہ تو مالک کی جملہ اشیاء کا خیال رکھے یہ ساز وسامان سب کچھ عاریۃً ہے، تجھے اس نے کچھ وقت کے لئے دیا ہے خبردار اس مال ومتاع کو کبھی اپنا نہ سمجھنا ایسا نہ ہو کہ تو خیانت کا مرتکب پایا جائے اور پھر جب تو اس مکان سے رخصت ہو تو ایک خائن، بدعہد اور برے القابات ساتھ لے کر رخصت ہو۔

-☆-

دنیا

مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آله وَسَلَّمَ: اَلدُّنْیَا سجنُ الْمُؤْمِنِ ، وَجنَّةُ الْكَافِرِ.

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۲۴)	جلد۲	صفحہ۵۳۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۴۱۲)	جلد۱	صفحہ۶۴۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۴۱۷)	جلد۴	صفحہ۳۸۹
الکتاب المصنف	رقم الحدیث (۳۴۷۱۱)	جلد۷	صفحہ۱۴۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۶)	جلد۲	صفحہ۱۲۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۷)	جلد۲	صفحہ۱۲۶
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجه	رقم الحدیث (۴۱۱۳)	جلد۴	صفحہ۴۰۷
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
حلیة الاولیاء	رقم الحدیث (۲۲۶)	جلد۱	صفحہ۲۵۶

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔

-☆-

حلیۃ الاولیاء	رقم الحدیث (٩٠٢٢)	جلد٦	صفحہ٣٨٦
مستدرک للحاکم	رقم الحدیث (٦٥٤٥)	جلد٦	صفحہ٣٣٧
شرح السنۃ	رقم الحدیث (٣٩٩٩)	جلد٧	صفحہ٣٢٥
شرح السنۃ	رقم الحدیث (٤٠٠٠)	جلد٧	صفحہ٣٢٥
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (٣٥٨٦٧)	جلد١٩	صفحہ٢٢٥
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٨٧)	جلد٢	صفحہ٤٦٢
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٨٨)	جلد٢	صفحہ٤٦٣
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (٢٧٨٢)	جلد٢	صفحہ١٣٦
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (٩١٣٦)	جلد٦	صفحہ٣٨١
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (٩٣٨٥)	جلد٦	صفحہ٤٥٦
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٨٢٧٢)	جلد١	صفحہ٢٩٩
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٩٠٣٢)	جلد٩	صفحہ٩٠
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٢٩٥٦)	جلد٤	صفحہ٢٢٧٢
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٦٨٥٥)	جلد٦	صفحہ٣٣٤
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

غیرضروری جاگیریں نہ بنائیے کہ اس سے دنیا میں رغبت پیدا ہوگی

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ–رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ–قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ– صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ–: لَاتَتَّخِذُوْاالضَّیْعَةَ فَتَرْغَبُوْافِیْ الدُّنْیَا.

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۲۸)	جلد۲	صفحہ۵۳۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۲۱۴)	جلد۲	صفحہ۱۲۱۰
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۰۶)	جلد۵	صفحہ۱۰
قال الالبانی	اسنادہ جید		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۵۷۹)	جلد۳	صفحہ۴۹۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۰۴۸)	جلد۴	صفحہ۱۲۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۲۳۴)	جلد۴	صفحہ۱۸۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۵۶)	جلد۱	صفحہ۵۲۳

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (غیر ضروری) جاگیریں نہ بنایئے ورنہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگو گے۔

-☆-

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۷۱۰) جلد ۲ صفحہ ۴۹۶
قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح
الجامع لشعب الایمان رقم الحدیث (۹۹۰۶) جلد ۱۳ صفحہ ۲۹
قال المحقق اسنادہ حسن

کوئی بھی کام کرنے سے پہلے سوچئے کہ موت اس سے بھی جلدی آ سکتی ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا– قَالَ:
مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ:
مَا هٰذَا؟. فَقُلْنَا: خُصٌّ لَنَا وَهَى، فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ، فَقَالَ:
مَاأَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۵۲۳۵)	جلد۳	صفحہ۲۸۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۵۲۳۶)	جلد۳	صفحہ۲۸۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۳۵)	جلد۲	صفحہ۵۳۹
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۶۶)	جلد۱	صفحہ۵۳۳
قال المحقق	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۲۰۳)	جلد۵	صفحہ۴۴

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنا جھونپڑے کی اصلاح کر رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ کیا کر رہے ہو؟

ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ ہمارا جھونپڑا کمزور ہو چکا ہے ہم اس کی اصلاح کر رہے ہیں۔ اسے ٹھیک کر رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری رائے میں موت اس سے بھی جلدی آ سکتی ہے۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۹۰۱)	جلد ۴	صفحہ ۱۴۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۹۶)	جلد ۷	صفحہ ۲۶۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۹۷)	جلد ۷	صفحہ ۲۶۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۶۰)	جلد ۴	صفحہ ۴۹۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۵۰۲)	جلد ۶	صفحہ ۵۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۵۲۶)	جلد ۲	صفحہ ۹۷۰
قال الالبانی	صحیح		
التیسیر بشرح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۸۰۵۷)	جلد ۵	صفحہ ۴۹۳
قال الالبانی	صحیح		

دنیامیں اتنا سامان کافی ہے
جتنا ایک مسافر کا ہوتا ہے۔

وَعَنْ يَحْىَ بْنِ جَعْدَةَ قَالَ: عَادَ خَبَّابًا نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا:

اَبْشِرْ يَااَبَاعَبْدِاللّٰهِ تَرِدُ عَلٰى مُحَمَّدٍصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَوْضَ.

فَقَالَ: كَيْفَ بِهٰذَا؟ - وَاَشَارَاِلٰى اَعْلَى الْبَيْتِ وَاَسْفَلِهِ - وَقَدْ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّمَايَكْفِى اَحَدَكُمْ كَزَادِ الرَّاكِبِ.

ترجمة الحديث:

حضرت یحیٰی بن جعدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب ان کے ہاں گئے اور کہنے لگے:

اے ابوعبداللہ! تمہیں بشارت ہو کہ حوض کوثر پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہونے والے ہو۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: اس (جائیداد) کے ہوتے ہوئے یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اور اپنے گھر کے اوپر نیچے والے حصوں کی طرف اشارہ کیا۔ حالانکہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا:

تم میں سے ہر کسی کیلئے اتنا ہی سامان کافی ہے جتنا ایک مسافر سوار کے پاس ہوتا ہے۔

-☆-

قیامت کے دن چار سوالوں کا جواب ضروری ہوگا۔
عمر کن کاموں میں صرف کی؟
عمل کس کیلئے کیا؟
مال کہاں سے لیا اور کہاں خرچ کیا؟ اور
جسم کس مقصد کیلئے صرف کیا؟

عَنْ مُعَاذٍ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ:
لَنْ تَزُوْلَ قَدَمَا الْعَبْدِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ اَرْبَعٍ:
عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ؟ وَعَنْ عَمَلِهٖ مَا عَمِلَ فِيْهِ؟ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ كَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ؟ وَعَنْ جَسَدِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت معاذ بن جبل -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

کتاب الزھد للامام وکیع جلد۱ صفحہ۲۲۲۹

اللہ کے بندے کے قدم اس وقت تک نہ اٹھ سکیں گے جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کیا جائے گا۔

عمر سے متعلق کہ اس نے اپنی عمر کو کس کام میں فنا کیا؟

اس کے عمل سے متعلق اس نے کس لیے اپنے اعمال سرانجام دے۔

اس کے مال سے متعلق کہ اس مال کو کیسے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا۔

اس کے جسم سے متعلق کہ اس نے اس جسم کو کس مقصد کے لئے استعمال کیا۔

-☆-

دولت اور جاہ ومرتبہ کی محبت
مسلمان کے دین کو تباہ کر دیتی ہیں۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلہٖ وَسَلَّمَ: مَاذِئْبَانِ ضَارِیَانِ جَائِعَانِ بَاتَ فِی زَرِیْبَةِ غَنَمٍ اَغْفَلَهَا اَهْلُهَا یَفْتَرِسَانِ وَیَاکُلَانِ بِاَسْرَعَ فِیْهَافَسَادًامِنْ حُبِّ الْمَالِ وَالشَّرْفِ فِی دِیْنِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
دو خطرناک بھوکے بھیڑیئے جو بکریوں کے باڑے میں رات گزاریں، بکریوں کے مالک ان کی حفاظت سے غافل ہوں (رات بھر یہ بھیڑیئے) بکریوں کو چیریں پھاڑیں اور کھاتے رہیں تو بھی اتنی تیزی سے اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ دولت اور جاہ ومرتبہ کی محبت مسلمان آدمی کے دین کو پہنچاتی ہے۔

-☆-

دنیا کی محبت دل میں نہ ہو تو
جیسا چاہے کپڑے پہنیں جیسا چاہے کھانا کھائیں
کوئی مضائقہ نہیں۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ -رَحِمَهُ اللّٰهُ-

قُلْتُ لِأَبِي الْحُسَيْنِ: أَيُّهَا الشَّيْخُ... أَنْتَ تَدْعُو النَّاسَ إِلَى الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالتَّرْكِ لَهَا، وَتَلْبَسُ أَحْسَنَ الثِّيَابِ وَتَأْكُلُ أَطْيَبَ الطَّعَامِ! فَكَيْفَ هٰذَا؟ فَقَالَ:

كُلُّ مَا يُصْلِحُكَ فَافْعَلْهُ، إِذَا صَلُحَ حَالُكَ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ... اِلْبَسْ أَلْيَنَ الثِّيَابِ، وَكُلْ أَطْيَبَ الطَّعَامِ، وَلَا يَضُرُّكَ مَادَامَتِ الدُّنْيَا لَيْسَتْ فِيْ قَلْبِكَ، ولا لها عِنْدَكَ بَالٌ وَجَدْتَ أَوْ عَدِمْتَ؛ فَإِنَّ الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانَتِ الدُّنْيَا فِي أَيْدِيْهِمْ وَلَيْسَتْ فِيْ قُلُوْبِهِمْ، حَتّٰى إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيُسْلِمُ بُكْرَةً لِأَجْلِ الدُّنْيَا، فَمَا تَأْتِيْ عَشِيَّةٌ إِلَّا وَلَيْسَ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا، رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ، وَنَفَعَنَا بِهِمْ.

مجمع الاحباب، ۵، ۴۳۹

ترجمہ:

جناب ابوبکر البرقانی -رحمتہ اللہ علیہ- کا بیان ہے میں نے حضرت ابوالحسین محمد بن سمعون -رحمتہ اللہ علیہ- سے عرض کی۔

اے شیخ! آپ لوگوں کو زہد فی الدنیا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ بلاتے ہیں۔ اور اسے ترک کرنے کا کہتے ہیں۔ اور آپ کی اپنی حالت یہ ہے کہ اچھے لباس پہنتے ہیں اور عمدہ کھانا کھاتے ہیں۔

پس آپ کے قول وفعل میں مطابقت کیسے ہوگی۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا:

ہر چیز جو تمہیں اچھی لگے کر گزرئے۔ جب آپ کی اللہ تعالیٰ کے ساتھ حالت، تعلق، اچھا ہے تو نرم کپڑے پہنیے اور پاکیزہ کھانا کھائیے جبتک یہ دنیا آپ کے دل میں نہ اترے اس وقت تک آپ کو یہ چیزیں کوئی ضرر نہ دیں گی۔ اور آپ کو دنیا کی کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہیے۔ آپ اسے پالیں یا نہ پائیں۔ کیونکہ

حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ تعالیٰ عنہم- کے ہاں دنیا ان کے ہاتھوں میں تھی ان کے دلوں میں نہ تھی حتی کہ ان میں سے کوئی صبح اسلام قبول کرنا دنیا کی خاطر ابھی شام نہیں آئی تھی۔ کہ دنیا اس کے ہاں سب سے بغوض چیز ہو جاتی تھی۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین ونفعنا بہم۔

-☆-

انسان کہتا ہے میرا مال، میرا مال

حالانکہ اس کا مال تو وہ ہے

جو اس نے کھا کر ختم کر دیا

پہن کر بوسیدہ کر دیا یا

اللہ کی راہ میں دیکر محفوظ کر لیا

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

یَقُوْلُ الْعَبْدُ: مَالِی مَالِی وَاِنَّما لَهُ مِنْ مالِهِ ثَلاثٌ: ما اکل فافنی، او لبس فَاَبْلَی، اَوْ اَعْطَی فاقْتَنَی .مَاسِوَی ذٰلِکَ فَهُوَ ذاهِبٌ، وَتارِکُهُ لِلنَّاس.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بندہ کہتا رہتا ہے: میرا مال میرا مال۔ حالانکہ اس کیلئے اس مال میں سے تین قسم کا مال ہے۔

1- جو اس نے کھایا اسے ختم کر دیا۔

2- جو اس نے پہنا اُسے بوسیدہ کر دیا۔

3- اور جو اُس نے اللہ کی راہ میں دیا اُسے اپنے لیے ذخیرہ کر لیا۔

اس کے علاوہ باقی مال اُس کے ہاتھ سے نکل جانے والا ہے اور وہ اسے لوگوں کیلئے چھوڑ نے والا ہے۔

-☆-

زندگی کو موت سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے
فراغت کو مصروفیت سے پہلے، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے
اورغنا-تونگری کو فقر ومحتاجی سے پہلے غنیمت جانیے

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ الْاَزْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آله وَسَلَّمَ-لِرَجُلٍ:

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: حَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ، وصِحَّتَك قبل سَقْمِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَشَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عمر بن میمون الازدی-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ایک آدمی سے ارشاد فرمایا:

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانیے:

کتاب الزھد للامام وکیع جلد ۱ صفحہ ۲۲۴

اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے،

اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے،

اپنے فارغ ہونے کو اپنے مصروف ہونے سے پہلے،

اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے اور

اپنی تونگری و مالداری کو اپنے فقر و افلاس سے پہلے۔

-☆-

صحت اور فراغت ایسی دو نعمتیں ہیں
جن میں اکثر لوگ خسارے میں ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْہِمَا کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ: اَلصِّحَۃُ، وَالْفَرَاغُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۱۲)	جلد۴	صفحہ ۲۰۱۵
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۷۷۸)	جلد۲	صفحہ ۱۱۴۷
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۲۰۷)	جلد۳	صفحہ ۷۷ ۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۴۰)	جلد۳	صفحہ ۲۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۰۴)	جلد۲	صفحہ ۵۲۵
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۰۸۳)	جلد۵	صفحہ ۳
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۸۰۰)	جلد۱۰	صفحہ ۳۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۷۰)	جلد۴	صفحہ ۴۹۶
	قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح	

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دو نعمتیں ہیں اکثر لوگ (ان کے غلط استعمال کی وجہ سے) خسارے اور گھاٹے میں ہیں صحت اور فراغت۔

-☆-

اس امت کیلئے فتنہ۔آزمائش کی چیز مال ودولت ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُوْلُ: إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةٍ وَّفِتْنَةُ أُمَّتِيْ الْمَالُ.

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۵۳۹
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۲۳
قال المحقق	اسنادہ حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۷۵۲)	جلد ۴	صفحہ ـــ
قال المحقق	حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۲۲۳)	جلد ۸	صفحہ ۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۴۰۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۶۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث ([illegible])	جلد ۱۰	صفحہ ۳۶۱
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث ([illegible])	جلد [illegible]	صفحہ [illegible]
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمار ہے تھے:

ہرامت کیلئے کوئی نہ کوئی فتنہ-آزمائش کی چیز-ہوتی ہے اور میری امت کیلئے فتنہ-آزمائش کی چیز-مال و دولت ہے۔

-☆-

تیسیر شرح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۴۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۸۹
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۲۲)	جلد ۵	صفحہ ۱۶
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۹۸۲۷)	جلد ۱۲	صفحہ ۵۲۲
قال المحقق	اسنادہ حسن		

اللہ تعالٰی کے ہاں اگر دنیا کی قیمت
ایک مچھر کے پر جتنی بھی ہوتی تو
اللہ تعالٰی کسی کافر کو اس دنیا سے پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلہ وَسَلَّمَ:

لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جناح بَعُوْضَةٍ، ماسقی كافرًا منها شَرْبة ماءٍ.

الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۲۹۲)	جلد ۲	صفحہ ۹۳
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث ([illegible])	جلد ۴	صفحہ [illegible]
قال المحقق	حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۱۰)	جلد [illegible]	صفحہ [illegible]
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۰۵)	جلد ۵	صفحہ ۱۰
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۲۰)	جلد ۲	صفحہ ۵۳۲
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن سعد الساعدی -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا کی قیمت مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس دنیا سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔

-☆-

مچھر ایک معمولی سا اڑتا ہوا جانور ہے۔ جو اکثر غلاظت پر بیٹھتا ہے اور اس کی پیدائش اور نشو ونما اسی غلاظت پر ہوتی ہے۔ یہ انسانی جسم کو کاٹتا ہے اس کے کاٹنے سے انسان درد محسوس کرتا ہے۔ یہ انسانی خون چوستا ہے اس کے خون چوسنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ انسان بے آرام ہوتا ہے اور سویا ہوا اس کے حملہ سے بیدار ہو جاتا ہے۔ پھر اسے تکلیف کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ انسان اس کے حملہ سے بچاؤ کیلئے مختلف طریقے اختیار کرتا ہے اور اسے ناپسند کرتا ہے۔ ظاہری طور پر اس جانور میں کوئی خوبی نظر نہیں آتی۔

جب یہ مچھر ایسا ہے کہ انسان اس سے بچاؤ کی تدبیر کرتا ہے تو انسان کے ہاں اس کی کوئی قدر و منزلت نہیں پھر اس مچھر کا پر جو بالکل بے قیمت معلوم ہوتا ہے اور اسے حقیر سمجھا جاتا ہے۔ اللہ وحدہ لا شریک کے ہاں یہ دنیا اور متاعِ دنیا کی اتنی بھی قدر و منزلت نہیں جتنی ایک مچھر کے پر کی ہوتی ہے۔

اللہ کے ہاں اس دنیا کی وہ قیمت بھی نہیں جو ایک مچھر کے پر کی قیمت ہوا کرتی ہے۔ جب اللہ ذوالجلال والاکرام کے نزدیک دنیا اتنی بے قیمت اور حقیر چیز ہے تو ایک مومن کو اس دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھنا چاہیے۔ بلکہ اپنا دامن اس دنیا کی آلائشوں سے بچا کر رکھنا چاہیے کیونکہ حقیر

صحیح جامع الاصول رقم الحدیث (۲۶۰۸) جلد ۴ صفحہ ۴۵۹
قال المحقق صحیح
غایۃ الاحکام رقم الحدیث (۷۴۹۳) جلد ۴ صفحہ ۱۹۶

چیز سے رغبت مومن کے شایاں شان نہیں بلکہ وہ ہر گھڑی اور ہر لمحہ خالق و مالک کی رضا چاہتا ہے اور اس کی خوشنودی کے حصول کے لئے ہر وقت مستعد رہتا ہے۔

حضور-صلی اللہ علیہ وسلم- کا یہ فرمانا کہ:

اگر یہ دنیا مچھر کے پر کے برابر اللہ کی ہاں قدر و منزلت والی ہوتی تو اللہ ذوالجلال اس دنیا سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا۔

اہل ایمان بسا اوقات کفار کے پاس مال و دولت دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں دولت کی ریل پیل دیکھ کر اور اپنی حالت دیکھ کر افسردہ ہو جاتے ہیں۔

اے بندہ مومن! حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ذہن میں رہے کہ یہ دنیا جب اس کی اللہ کے ہاں کوئی قدر و منزلت نہیں تو پھر اس کے حصول میں اتنی تگ و دو مناسب نہیں ہے جب ہمارے خالق و مالک کو اس سے محبت نہیں تو ہمیں بھی اس سے محبت نہیں ہونی چاہیے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا بھیڑ کے مردہ بچہ سے بھی زیادہ ذلیل ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوْقِ،وَالنَّاسُ کَنَفَتَیْہِ ،فَمَرَّ بِجَدْیٍ اَسَکَّ مَیِّتٍ ، فَتَنَاوَلَہُ بِاُذُنِہٖ ثُمَّ قَالَ:

اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنَّ لَہُ ھَذَا بِدِرْھَمٍ؟فَقَالُوا:مَا نُحِبُّ اَنَّہُ لَنَا بِشَیْءٍ، وَمَا نَصْنَعُ بِہٖ؟ قَالَ: اَتُحِبُّوْنَ اَنَّہُ لَکُمْ ؟قَالُوا: وَاللّٰہِ لَوْ کَانَ حَیًّا لَکَانَ عَیْبًا فِیْہِ لِاَنَّہُ اَسَکُّ، فَکَیْفَ وَھُوَ مَیِّتٌ ؟فَقَالَ:

وَاللّٰہِ لَلدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ ھَذَا عَلَیْکُمْ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۵۷)	جلد۴	صفحہ۲۲۷۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۴۱۸)	جلد۴	صفحہ۳۸۹
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث (۷۰۹۶)	جلد۲	صفحہ۱۱۹۳
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۷۳۲)	جلد۴	صفحہ۷۰
قال المحقق	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار-منڈی- میں سے گزرے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں جانب لوگ چل رہے تھے کہ آپ کا گزر بھیڑ کے ایک کان کٹے مردہ بچے کے پاس سے ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کان سے پکڑ لیا اور ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی ہے جو اسے ایک درہم کے بدلہ میں لینا پسند کرے؟ تو لوگوں نے عرض کیا: ہم اسے کسی چیز کے عوض بھی لینا نہیں چاہیں گے۔اور اسے لے کر ہم کریں گے بھی کیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا پسند کرتے ہو کہ یہ تمہیں (بغیر کسی قیمت کے) مل جائے۔؟ انہوں نے کہا خدا کی قسم! اگر یہ زندہ بھی ہوتا تو بھی اس میں عیب تھا کہ اس کے کان کٹے ہوئے ہیں۔(زندہ ہوتا تو بھی نہ لیتے) اب جبکہ یہ مر چکا ہے تو اسے لے کر کیا کریں گے۔اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اللہ کی! اللہ عزوجل کے سامنے ساری دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل (بے قدر) ہے جتنا یہ بھیڑ کا مردار بچہ تمہارے ہاں ذلیل و بے قیمت ہے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٤٨٦٨)	جلد ١٢	صفحہ ٢٠٦
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (١٨٦)	جلد ١	صفحہ ٥٩
قال الالبانی	صحیح		
مشکاة المصابیح	رقم الحدیث (٥٠٨٥)	جلد ٥	صفحہ ٣
جامع الاصول	رقم الحدیث (٢٦٠٥)	جلد ٤	صفحہ ٤٥
قال المحقق	صحیح		

اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں حضرت محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی جان ہے

اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا، مردار بکری سے بھی زیادہ بے وقعت ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِشَاةٍ مَیْتَةً قَدْ اَلْقَاهَا اَهْلُهَا فَقَالَ:

وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِهٖ لَلدُّنْیَا اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰی اَهْلِهَا.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے۔ جس کے مالکوں نے اسے پھینک دیا تھا اور ارشاد فرمایا:

اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ بے وقعت ہے جتنا یہ اپنے مالکوں کے ہاں بے قدر و قیمت ہے۔

-☆-

اللہ کے ہاں
دنیا بھیڑ کے مردار بچے سے بھی زیادہ بے وقعت

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّم بدمنة قَوْمٍ فِیْهَا سَخْلَةٌ مَیْتَةٌ فَقَالَ:

مَالِاَهْلِهَافِیْهَاحَاجَةٌ؟قَالُوا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْکَانَ لِاَهْلِهَافِیْهَاحَاجَةٌ ما نَبَذُوْهَا. فَقَالَ:

وَاللّٰه لَلدُّنْیَا اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ السَّخْلَةِ علی اهلها فلا اُلفینّها اهلکت اَحَدًا مِنْکُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابودرداء- رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

ایک مرتبہ حضور نبی کریم- صلی اللہ علیہ وسلم- لوگوں کے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر کے قریب سے گزرے جس میں بھیڑ کا ایک مردہ بچہ پڑا ہوا تھا۔ تو حضور- صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کیا اس مردار بھیڑ کے بچے کی اس کے مالکوں کو کوئی ضرورت وحاجت ہے؟ حضرات صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم- نے عرض کی !اگر اس مردار بھیڑ کے بچے کی اس کے مالکوں کو کوئی ضرورت وحاجت ہوتی تو اسے اس گندگی پر نہ پھینکتے۔ تو حضور-صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم !دنیا-ہر وہ چیز جو اللہ کی یاد سے غافل کردے-اللہ کے ہاں اس سے بھی زیادہ بے وقعت و بے قیمت ہے۔ جتنا یہ مردار بھیڑ کا بچہ اس کے مالکوں کیلئے بے وقعت و بے قمیت ہے۔ خبردار!میں اس دنیا کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ اس نے تم میں سے کسی کو-کسی کے دین وایمان کو-ہلاک وبرباد کردیا ہو۔

-☆-

کھانے اور پانی کا انجام
غلاظت کے سوا کچھ نہیں

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جاءَ قَوْمٌ الى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ:

اَلَكُمْ طَعَامٌ؟قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ:

فَلَكُمْ شَرَابٌ؟قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ:

وَتُبَرِّدُوْنَهُ ؟قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ:

فَاِنَّ مَعَادَهُمَا كَمَعَادِ الدُّنْيَا يَقُوْمُ احدُكُمْ الى خَلْف بيْته فيُمسكُ انفهُ منْ نتنه

ترجمة الحديث:

حضرت سلمان الخیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک قوم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
کیا تمہارے پاس پینے کا پانی ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
کیا تم اسے ٹھنڈا بھی کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک کھانے پینے کا انجام دنیا کے انجام کی طرح ہے۔ (کھانا پینا پیشاب، پاخانہ کی صورت اختیار کرتا ہے۔ دنیا کا مال بھی یہی صورت اختیار کرتا ہے)۔ تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کے پچھواڑے جاتا ہے۔ (قضائے حاجت کے لئے) تو اپنے ناک کو پکڑ لیتا ہے اس کی بدبو کی وجہ سے۔

-☆-

دنیا
انسان سے نکلنے والی غلاظت کی طرح ہے

عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَسَلَّمَ قَالَ لَہُ:

یَا ضَحَّاکُ مَاطَعَامُکَ ؟قَالَ:یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَللَّحْمُ وَاللَّبَنُ. قَالَ:

ثُمَّ یَصِیْرُ اِلٰی مَاذَا؟قَالَ:اِلٰی مَاقدْ علمْت.قَالَ:

فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی ضَرَبَ مَایَخْرُجُ مِنِ ابْنِ آدم مثلاً للدُّنْیا.

ترجمة الحديث:

حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا:

اے ضحاک! تمہارا کھانا کیا چیزیں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! گوشت اور دودھ ہیں۔ فرمایا:

پھر یہ چیزیں کیا بن جاتی ہیں؟ انہوں نے عرض کی: وہی بنتی ہیں جنہیں آپ جانتے ہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انسانی کھانا جو کچھ بن کر اس کے پیٹ سے نکلتا ہے اللہ تعالی نے اسے دنیا کی مثال قرار دیا ہے۔

-☆-

دنیااوردنیا کا جملہ سامان ملعون ہے
سوائے اس کے جواللہ کے ذکر کے
جسے اللہ تعالیٰ اپنا دوست بنالےاور
عالم یا متعلم کے۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وآله وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالاهُ وعالمٌ او متعلّمٌ.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۵
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۵۳۳
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۱۲)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۰
قال محمود محمد محمود	ھذا حدیث حسن		
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث (۳۴۱۴)	جلد ۱	صفحہ ۶۲۱
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۴۰۰۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۶

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور جسے وہ اپنا دوست بنا لے- یا جو ذکرِ الٰہی کے قائم مقام ہو- اور عالم یا طالب علم کے۔

-☆-

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۴۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۱
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۹۲۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۰
حلیۃ الاولیاء	رقم الحدیث (۳۶۳۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۸۳
حلیۃ الاولیاء	رقم الحدیث (۹۷۷۷)	جلد ۷	صفحہ ۹۶
جامع البیان العلم وفضلہ	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵

جس کی نیت دنیا ہو

اس کا فقر اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیا جاتا ہے

اس کی جائیداد بکھیر دی جاتی ہے

اسے اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس کے مقدر میں ہے

جس کی نیت آخرت ہو

اس کی غنا اس کے دل میں ڈال دی جاتی ہے

اس کی جائیداد اسے کافی ہو جاتی ہے اور

دنیا اس کے پاس ذلیل و رسوا ہو کر آتی ہے

عنْ زيْد بْنِ ثابتٍ رضى اللّٰهُ عنْهُ قال: قال رسُوْل اللّٰه صلّى اللّٰهُ عليه وسلّم.

رحِم اللّٰهُ منْ سمع مقالتى حتّى يُبلّغها غيرهُ: ثلاثٌ لا يغلُّ عليهنّ قلبُ

امْرِىءٍ مُسْلِمٍ: اِخْلاص العملِ لِلّٰهِ تعالٰى، والنُّصْحُ لائمّة الْمُسْلمين، واللُّزُوْمُ

لِجَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ دُعَاءَ هُمْ مُحِيطٌ مِنْ وَرَائِهِمْ.

إِنَّهُ مَنْ تَكُنِ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ يَجْعَلِ اللّٰهُ تَعَالَى فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ، وَيُشَتِّتُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَلَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ.

وَمَنْ تَكُنِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ يَجْعَلِ اللّٰهُ تَعَالَى غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَيَكْفِهِ ضَيْعَتَهُ وَتَأْتِهِ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ.

ترجمة الحديث:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ اس آدمی کو اپنی رحمتوں سے مالا مال فرمائے جس نے میری حدیث پاک سنی حتی کہ اسے دوسرے تک پہنچا دیا۔ تین چیزیں ہیں کہ مسلمان آدمی کا دل ان پر بخل نہیں کرتا۔

1-عمل کا خالص اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہونا۔

2-مسلمان حکمرانوں کیلئے خیر خواہ ہونا۔

3-مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا۔

کیونکہ ان کی دعا ہر طرف سے گھیرنے والی ہے۔

بلاشبہ جس کی نیت فقط دنیا ہی ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے فقر و تنگ دستی اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اس کی جائیدا بکھیر دیتا ہے۔ اور دنیا سے اسے وہی ملتا ہے جو اس کیلئے لکھ دیا گیا ہو۔

اور جس کی نیت حصول آخرت ہو اللہ تعالیٰ غِنا کی نعمت اس کے دِل میں ڈال دیتا ہے۔ اس کی جائیدادا سے کافی ہو جاتی ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل و رسوا ہو کر آتی ہے۔

-☆-

دنیا آخرت کے مقابلہ میں
ایسے بھی نہیں جیسے
سمندر کے مقابلہ میں سمندر میں ڈبو کر نکالی گئی انگلی ہو

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ اَخِی بَنِی فِهْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قال: قال رَسُوْلُ اللّٰه صلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

مَا الدُّنْیَا فِی الْآخِرَةِ اِلَّا کَمَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اُصْبُعَهُ هٰذِهِ فِی الْیَمِّ — و اشار یحیی بْنُ یَحْیی بالسَّبَابة — فَلْیَنْظُرْ بِمَ یَرْجِعُ؟

کتاب	رقم الحدیث	جلد	صفحہ
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۵۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۹۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۰ــ)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۰۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۰۸۴)	جلد ۵	صفحہ ۳
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۰۰ــ)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۹۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث ([illegible])	جلد ۱۰	صفحہ [illegible]
قال شعیب [illegible]	[illegible]		

ترجمة الحديث:

بنی فہر سے تعلق رکھنے والے حضرت مستورد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی کو سمندر میں ڈبوئے۔ اور یحیی بن یحیی راوی نے اپنی شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔ پھر وہ دیکھے کہ (سمندر کے پانی میں سے) انگلی اپنے ساتھ کتنا پانی لاتی ہے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۱۵۹)	جلد۱۴	صفحہ۲۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۹۳۱)	جلد۱۴	صفحہ۳۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۹۳۲)	جلد۱۴	صفحہ۳۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۹۴۴)	جلد۱۴	صفحہ۳۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۲۳)	جلد۲	صفحہ۵۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۷۴۲)	جلد۴	صفحہ۷۳
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۷۹۷)	جلد۱۰	صفحہ۳۸۷
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۶۰۷)	جلد۴	صفحہ۴۵۸
قال المحقق	صحیح		

دنیا سے بے رغبت ہو جایئے
اللہ تعالیٰ محبت فرمائے گا
دنیا کا سامان لوگوں کی طرف پھینک دیجیے
لوگ تم سے محبت کریں گے

عَنْ اِبْرَاهِيْم بْنِ اَدْهَم قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُحِبُّنِي اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَيُحِبُّنِي النَّاسُ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ: اَمَّا الْعَمَلُ الَّذِيْ يُحِبُّكَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَالزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا. وَاَمَّا الْعَمَلُ الَّذِيْ يُحِبُّكَ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ مَا فِيْ يَدَيْكَ مِنَ الْحُطَامِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابراہیم بن ادھم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے کسی ایسے عمل کی طرف رہنمائی فرمائیں کہ جب میں اسے بجا لاؤں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت فرمانے لگے اور لوگ بھی

مجھ سے محبت کرنے لگیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بہر حال وہ عمل جس سے اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت فرمائے وہ ہے کہ تو دنیا میں زہد اختیار کرے اور ایسا عمل جس سے لوگ تجھ سے محبت کرنے لگیں تو جو متاع دنیا تیرے ہاتھوں میں ہے اسے ان لوگوں کی طرف پھینک دے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوچھا گیا

اے محمد! کیا میں آپ کو بادشاہ بنادوں یا عبدرسول؟

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے عرض کی

اے میرے رب! مجھے عبدرسول بنادے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللّٰهُ عنهُ قال: جلس جبْرِیْلُ الی النّبیّ صلّی اللّٰه علیه وَسلَّمَ فَنظَرَ اِلَی السَّمَاءِ فَاِذَا مَلَکٌ یَنزِلُ فقال لهُ جبْرِیْلُ:

هٰذَا الْمَلَکُ مَا نَزَلَ مُنْذُ خُلِقَ قَبْلَ السّاعة. فلمّا نزل قال. یا مُحَمَّدُاَرْسَلَنِی اِلَیْکَ رَبُّکَ اَمَلِکًا اَجْعَلُکَ اَمْ عَبْدًا رسُوْلًا؟قال لهُ جبْرِیْلُ:

تَوَاضَعْ لِرَبِّکَ یامحمّد. فقال رسُوْل اللّٰه صلّی اللّٰه علیه و سلّم: لا،بل عَبْدًا رَسُوْلًا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آسمان کی طرف نظر فرمائی تو دیکھا آسمان سے ایک فرشتے نازل ہو رہا ہے، اتر رہا ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یہ فرشتہ جب سے پیدا ہوا ہے اس گھڑی سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا۔ جب وہ خدمت میں آیا تو اس نے عرض کی: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے پروردگار نے مجھے آپ کے پاس (یہ پیغام دے کر) بھیجا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بادشاہ بنا دوں یا عبادت گزار رسول؟

حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب کے حضور تواضع کا اظہار کیجئے۔ تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں عبد۔ عبادت گزار۔ رسول بننا پسند کرتا ہوں۔

-☆-

حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے سامنے دنیا کی حقیقت عیاں تھی اور آپ دنیا اور متاع دنیا سے بالکل بے رغبت تھے۔ آپ کو دنیا کے مال و دولت سے کوئی سروکار نہ تھا اور نہ ہی آپ دنیا کی بادشاہی کے طلبگار رہتے۔ دلِ مصطفیٰ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں صرف اور صرف اللہ وحدہ لا شریک کی محبت و چاہت تھی، اس لئے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے نسبت عبدیت کو پسند فرمایا۔ دنیا کی بادشاہی دنیا کی حکمرانی زوال پزیر ہے ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ بادشاہی و حکمرانی کا نام و نشان تک نہیں رہتا، بڑے بڑے باجبروت بادشاہ بڑے ظالم حکمران پیوند خاک ہو جاتے ہیں اور انکے جسم کو حشرات الارض کا لقمہ بنا دیا جاتا ہے۔ لیکن جو اللہ وحدہ لاشریک کا عبد بن گیا اور اسکے سر پر رسالت و نبوت کا تاج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ ضوفشاں ہوا تو اسکی یہ نسبت عبدیت زوال پزیر نہیں اور نہ ہی اس سے منصب نبوت و رسالت چھینا جاتا ہے۔ حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ساری مخلوق میں سب سے بڑے دانا و بینا تھے آپ نے اس چیز کو پسند فرمایا جو دائمی و ابدی ہے جو زوال

کے داغ سے داغدار نہیں بلکہ یہ وہ چیز ہے جس سے خالق و مالک پاک پروردگار راضی ہوتا ہے اور اللہ کی رضا ہی سب سے بڑی دولت وثروت ہے۔

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی یہ ظاہری زندگی ساری کی ساری وصفِ عبدیت سے متصف رہی، آپ نے ہمیشہ سادہ زندگی گزاری، دنیاوی مال ودولت، دنیا کی زیب وزینت سے کوسوں دور رہے آپ کا کاشانہ اقدس بالکل سادہ مٹی کی دیواریں چھت اتنی نیچی کہ کھڑے ہوتے ہوتے ہاتھ اس چھت سے مس کرسکتا، گھر میں کوئی سامان تعیش نہیں ہاں ہاں اس گھر کا ذرہ ذرہ محوذکر الٰہی رہتا اس کے درودیوار سے انوار وتجلیات کے ہوتے پھوٹتے، اس گھر کے سادہ سے فرش کو یہ سعادت حاصل ملتی کہ رات کی تاریکی میں نبیوں کے امام -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اس پر سر رکھتے اور اپنے اللہ کی بارگاہ میں سربسجود ہوتے۔

اے رحیم وکریم اللہ! اے پاک پروردگار! ہمیں بھی اپنے نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، ہمارے دلوں سے دنیا اور متاع دنیا کی محبت نکال دے، ہمیں فکرآخرت عطا فرمادے اور ہمیں تقوی وطہارت کی دولت عطا فرمادے، جو تیرے قرب کا ذریعہ بنے اور ہر وہ کام کرنے کی سعادت بخش دے، جو تیری رضا کا ذریعہ بنے اور جب ہماری موت کا وقت قریب ہو تو ہماری زبانیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی دلکش صدا لگا رہی ہوں اور تیری طرف سے محض تیرے لطف وکرم سے

یاایتھا النفس المطمننه ارجعی الی ربک راضیة مرضیة

کی سعادتوں سے سے لبریز آرہی ہو اور ہماری جانیں عالم اشتیاق میں تیری طرف پرواز کرجائیں۔

-☆-

دنیا کی شیرینی آخرت کی کڑواہٹ ہے
اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی شیرینی ہے

عَنْ اَبِی مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہُ لَمَّاحَضَرَتْہُ الْوَفَاۃُ قَالَ: یَامَعْشَرَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ لِیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: حُلْوَۃُ الدُّنْیَا مُرَّۃُ الْآخِرَۃِ وَمُرَّۃُ الدُّنْیَا حُلْوَۃُ الْآخِرَۃِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے فرمایا:

اے اشعریوں کی جماعت! اے میری قوم! یہاں موجود لوگ غیر موجود لوگوں کو یہ بات پہنچا دیں کہ بے شک میں سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔

-☆-

نفس انسانی کو دنیا اور متاع دنیا میں لذت و سرور ملتا ہے یہ نفس ان فانی لذتوں میں ہی کھو جاتا ہے اور اپنے حصے کی اخروی لذتیں ضائع کر دیتا ہے۔نفس امارہ کو ہر وہ چیز کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دے اور اللہ تعالیٰ سے منہ موڑنے کا سبب بنے بڑی بھلی معلوم ہوتی ہے اس کام کے کرنے میں اسے بڑا سرور ملتا ہے گناہ میں لذت ہے نفس امارہ گناہ کرنے سے بڑا خوش ہوتا ہے یہ گناہ در گناہ کر کے اپنے آپ کو ابدی و سرمدی انعامات سے محروم کر دیتا ہے۔نفس امارہ کی گرفت میں گرفتار ہو کر انسان اپنی وہ حواس کھو بیٹھتا ہے جن کے ذریعے آخرت میں سرخرو ہونے والے اعمال کا ادراک کیا جا سکتا ہے۔جس کی حواس ہی مر چکی ہوں اسے آپ زندہ کہ لیں لیکن حقیقت میں وہ زندگی کی بہاروں سے محروم ہے۔

نفس امارہ کا غلام انسان بدی کو بدی نہیں سمجھتا گناہ کو گناہ تصور نہیں کرتا بلکہ وہ بے دریغ نافرمانی پر نافرمانی کیے جاتا ہے اس کے لئے چوری چکاری میں بڑا سرور ہے اس کے لئے بدکاری و بدکرداری میں مٹھاس ہے وہ کسی کی غیبت کر کے خوش ہوتا ہے کس پر طعنہ زنی سے مسرور ہوتا ہے اور کسی کا ناحق مال چھین کر بڑا فخر محسوس کرتا ہے۔

نماز اس کے لئے بڑی بھاری ہے حالانکہ نماز آخرت کی منازل کو آسان کر دیتی ہے۔نماز سے ایمان والے کو وہ نور ملتا ہے جس کی روشنی میں وہ دنیا، قبر اور حشر کی تمام منازل بطریق احسن طے کر لیتا ہے۔

نفس امارہ کے غلام کے لئے صدقہ وخیرات بڑا شاق ہے اسے یہ معلوم نہیں صدقہ وخیرات کرنے سے ساری کائنات کا خالق و مالک راضی ہو جاتا ہے۔اللہ کے دیئے ہوئے مال کو اللہ ہی کی راہ میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کو بڑا محبوب ہے رفتہ رفتہ ایسا آدمی جو راہ حق میں مال و دولت خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا محبوب بن گیا وہ دونوں جہاں کے انعامات و اعزازات اپنے دامن میں سمیت کر لے گیا۔

-☆-

زہد دنیا کی عورات کو عیاں کرتا ہے
ورع سے قیامت کے حساب میں تخفیف ہوتی ہے
جس چیز کے بارے میں شک اور تردد ہو اسے چھوڑ دیجئے

حَدَّثَ عَبْدُالعَزِیْزِ الْقُرَشِیُّ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْیَانَ یَقُوْلُ:

عَلَیْکَ بِالزُّھْدِ یُبَصِّرُکَ اللّٰہُ عَوْرَاتِ الدُّنْیَا، وَعَلَیْکَ بِالْوَرْعِ یُخَفِّفُ اللّٰہُ عَنْکَ حِسَابَکَ، وَدَعْ مَایُرِیْبُکَ اِلٰی مَالَایُرِیْبُکَ، وَادْفَعِ الشَّکَّ بِالْیَقِیْنِ یَسْلَمْ لَکَ دِیْنُکَ.

ترجمہ:

جناب عبدالعزیز القرشی نے فرمایا: میں نے سنا حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے: زہد کو اپنے اوپر لازم کیجئے اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا کی عورات سے آگاہ فرمائے گا۔ ورع کو اختیار کیجئے اللہ تعالیٰ تم سے حساب میں تخفیف فرمائے گا۔

-☆-

ہلذا العلم الربانیون صفحہ ۱۱۹

جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کرے اسے ترک کر دیجئے اور اسے اختیار کیجئے جو شک میں مبتلا نہ کرے۔ ان امور کو جن میں شک ہو یقینی امور کی قوت سے دفع کر دیجئے تمہارا دین محفوظ و سالم رہے گا۔

-☆-

اہلِ ایمان ہنستے کم اور
اللہ کی بے نیازی سے ڈر کر روتے زیادہ ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلہٖ وَسَلَّمَ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَاأَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَكَیْتُمْ كَثِیْرًا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر تم وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا والا جہنم میں نہیں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آله وسلَّم
لَایَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکَیٰ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٨٧٧٧)	جلد ٢	صفحہ ١٢٨٤
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٣٨٦١)	جلد ٣	صفحہ ١٢٣
قال المحقق	هذا حدیث حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (١٩١٦)	جلد ٢	صفحہ ٢٣٤
قال المحقق	هذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (١٦٣٣)	جلد ٢	صفحہ ٢٢٧
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٠٥٠٨)	جلد ٩	صفحہ ٥٠٢
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٣٣٢٤)	جلد ٣	صفحہ ٣٠٠
قال الالبانی	هذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (١٢٦٩)	جلد ٢	صفحہ ١٩

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کے خوف سے رویا وہ جہنم میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک دودھ تھن میں نہ لوٹ جائے۔

-☆-

جہنم میں داخل نہ ہوگا وہ خوش قسمت آدمی جو اللہ تعالی کے خوف سے رودیا حتی کہ دودھ جانور کے تھن میں واپس لوٹ جائے۔

اللہ تعالی کا خوف وخشیت کس دل میں سما جائے وہ دل باقی سب دلوں سے ممتاز ہو جاتا ہے۔خوفِ خدا سے رونے والا اللہ تعالی کو بڑا محبوب ہے اور اللہ تعالی اسے جہنم کی آگ سے آزادی

السنن الکبری	رقم الحدیث (۴۳۰۰)	جلد۴	صفحہ۲۷۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۴۳۰۱)	جلد۴	صفحہ۲۷۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۷۷۴)	جلد۳	صفحہ۳۵۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۱۱)	جلد۲	صفحہ۵۲۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۰۷)	جلد۲	صفحہ۳۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۰۸)	جلد۲	صفحہ۳۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۶۰۷)	جلد۱۰	صفحہ۴۶۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
مشکاۃ المصابح	رقم الحدیث (۳۷۵۱)	جلد۴	صفحہ۱۴
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن صحیح		
مشکاۃ المصابح	رقم الحدیث (۵۲۷۶)	جلد۵	صفحہ۱۷
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۴۰۶۳)	جلد۷	صفحہ۳۷۰
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۶۶۷)	جلد۷	صفحہ۲۷۳۴
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		

عطا فرما دیتا ہے اس کے لئے جہنم کی آگ میں جانا یوں ناممکن معلوم ہوتا ہے جیسے جانور کے تھن سے نکلا ہوا دودھ دوبارہ تھن میں جاتا ہوا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔

اللہ تعالی محض اپنے لطف وکرم سے ہمیں اپنا ایسا خوف عطا فرمائے جو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں ہر اس کام سے بچائے جو اللہ تعالی کی ناراضگی کا ذریعہ ہے۔

-☆-

ایک دوسرے سے بڑھ کر مال ودولت اکٹھا کرنا
دین کے معاملہ میں خطرناک عمل ہے اور
جان بوجھ کر گناہ کرنا بھی خطرناک ہے۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
مَا اَخْشٰی عَلَيْكُمُ الْفَقْرَ، وَلٰكِنْ اَخْشٰی عَلَيْكُمُ التَّكَاثُرَ، وَمَا اَخْشٰی عَلَيْكُمُ الْخَطَاَ، وَلٰكِنْ اَخْشٰی عَلَيْكُمُ التَّعَمُّدَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مجھے تم پر۔تمہارے دین پر۔فقروفاقہ کے وقت کوئی خوف نہیں لیکن مجھے اندیشہ ہے تم پر جب تم ایک دوسرے سے بڑھ کر مال اکٹھا کرنے لگو۔ مجھے تم پر۔تمہارے دین پر۔خطاً گناہ کرنے کا خوف نہیں لیکن مجھے اندیشہ ہے تم پر جب تم جان بوجھ کر گناہ کرنے لگو۔

-☆-

مال ودولت کی فراوانی نے پہلی امتوں کو ہلاک و برباد کردیا اور یہی دنیا کا متاع اس امت کو بھی تباہ و برباد کرنے والا ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :اَنَّهٗ کَانَ یُعْطِی النَّاسَ عَطَاءَ هُمْ فَجَاءَ هٗ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ اَلْفَ دِرْهَمٍ ثُمَّ قَالَ: خُذْهَا فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّمَا اَهْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمُ الدِّیْنَارُ وَالدِّرْهَمُ . وَهُمَا مُهْلِکَاکُمْ.

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کو ان کے حصہ کا مال دیا کرتے تھے تو ایک آدمی آیا آپ نے اسے ایک ہزار درہم عطا فرمائے پھر ارشاد فرمایا ان دراہم کو لے لو میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

ان درہم ودینار نے تم سے پہلوں کو ہلاک و برباد کردیا۔ اور یہی (درہم ودینار) تمہیں بھی ہلاک و برباد کرنے والے ہیں۔

-☆-

دولت کی کثرت وفراوانی والے ہلاک وبرباد ہوگے مگر
وہ آدمی جو دونوں ہاتھ بھر بھر راہ خدا میں خرچ کرتا ہے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ اَمْشِى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى نَخْلٍ لِبَعْضِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ،فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هَلَكَ الْمُكْثِرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ:هٰكَذَا وَهٰكَذَا - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَثَا بِكَفَّيْهِ عَنْ يَمِيْنِهِ،وَعَنْ يَسَارِهِ،وَمِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ - وَ قَلِيْلٌ مَاهُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اہل مدینہ میں سے کسی کے کھجوروں کے باغ میں چل رہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے ابو ہریرہ! مال ودولت کی کثرت وفراوانی والے ہلاک وبرباد ہوگئے سوائے جس نے اپنے دونوں ہاتھ بھر بھر کر دائیں بائیں اور آگے ایسے ایسے دیا اور ایسا حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے تین مرتبہ فرمایا- اور فرمایا ایسے خوش قسمت آدمی بہت کم ہیں-

-☆-

مال وہ دوست ہے جو موت پر ساتھ چھوڑ جاتا ہے

اہل وعیال اور اصدقاء وہ دوست ہیں جو قبر پر ساتھ چھوڑ جاتے ہیں

اعمال وہ دوست ہیں جو قبر میں بھی ساتھ جاتے ہیں

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَا مِنْ عَبْدٍ وَلَا اَمَةٍ اِلَّا وَلَهُ ثَلَاثَةُاَخِلَّاءَ. فَخَلِيْلٌ يَقُوْلُ:اَنَا مَعَكَ فَخُذْ مَا شِئْتَ،وَدَعْ مَا شِئْتَ، فَذٰلِكَ مَالُهُ. وَخَلِيْلٌ يَقُوْلُ:اَنَا مَعَكَ،فَاِذَا اَتَيْتَ بَابَ الْمَلِكِ تَرَكْتُكَ. فَذٰلِكَ خَدَمُهُ وَاَهْلُهُ. وَ خَلِيْلٌ يَقُوْلُ اِنَا مَعَكَ حَيْثُ دَخَلْتَ وَحَيْثُ خَرَجْتَ،فَذٰلِكَ عَمَلُهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر مرد اور ہر عورت کے تین دوست ہیں۔ ایک دوست اس سے کہتا ہے میں تیرے پاس

ہوں، مجھ سے جتنا چاہے لے لے (راہ خدا میں خرچ کر ڈال) اور جتنا چاہے چھوڑ دے۔ یہ اس کا مال ہے۔

دوسرا کہتا ہے میں تیرے ساتھ ہوں لیکن جب تو بادشاہ- اللہ جل جلالہ- کے دروازے پر پہنچے گا تو میں تجھے چھوڑ جاؤں گا یہ اس کے خدام اور اس کے اہل خانہ ہیں۔

اور تیسرا دوست کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں تو جہاں جائے گا یا تو جہاں لے آئے گا یہ اسکا عمل ہے۔

-☆-

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَاقَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الرَّجُلِ وَمَثَلُ الْمَوْتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ لَهُ ثَلاثَةُ اَخِلَّاءَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ:هٰذَا مَالِى ، فَخُذْ مِنْهُ مَا شِئْتَ، وَاَعْطِ مَا شِئْتَ، وَدَعْ مَا شِئْتَ.

وَقَالَ الْآخَرُ:اَنَا مَعَكَ اَخْدُمُكَ فَإِذَا مِتَّ تَرَكْتُكَ .

وَقَالَ الْآخَرُ:اَنَا مَعَكَ اَدْخُلُ مَعَكَ وَاَخْرُجُ مَعَكَ اِنْ مِتَّ وَاِنْ حَيِيْتَ.

فَاَمَّاالَّذِى قَالَ: هٰذَا مَالِى فَخُذْ مِنْهُ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَاشِئْتَ فَهُوَ لَهُ. وَالْآخَرُ عَشِيْرَتُهُ.وَالْآخَرُ عَمَلُهُ يَدْخُلُ مَعَهُ وَيَخْرُجُ مَعَهُ حَيْثُ كَانَ.

ترجمة الحديث:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کی مثال اور اسکی موت کی مثال ایک آدمی کی مثال کی طرح ہے جس کے تین دوست ہوں ایک کہتا ہے اور یہ میرا مال ہے اس سے جتنا چاہو لے لو اور جتنا چاہو دے دو اور جتنا چاہو چھوڑ دو۔

دوسرا کہتا ہے میں تیرے ساتھ ہوں تیری خدمت کروں گا پس جب تو مر جائے گا میں تجھے چھوڑ دوں گا۔

اور دوسرا کہتا ہے۔ میں تیرے ساتھ ہوں تیرے ساتھ داخل ہوں گا اور تیرے ساتھ باہر آؤں گا اگر تو مر جائے یا اگر تو زندہ رہے۔

پس جس نے یہ کہا یہ میرا مال ہے اس سے جو چاہے لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو یہ اس کے لئے ہے۔

دوسرا اسکا خاندان عزیز و اقارب ہیں اور دوسرا اسکا عمل ہے وہ اس کے ساتھ داخل ہوگا اور اسکے ساتھ باہر نکلے گا وہ جہاں بھی ہو۔

-☆-

مال ودولت، اہل وعیال اور اعمال
تین بھائیوں کی طرح ہیں
ایک مرتے دم تک ساتھ دوسرا قبر تک اور
تیسرا ہمیشہ ساتھ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَمَالِهِ وَاَهْلِهِ وَعَمَلِهِ كَرَجُلٍ لَهُ ثَلَاثَةُ اِخْوَةٍ اَوْ ثَلَاثَةُ اَصْحَابٍ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ:
اَنَا مَعَکَ حَيَاتَکَ فَاِذَا مِتَّ فَلَسْتُ مِنْکَ وَلَسْتَ مِنِّی. وَقَالَ الْآخَرُ:
اَنَا مَعَکَ فَاِذَا بَلَغْتَ تِلْکَ الشَّجَرَةَ فَلَسْتُ مِنْکَ وَلَسْتَ مِنِّی .وَقَالَ الْآخَرُ:
اَنَا مَعَکَ حَيًّا وَ مَيِّتًا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابن آدم کی، اس کے مال، اہل وعیال اور اعمال کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی ہو اس کے تین بھائی یا تین دوست ہوں۔تو ان میں سے ایک کہے:

میں تیری زندگی تک تیرا ساتھ دوں گا۔پھر جب تو مر جائے گا تو نہ میرا تیرے ساتھ کوئی تعلق ہوگا اور نہ تیرا میرے ساتھ۔

دوسرا کہے:

میں تیرا ساتھی رہوں گا لیکن جب تو اس درخت (موت) کے پاس پہنچ جائے گا۔تو میرا واسطہ تیرے ساتھ رہے گا نہ تیرا میرے ساتھ۔

اور تیسرا کہے:

میں تیرے ساتھ رہوں گا چاہے تو زندہ رہے یا مر جائے۔

(پہلا مال، دوسرا اہل وعیال اور تیسرا اعمال ہیں)۔

-☆-

دنیا بڑی میٹھی ہے
جس نے اسے حلال طریقے سے لیا اللہ اس میں برکت عطا فرمائے گا
اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مال میں بلا جواز ہاتھ
مارنے والے قیامت کے دن جہنم کے سزاوار ہیں

عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَلدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ فَمَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا بَارَكَ اللّٰهُ لَهُ فِيْهَا وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ لَهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عمرہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دنیا بڑی میٹھی اور سرسبز ہے جس نے اسے حق کے ساتھ لیا (شریعت کے مطابق لیا) تو اللہ

تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت فرماتا ہے اور کتنے ایسے لوگ ہیں جو اللہ اور اسکے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے مال میں بلا جواز تصرف کرتے ہیں ان کے لئے قیامت کے دن جہنم کی آگ ہے

-☆-

دنیابڑی میٹھی اور سرسبز ہے
جس نے اسے حلال طریقے سے لیا اس کیلئے اس میں برکت ہے
نفسانی خواہشات کے تحت اس میں تصرف کرنے والا
قیامت کے دن نار جہنم کا حقدار ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اَلدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ فَمَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا بُوْرِكَ لَهُ فِيْهَا وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا اشْتَهَتْ نَفْسُهُ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

دنیا بڑی میٹھی اور سرسبز ہے۔ جس نے اسے شریعت کے مقرر کردہ حلال طریقہ سے حاصل

کیا تو اس کیلئے اس میں برکت رکھ دی جاتی ہے اور بہت سے لوگ ایسے ہیں جو مشغول ہونے والے ہیں اس چیز میں جسکی ان کا نفس اشتہار کرتا ہے ایسے لوگوں کے لئے قیامت کے دن جہنم کی آگ ہے۔

-☆-

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

لَایُصِیبُ عَبْدٌ مِنَ الدُّنْیَا شَیْئًا اِلَّا نَقَصَ مِنْ دَرَجَاتِهِ عِنْدَاللّٰهِ وَاِنْ کَانَ عَلَیْهِ کَرِیْمًا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں:

بندہ دنیا سے کوئی چیز نہیں لیتا مگر وہ چیز اس کے عنداللہ درجات میں کمی کر دیتی ہے اگر چہ وہ اس پر کریم ہو۔

-☆-

بلاضرورت دولت دنیا جمع کرنے سے گریز کیجئے

عورتوں سے اجتناب کیجئے

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ،اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ :
اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا،فَیَنْظُرُ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ،فَاتَّقُوْا الدُّنْیَا،وَاتَّقُوْا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَۃِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَتْ فِی النِّسَاءِ.

وَالنِّسَائِی زَادَ:

فَمَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ فِتْنَۃً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۴۲)	جلد۴	صفحہ۲۰۹۸
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۷۵۱)	جلد۳	صفحہ۴۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۲۱۶)	جلد۳	صفحہ۲۵۴
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۷۰۵)	جلد۴	صفحہ۶۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۲۲۱)	جلد۸	صفحہ۱۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے (جسے تم جمع کر رہے ہو) حالانکہ اللہ تعالیٰ پیدا فرمانے والا ہے ان لوگوں کو جو تمہارے بعد تمہاری جگہ بیٹھیں گے۔ لہٰذا دنیا (کو بلاضرورت جمع کرنے) سے اجتناب کیجئے اور عورتوں سے بچتے رہیے کہ دنیوی آزمائشوں میں ایک آزمائش عورتیں بھی ہیں)۔ پس بے شک پہلا فتنہ بنی اسرائیل میں عورتوں کا تھا۔

اورنسائی میں یہ الفاظ زائد ہیں:

میں اپنے بعد مردوں کیلئے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ فتنہ اور کوئی چھوڑ کر نہیں جا رہا۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۵۹۱)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۰۳
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح		
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۰۲۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۱۱۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۳۹۶)	جلد ۱۰	صفحہ [illegible]
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

قیامت کے دن انسانی لباس،
بھوک مٹانے والی خوراک اور رہائشی مکان کے علاوہ
ہر چیز کے بارے میں پوچھا جائے گا

عَنْ اَبِی عَسِیْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلًا فَمَرَّ بِیْ فَدَعَانِیْ فَخَرَجْتُ اِلَیْہِ، ثُمَّ مَرَّ بِاَبِی بَکْرٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ فَدَعَاہُ فَخَرَجَ اِلَیْہِ، ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ رَحِمَہُ اللّٰہُ فَدَعَاہُ فَخَرَجَ اِلَیْہِ، فَانْطَلَقَ حَتّٰی دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ: اَطْعِمْنَا. فَجَاءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَہُ، فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ: لَتُسْاَلُنَّ عَنْ ھٰذَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ. قَالَ: فَاَخَذَ عُمَرُ رَحِمَہُ اللّٰہُ الْعِذْقَ، فَضَرَبَ بِہِ الْاَرْضَ حَتّٰی تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَمَسْؤُوْلُوْنَ عَنْ ھٰذَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ؟ قَالَ: نَعَمْ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: خِرْقَۃٍ کَفَّ بِھَا عَوْرَتَہُ، اَوْ کِسْرَۃٍ سَدَّ بِھَا جَوْعَتَہُ، اَوْ جُحْرٍ یَتَدَخَّلُ فِیْہِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقَرِّ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوعسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گھر سے باہر تشریف لائے۔ میرے گھر کے پاس سے گزرے مجھے یاد فرمایا تو میں نکل کر حاضر خدمت ہوا۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس سے گزرے انہیں بلایا وہ بھی حاضر ہوئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب سے گزرے تو آپ نے انہیں بھی بلالیا۔ وہ بھی آ حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلنے لگے حتی کہ انصار کے ایک باغ میں تشریف لائے، باغ کے مالک سے فرمایا:

ہمیں کچھ کھلاؤ، وہ کھجوروں کا ایک گچھا لے آیا اور سامنے رکھ دیا۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے کھایا۔ پھر ٹھنڈا پانی منگوا کر نوش فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن تم سے ان چیزوں کے بارے میں سوال ہوگا۔ کہتے ہیں کہ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وہ گچھا پکڑا اور زمین پر دے مارا حتی کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کی خشک کھجوریں بکھر گئیں۔ پھر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کے متعلق بھی ہم سے سوال کیا جائے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہاں لیکن تین چیزیں ہیں (جن کے بارے میں روز قیامت سوال نہیں ہوگا وہ یہ ہیں)۔

کپڑے کا ٹکڑا جو بندے کی شرم گاہ کو چھپا سکے۔

روٹی کا ٹکڑا جو اس کی بھوک مٹادے۔

ایک سوراخ (چھوٹی سی جائے رہائش) جس میں گرمی اور سردی سے بچاؤ کیلئے داخل ہو سکے۔

☆

مال وجاہ کی حرص
انسان کے دین وایمان کو تباہ وبرباد کردیتی ہے
ان دو بھوکے بھیڑیوں سے زیادہ جو ریوڑ پر چھوڑ دیئے جائیں

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلهٖ وَسَلَّمَ:

مَاذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَلَهَامِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ.

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۷۶)	جلد۲	صفحہ۵۵۳
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۹۶۸)	جلد۳	صفحہ۵۴۶
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۵۵۳)	جلد۲	صفحہ۵۲۹
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۵۷)	جلد۳	صفحہ۵۲۶
قال المحقق	صحیح		

ترجمة الحديث :

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دو بھوکے بھیڑے جو بکریوں کے ریوڑ پر چھوڑے جائیں اتنا فساد نہیں پھیلاتے جتنا مال وجاہ کی حرص آدمی کا دین برباد کرتی ہے۔

-☆-

بھیڑیا خونخوار درندہ ہے اس کی سرشت میں خونخواری ہے یہ سادہ بھیڑوں پر حملہ کرتا ہے اور جو بھی اس کے قابو میں آئے اسے چیر پھاڑ جاتا ہے یہ بکریوں پر اچانک حملہ آور ہوتا ہے اور جہاں اس کا بس چلے اس بکری کو دبوچ لیتا ہے اپنے نوکیلے دانت اس کے گلے میں پیوست کر کے اس کا خون پی جاتا ہے۔

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۷۴۸)	جلد ۴	صفحہ ۷
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۲۲۸)	جلد ۸	صفحہ ۴۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۷۲۴)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۱۰
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۷۳۴)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۱۹
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۶۲۰)	جلد ۲	صفحہ ۹۶۳
قال الالبانی	صحیح		
التیسیر شرح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۹۰۸)	جلد ۵	صفحہ ۵۲۴
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۷۹۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۶۲
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۹۷۱۳)	جلد ۱۲	صفحہ ۶۹
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
مشکاة المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۰۹)	جلد ۵	صفحہ ۱۱

بھیڑیے ہوں اور ہوں بھی بھوکے انہیں اگر کسی بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑا جائے تو وہ کتنا فساد پھیلائیں گے ان کے سامنے جو بھی بکری آئے گی وہ محفوظ نہیں رہے گی یہ کسی کو زخمی کریں گے تو کسی بکری کو چیر پھاڑ کر ختم کر دیں گے۔ یہ ایک ریوڑ کو آفت زدہ کر دیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کتنا فکر انگیز ہے مال کی لالچ اور مرتبہ و جاہ کی حرص انسان کے دین کو ان بھیڑیوں سے بھی زیادہ نقصان پہنچاتی ہے ایک مومن و مسلم حرص و لالچ سے کوسوں دور ہوتا ہے وہ حرص جیسی قبیح بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا کیونکہ اسے معلوم ہے یہ اسکا دین وایمان برباد کر دے گی اور جو چیز مومن کے دین وایمان کو برباد کرنے والی ہو مومن اس کے نزدیک نہیں جاتا ہے۔ سب سے قیمتی چیز مومن کا ایمان ہے اور جو چیز ایمان کے لئے خطرہ ہو مومن اس سے ہر وقت ہوشیار رہتا ہے۔

آیئے متاعِ دنیا سے محبت چھوڑ دیں اس کی حرص کو خیر باد کہہ کر اپنے ایمان و یقین کی دولت کو محفوظ کر لیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ حرص ولالچ ایمان کی نعمت کو برباد کرے۔

العیاذ باللہ من ذالک.

-☆-

درہم ودینار اور کپڑے کا بندہ ہلاک وبرباد ہو
فی سبیل اللہ مجاہد، جس کا چہرہ اور قدم غبار آلود ہوں
اس کے لئے جنت ہے اس کے لئے مبارک ہے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآله وَسَلَّمَ قَالَ:

تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ، وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ، وَعَبْدُ الْخَمِیْصَةِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَّمْ یُعْطَ سَخِطَ. تَعِسَ وَانْتَکَسَ، وَاِذَا شِیْکَ فَلَا انْتَقَشَ. طُوْبٰی لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَاْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ وَاِنْ کَانَ فِی الْحِرَاسَةِ کَانَ فِی الْحِرَاسَةِ وَاِنْ کَانَ فِی السَّاقَةِ کَانَ فِی السَّاقَةِ وَاِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ یُشَفَّعْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۸۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۹۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۸۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۹۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۳۵)	جلد [illegible]	صفحہ ۲۰۲۱
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۹۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۶۹
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۸۴۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۴
قال المحقق	ھذا الحدیث صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہلاک و برباد ہو دینار کا بندہ، درہم کا بندہ اور لباس کا بندہ اگر اسے دیا گیا تو راضی اور نہ دیا گیا تو ناراض۔ ہلاک و برباد اور سر کے بل گرے اور جب کانٹا چبھ جائے تو اس کو نہ نکالے۔

خوش خبری ہے! جنت ہے! اس بندہ کے لئے جس نے اپنے گھوڑے کی لگام تھام لی فی سبیل اللہ، اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے اس کے قدم غبار آلود اگر اسے پہرہ دینے والے دستہ میں تعین کیا جائے وہ پہرہ دینے والے دستہ میں رہے۔ اگر لشکر کے پچھاڑی میں تعین کیا جائے تو وہ پچھاڑی میں رہتا ہے (اسکی ظاہری کیفیت یہ ہے کہ) اگر وہ اجازت مانگے تو اسے اجازت نہ ملے اور اگر وہ کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ ہو۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۷۴۳)	جلد۴	صفحہ۷۳
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۰۸۹)	جلد۵	صفحہ۴
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۲۲۵)	جلد۲	صفحہ۶۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۲۴۶)	جلد۳	صفحہ۲۶۶
قال الالبانی	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۹۲۱)	جلد۱۰	صفحہ۳۳۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۲۱۸)	جلد۸	صفحہ۱۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۳۵)	جلد۴	صفحہ۴۸۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		

جنت میں داخل ہونے والے عام لوگ مساکین ہیں

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا-عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ و آله وسلّم قال: قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ،فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَاالْمَسَاكِيْنُ و اَصْحَابُ الْجَدِّمَحْبُوسُوْنَ وَغَيْرَاَنَّ اَصْحَابَ النَّارِقَدْاُمِرَبِهِمْ اِلَى النَّارِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۱۹۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۷۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۴۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۵۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۳۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۹۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۹۳۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۵۹
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۶۶۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۴۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۸۰۲
قال الالبانی	صحیح		
التیسیر شرح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۱۵۶)	جلد ۲	صفحہ ۵۳۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۷۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

ترجمة الحديث:

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا اس جنت میں جو احباب داخل ہوئے ان میں اکثریت مساکین کی ہے اور اصحابِ ثروت-مال ودولت والے افراد- کو (حساب کیلئے) روک لیا گیا ہے اور جہنمیوں کو جہنم کی آگ میں داخل کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

-☆-

اللہ رب العزت نے حضور سیّد العالمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا محبوب بنایا ہے اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کچھ عطا فرمایا ہے جو مخلوق کے تصور و خیال سے بھی وراء ہے اس حدیث پاک میں ملاحظہ کیجئے:

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۶۰)	جلد ۵	صفحہ ۲۹
قال الالبانی	متفق علیہ		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۷۷۹)	جلد ۴	صفحہ ۶۱۲
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۹۲۲۰)	جلد ۸	صفحہ ۳۰۱
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۱۷۵۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۷۵
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۱۸۲۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۹۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۶۷۹)	جلد ۱۶	صفحہ ۹۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۷۲۲)	جلد ۱۶	صفحہ ۱۰۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۹۹۰۲)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۷
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۱۰۰۱۴)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۰۰
قال المحقق	اسنادہ صحیح		

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ اور جنتیوں کو جنت جاتے دیکھ رہے ہیں۔ سبحان اللہ! جنت میں داخلہ قیامت کے بعد ہے لیکن نگاہِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز ملاحظہ ہو کہ آپ چودہ صدیاں پہلے وہ نظارہ کر گئے ہیں۔ جو نگاہ پاک قیامت کے بعد والے منظر کو دیکھ لے اس نگاہ سے ہمارے اعمال کیسے مخفی رہ سکتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں بھی دیکھا کہ

مساکین سب سے پہلے جنت جا رہے ہیں۔ جن احباب کے کے پاس متاعِ دنیا نہ تھا بلکہ وہ اس متاع سے بے رغبت تھے اللہ ذوالجلال انہیں جنت میں بھی پہلے پہنچا رہا ہے۔ جنت میں پہلے پہنچنا بھی ایک سعادت ہے اور یہ انہیں ہی نصیب ہے جن کا دامن دنیا کی الائشوں سے منزہ ہے اور جب وہ اس جہاں سے رخصت ہوں تو ان کے پاس وسیع جائیداد نہ ہو، نہ دولت کے انبار ہوں بلکہ ان کے ہاں اللہ کی یاد کا سامان اور ذکر الٰہی کی لذت ہو جس سے شادکام ہو کر رخصت ہو رہے ہوں۔

-☆-

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے عہد لیا تھا کہ اتنا مال جمع کرنا جتنا ایک مسافر کے پاس سامان سفر ہوتا ہے

عَنْ اَبِی سُفْیَانَ، عَنْ اَشْیَاخِہٖ، قَالَ: قَدِمَ سَعْدٌ عَلٰی سَلْمَانَ یَعُوْدُہٗ قَالَ: فَبَکٰی، فَقَالَ سَعْدٌ:

مَا یُبْکِیْکَ یَا اَبَا عَبْدِاللّٰہِ؟ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَنْکَ رَاضٍ، وَتَرِدُ عَلَیْہِ الْحَوْضَ، وَتَلْقٰی اَصْحَابَکَ. فَقَالَ: مَا اَبْکِیْ جَزَعًا مِنَ الْمَوْتِ، وَلَا حِرْصًا عَلَی الدُّنْیَا، وَلٰکِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَھِدَ اِلَیْنَا عَھْدًا قَالَ:

لِتَکُنْ بُلْغَۃُ اَحَدِکُمْ مِنَ الدُّنْیَا کَزَادِ الرَّاکِبِ. وَحَوْلِیْ ھٰذِہِ الْاَسَاوِدُ، قَالَ: وَاِنَّمَا حَوْلَہٗ اِجَّانَۃٌ وَجَفْنَۃٌ وَ مِطْھَرَۃٌ، فَقَالَ سَعْدٌ: اعْھَدْ اِلَیْنَا. فَقَالَ:

یَا سَعْدُ! اُذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ ھَمِّکَ اِذَا ھَمَمْتَ، وَعِنْدَ یَدَیْکَ اِذَا قَسَمْتَ، وَعِنْدَ حُکْمِکَ اِذَا حَکَمْتَ.

ترجمة الحديث:

راوی ابوسفیان اپنے اساتذہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں۔پس حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا اے ابوعبداللہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں دنیا سے تشریف لے گئے کہ وہ تم سے راضی تھے۔تم حوض کوثر پر ان سے ملو گے اور تم اپنے اصحاب سے بھی ملو گے۔

حضرت سلمان الخیر۔رضی اللہ عنہ۔نے فرمایا:

میں موت کی وجہ سے نہیں رو رہا اور نہ میں دنیا پر حریص تھا کہ اب دنیا چھوٹ رہی ہے تو رو رہا ہوں بلکہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے بڑا عہد و پیمان لیا تھا تم میں سے ہر ایک کے پاس اتنا دنیا کا مال کافی ہے جتنا مسافر کا سامان ہوتا ہے۔اور میرے اردگرد یہ بہت زیادہ سامان ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا: ان کے گرد ایک کپڑے دھونے والا ٹب

اور ایک پیالہ اور وضو کا برتن۔تھا۔

حضرت سعد نے فرمایا۔

ہمیں کوئی وصیت فرمائیے۔آپ نے فرمایا:

اے سعد! جب تم کوئی ارادہ کرنے لگو تو ارادہ کرتے وقت اللہ کو یاد کرو اور جب تم کوئی چیز تقسیم کرنے لگو تو اپنے سامنے اللہ کو یاد رکھو اور جب تم کوئی فیصلہ کرنے لگو تو فیصلہ کرتے وقت اللہ کو یاد رکھو۔

-☆-

مال دولت کی فراوانی والے قیامت کو دن اسفل السافلین میں ہونگے یعنی جہنم میں نچلے طبقے میں سوائے ان خوش قسمت اصحاب ثروت کے جو دائیں، بائیں، آگے، پچھلے دامن بھر بھر کے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَسْفَلُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ: هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعَنْ يَسَارِهٖ، وَمِنْ خَلْفِهٖ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَيَحْثِیْ بِثَوْبِهٖ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
ہم دنیا میں آنے کے اعتبار سے آخری اور قیامت کے دن جنت جانے کے اعتبار سے پہلے لوگ ہیں۔

بے شک مال و دولت کی کثرت والے ہی نچلے درجوں میں ہونگے مگر وہ خوش قسمت صاحبِ ثروت جس نے اپنے دائیں بائیں، آگے پیچھے ایسے ایسے دیتا رہا اور اپنا دامن بھر بھر کر دیتا رہا۔

-☆-

فرمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا دنیا سے کیا سروکار

میں ایک مسافر کی طرح ہوں جو سایہ دار درخت کے نیچے سویا پھر

اسے چھوڑ کر چلا گیا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللّٰہ عنہُ قال: نام رَسُوْلُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وَسَلَّمَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّر فِی جَنْبِہٖ ،قُلْنَا: یا رَسُوْل اللّٰہ لو اتَخذنالک وِطَاءً،فَقَالَ:

مَالِی وَلِلدُّنْیا ،مَااَنافِی الدُّنْیاالّاکَراکِبٍ اسْتظلّ تحت شجرۃ ،ثم راح وترکھا.

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۵۷
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۶۰۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۵
قال المحقق	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۱۶)	جلد ۵	صفحہ ۱۳

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سو گئے پھر آپ اٹھے تو (سخت) چٹائی نے آپ کے پہلو میں اپنے نشانات چھوڑ دیے تھے

ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کاش کہ ہم آپ کیلئے نرم بچھونا بنا لیتے تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا اس دنیا سے کیا سروکار؟ میں دنیا میں ایسے ہوں جیسے ایک سوار نے ایک درخت کے سایہ میں کچھ دیر آرام کیا پھر چلا گیا اور اسے اس کے حال پر چھوڑ گیا۔

-☆-

باعثِ تخلیق آدم و بنی آدم حضور سیّد العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی کا انداز ملاحظہ ہو بڑی سادگی سے دن گزارتے تھے آپ کے ظاہری سج دھج ظاہری نام ونمود نام کی کوئی چیز نہ تھی بلکہ آپ کو ہر قول و ہر فعل امت کی بھلائی کیلئے تھا آپ کے جملہ اقوال وفرامین اور آپ کے تمام اعمال امت کیلئے نمونہ تھے۔

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۸۰۷)	جلد۴	صفحہ۹۷
قال المحقق	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۶۶۸)	جلد۲	صفحہ۹۸۹
قال الالبانی	صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۹۹۳۰)	جلد۱۳	صفحہ۴۶
قال المحقق	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۴۴)	جلد۳	صفحہ۲۲۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۷۰۹)	جلد۳	صفحہ۵۵۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۲۰۸)	جلد۴	صفحہ۱۷۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۰۹)	جلد۴	صفحہ۴۶۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		

زیرِ نظر حدیث پاک پر نظر ڈالئے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سوئے ہیں چٹائی کھجور کے سخت پتوں کی بنی ہوئی تھی وہ اپنا اثر جسم پر چھوڑ جاتی ہے۔ ان نشانات کو دیکھ کر حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بے قرار ہو جاتے ہیں اور ان سے اضطراب عیاں ہو جاتا ہے سیّد آدم و بنی آدم صلّی اللہ علیہ وسلم کا یہ انداز زندگی اللہ اکبر! یہ وہ ذاتِ اقدس واطہر ہے کہ اگر آپ چاہیں تو پہاڑ سونا بن کر ساتھ چلیں، اگر آپ اشارہ فرمائیں تو چاند شق ہو جائے، پتھر کلمہ پڑھیں درخت سلامی کیلئے بے قرار ہوں لیکن ادھر اتنی سادگی کہ اس نرم و نازک جسم پر چٹائی کے نشانات پڑ جائیں۔ دنیا کے بادشاہ تو ریشم و کمخواب کے نرم و گداز بستروں پر آرام کریں اور اللہ کے حبیب سخت چٹائی پر۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس صحابہ کے جواب میں فرماتے ہیں:

میرا اس دنیا سے کیا سروکار؟ میری مثال تو ایسے ہے جیسے کوئی مسافر آیا کسی درخت کے نیچے چند گھڑی آرام کیا پھر اپنے سفر کی طرف رواں دواں ہو گیا۔

جو مسافر ہے وہ آرام دہ اور نرم و گداز بستروں پر آرام نہیں کرتا اور نہ عالی شان بنگلوں میں رہتا ہے وہ تو چند گھڑی رہا ہے پھر کوچ کر جاتا ہے۔ جس ذات اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم کے لئے کائنات کو وجود بخشا گیا ان کی یہ حالت ہے تو باقی افراد کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ اس حدیث پاک میں ہمارے لئے سامان نصیحت ہے ہمیں اپنے اعمال درست کرنے چاہیں اور طرز زندگی سادگی سے اپنانا چاہیے لمبے چوڑے تکلفات کو چھوڑ کر اللہ کی رضا کیلئے طرز معاشرت اختیار کرنا چاہیے۔

-☆-

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے وصال مبارک تک آپ کی آل -ازواج مطہرات- رضی اللہ عنہما- نے مسلسل تین دن پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

مَاشَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ تِبَاعًا حَتّٰی قُبِضَ.

وَفِی رِوَایَةٍ قَالَ ابُو حَازِم: رَاَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَشِیْرُ بِاُصْبُعِهِ مِرَارًا یَقُوْلُ: وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِی هُرَیْرَةَ بِیَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضرت محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی آل -آپ کے اہلِ خانہ ازواج مطہرات- نے مسلسل تین دن پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ آپ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا وصال مبارک ہو گیا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ابو حازم کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کئی مرتبہ دیکھا کہ (اپنے پیٹ کی طرف) اشارہ کر کے کہا کرتے تھے:

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے، اللہ کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر تین دن تک مسلسل گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں تناول فرمائی حتیٰ کہ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

-☆-

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور امہات المومنین رضی اللہ عنہم مسلسل کئی راتیں بھوکے رہتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَاقَالَ:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبِیْتُ اَللَّیَالِیَ الْمُتَتَابِعَةَ وَاَھْلُهٗ طَاوِیًا لَا یَجِدُوْنَ عَشَاءً ،وَاِنَّمَا کَانَ اَکْثَرُ خُبْزِھِمُ الشَّعِیْرَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس۔ رضی اللہ عنہما۔ نے فرمایا:

حضور رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ مسلسل کئی راتیں گزارتے اس حال میں کہ آپ کے گھر والے۔ ازواج مطہرات خالی پیٹ بھوکے رہتے رات کو کھانا نہ پاتے (اگر کبھی کھانا ملتا تو) اکثر ان کا کھانا جو کی روٹی کا ہوتا تھا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک-ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم نے مسلسل دو دن پیٹ بھر کر جو کی روٹی بھی نہ کھائی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَاشَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۴۱۶)	جلد ۴	صفحہ ۴۲۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۵۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۷۰)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۸۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۴۴۵)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۹
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۵۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۰۵
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۰۳۳)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۰۳
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۵۴۲)	جلد ۱۷	صفحہ ۳۹۸
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک -ازواجِ مطہرات- متواتر دو دن جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال شریف فرما گئے۔

-☆-

جن نفوس قدسیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بطور ازواج مطہرات چن لیا ہے ان کی رفعت منزلت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے یہی نسبت مبارکہ انہیں جہاں کی باقی صورتوں سے ممتاز کر دیتی ہے۔

ان امہات المومنین -رضی اللہ عنہم- کا تعلق بالا ملاحظہ ہے۔ انہیں اس دنیا میں متواتر دو دن جو کی روٹی بھی نہ میسر آتی جس سے یہ اپنا پیٹ بھر لیتیں۔ ان میں سے کسی نے کبھی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تنگی معیشت کا ذکر نہیں کیا بلکہ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا پہ اسکی عطا پر راضی ہو کر رہیں۔

دنیا کے حکمرانوں کے گھروں میں سامان تعیش دیکھ کر ایک عام آدمی دنگ رہ جاتا ہے بظاہر عوام کی امیدوں کا دم بھرنے والے ان کے دکھ وغم میں برابر کے شریک ہونے کا اعلان کرنے والے اپنے دعاوی میں کس قدر منافقت سے کام لیتے ہیں۔ وہ دنیا کے مال ومتاع سے اپنے گھروں کو بھر دیتے ہیں سامان تعیش کی فراوانی انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دور بہت دور لے جاتی ہے لیکن قربان جائیں اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے جن کے گھرانوں میں کئی کئی دن مسلسل فاقہ رہتا ان کے چولہوں میں آگ نہ جلتی یہ ان کے تعلق باللہ کی گہرائی کا نتیجہ تھا اور ان کے سامنے دنیا

مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۴۸۴۳) | جلد ۱۷ | صفحہ ۴۷۵
قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۵۱۰۲) | جلد ۱۷ | صفحہ ۵۴۶
قال حمزۃ احمد الزین | اسنادہ صحیح

کی حقیقت عیاں تھی وہ اس بے وقعت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سے بے قیمت چیز کو اپنے گھرانوں میں جگہ دینے کے لیے تیار نہیں تھیں وہ جانتی تھیں کہ جتنا اس دنیا سے دور رہا جائے گا اتنا ہی قرب الٰہی نصیب ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا قرب اہل ایمان کیلئے بہت بڑی دولت ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام اہل ایمان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانوں کی سادگی اپنانے کی توفیق رحمت فرمائے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۴۱۷)	جلد ۱۷	صفحہ ۹۲۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۲۴۵)	جلد ۱۸	صفحہ ۲۰۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۴۴)	جلد ۴	صفحہ ۵۱۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۱۲۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۴۹
قال الالبانی	متفق علیہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۶۴)	جلد ۵	صفحہ ۳۰
قال الالبانی	متفق علیہ		

حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے
جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَاَبَى اَنْ يَاْكُلَ وَقَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ-ایک مرتبہ ایک قوم کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی ہوئی تھی۔ان لوگوں نے آپ کو انہیں کھانے کی دعوت دی تو آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا:

کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہو گئے اور آپ نے جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

-☆-

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے امیر لوگوں کی طرح کبھی کھانے کی میز پر یا چوکی پر کھانا نہیں کھایا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قال: لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صلَّى اللّٰهُ عليه وسلَّم على خوان حَتَّى مَاتَ. وَلَمْ يَأْكُلْ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۴۱۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۰۳۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۵۰)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۲۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۵۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۲۹
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث ([illegible])	جلد [illegible]	صفحہ ۹۰
قال المحقق	[illegible]		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۶۳)	جلد ۲	صفحہ [illegible]
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۲۶۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۲۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۹۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خوان -کھانے کی میز یا چوکی- پر کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی پتلی روٹی (جس سے چھان نکال لیا جائے) کھائی۔

-☆-

جامع الاصول رقم الحدیث (۵۴۳۳) جلد ۷ صفحہ ۴۷
قال المحقق صحیح

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت سے لیکر وصال مبارک تک آٹے سے چھان نکال کر بنائی گئی سفید روٹی نہیں کھائی

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

مَارَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ، فَقِيْلَ: هَلْ كَانَ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ ؟ قَالَ: مَا رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ، فَقِيْلَ: فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَاكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ، فَيَطِيْرُ مَاطَارَ، وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۴۱۰)	جلد ۲	صفحہ [illegible]
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۴۱۳)	جلد ۲	صفحہ [illegible]
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۱ـ۴)	جلد ۴	صفحہ ۹۱
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۶۴)	جلد ۲	صفحہ ۵۴۰
قال الالبانی	حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید روٹی (گندم کی وہ سفید روٹی جس کے آٹے سے چھان نکال لیا گیا ہو) نہیں دیکھی جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔

پوچھا گیا کہ کیا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں آٹا (چھاننے والی) مناخل ہوا کرتی تھیں تو انہوں نے جواب دیا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مناخل (آٹا چھاننے والے آلات) نہیں دیکھے۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارکہ کو قبض فرما لیا۔

پھر پوچھا گیا کہ تم لوگ ان چھنے جو کیسے کھا لیتے تھے؟ حضرت سہل نے جواب دیا: ہم اسے پیستے تھے اور اس کو پھونکتے تھے۔ جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا اور جو باقی بچتا تھا اسے گوندھ لیا کرتے تھے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۷۱۲)	جلد ۱۶	صفحہ ۴۳۴
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۳۵)	جلد ۴	صفحہ ۴۶
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مشکاة المصابیح	رقم الحدیث (۴۰۹۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۴۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۴۳۴)	جلد ۷	صفحہ ۴۷۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۳۴۷)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۵۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۳۶۰)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۷۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۷۸۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۸۳

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
چھان نکلے بغیر آٹے کی روٹی پسند فرماتے تھے

رُوِیَ عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا غَرْبَلَتْ دَقِیْقًا فَصَنَعَتْہُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِیْفًا فَقَالَ: مَاھٰذَا؟ قَالَتْ: طَعَامٌ نَصْنَعُہٗ بِاَرْضِنَا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَصْنَعَ لَکَ مِنْہُ رَغِیْفًا فَقَالَ: رُدِّیْہِ فِیْہِ ثُمَّ اَعْجِنِیْہِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ام ایمن -رضی اللہ عنہا- نے آٹا چھاننے والے برتن میں آٹا چھانا پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اس کی روٹی تیار کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ ایک کھانا ہے جو ہم لوگ اپنے علاقے میں بنایا کرتے تھے۔ میں نے یہ چاہا کہ آپ کیلئے اس سے روٹی تیار کر کے پیش کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس (چھان) کو آٹے میں دوبارہ ملا دیجئے پھر اس کو گوندھیے۔

-☆-

حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
سارا سارا دن بھوک کی شدت سے بے قرار رہتے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسَ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِى مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حاصل ہونے والے دنیوی مال کا ذکر کیا اور فرمایا:

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۷۸)	جلد۴	صفحہ۲۲۸۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۴۶۱)	جلد۴	صفحہ۳۹۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۹)	جلد۱	صفحہ۲۳۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۵۳)	جلد۱	صفحہ۳۱۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۷۹۷)	جلد۴	صفحہ۶۲۰

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ حضور۔صلی اللہ علیہ وسلم۔سارا سارا دن بھوک کی وجہ سے بے قرار رہتے ،آپ ردی کھجوریں بھی نہ پاتے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ کو بھر دیتیں۔

-☆-

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے گھرانوں میں
دو، دو، تین، تین ماہ چولہے میں آگ نہیں جلتی
صرف کھجور اور پانی سے گزارہ ہوتا تھا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ:

وَاللّٰهِ يَابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ، ثُمَّ الْهِلَالِ، ثُمَّ الْهِلَالِ، ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوْقِدَ فِي أَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ. قُلْتُ: يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعِيْشُكُمْ؟ قَالَتْ: اَلْأَسْوَدَانِ: اَلتَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَايِحُ فَكَانُوا يُرْسِلُوْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهَا فَيَسْقِيْنَاهُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۵۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۷۷۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۵۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۲۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۵۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۲۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۷۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۸۲

ترجمة الحديث:

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: اللہ کی قسم! اے بھانجے! ہم لوگ ایک چاند دیکھتے، دوسرا دیکھتے اور پھر تیسرا دیکھتے۔

دو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے تھے۔ کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں کھانا پکانے کیلئے آگ نہ جلائی جاتی۔ میں نے عرض کیا خالہ جان! پھر آپ لوگ کیا کھاتے پیتے تھے؟ آپ کا گزر کیسے ہوتا؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

صرف دو سیاہ چیزوں سے یعنی کھجوریں اور پانی سے۔ البتہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ انصاری ہمسائے تھے جن کے پاس دودھ دینے والے جانور تھے۔ وہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ان کا دودھ بھیج دیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وہ پلا دیتے تھے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۶۴۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۴۲۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۷۹۷)	جلد ۴	صفحہ ۹۳
قال الحق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۲۹)	جلد ۲	صفحہ ۵۰۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۳۴۸)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۵۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۳۶۱)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۷۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۳۷۲)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۸۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے اہل بیت یعنی حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی ازواج مطہرات کو کھانے کے لئے پیٹ بھر کر کھجوریں بھی میسر نہ تھیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ:

مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّا كُنَّا نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ فَقَدْ كَذَبَكُمْ فَلَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قُرَيْظَةَ اَصَبْنَا شَيْئًا مِنَ التَّمْرِ وَالْوَدَكِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ -رضی اللہ عنہا- نے فرمایا:

کہ جو آدمی تم سے یہ بیان کرے کہ ہم اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ازواج مطہرات پیٹ بھر کھجوریں کھایا کرتے تھے تو یقیناً اس آدمی نے تم سے جھوٹ بیان کیا ہے۔

ہاں جب حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کو فتح کیا تو ہم نے (بطور مال غنیمت) کچھ کھجوریں اور چربی حاصل کرلیں۔

-☆-

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے اہل بیت، آپکی ازواج مطہرات پر اللہ تعالی کروڑوں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے کہ انہوں نے کس درجہ صابروشاکر زندگی گزاری۔ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے اہل خانہ، نبیوں کے امام کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہیں جن کے اشارے سے زمین اپنے خزانے اگلنے کے لئے تیار ہے، جنکی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے، حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے متعدد بار دیکھا اور جس کھانے یا پانی میں آپ اپنا لعاب ڈال دیتے اس پانی اور کھانے میں اتنی برکت آجاتی کہ دو تین آدمی کا کھانا ستر، اسّی صحابہ کو کفایت کرجاتا۔ اپنی آنکھوں سے اتنا کچھ دیکھنے کے باوجود حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی ازواج مطہرات صابروشاکر رہتیں۔ انہیں پیٹ بھر کر کھانا میسر نہ آتا تھا، وہ نفوس قدسیہ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے ظاہری کھانے پینے اور پہننے کے لئے منسلک نہ ہوئی تھیں بلکہ قسام ازل نے انہیں حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے دامن سے اخروی انعامات واعزازات کے لئے وابستہ کیا تھا۔ ان کے لئے اخروی انعامات کیا ہیں؟ ذرا توجہ فرمائیں:

جنت میں سب سے افضل وبرتر اور اونچا مقام حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا مقام ہوگا، اور آپ کی ازواج مطہرات -رضی اللہ عنہم- بھی آپ کے ساتھ ہونگی، تو گویا انہیں بھی سب سے بلند وبالا مقام، جنت کا اعلی مقام ملے گا بطفیل سید المرسلین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-۔

-☆-

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے بھوک کی وجہ سے پیٹ کو باندھا ہوا تھا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا وَقَدْ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ اَصْحَابِهِ: لِمَ عَصَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَطْنَهُ ؟ فَقَالُوْا:

مِنَ الْجُوْعِ. فَذَهَبْتُ اِلٰى اَبِىْ طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ اُمِّ سُلَيْمٍ، فَقُلْتُ: يَا اَبَتَاهُ! قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ، فَسَاَلْتُ بَعْضَ اَصْحَابِهِ فَقَالُوْا: مِنَ الْجُوْعِ. فَدَخَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى اُمِّىْ فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ. عِنْدِىْ كِسَرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمَرَاتٍ. فَاِنْ جَاءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و سَلَّمَ وَحْدَهُ اَشْبَعْنَاهُ، وَاِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۲۲)	جلد۱	صفحہ۱۵۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۵۷۸)	جلد۳	صفحہ۱۱۰۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۳۸۱)	جلد۴	صفحہ۱۷۳۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۴۵۰)	جلد۴	صفحہ۱۷۵۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۸۸)	جلد۴	صفحہ۲۰۸۸

ترجمة الحديث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنے شکم مبارک کو ایک رومال کے ساتھ باندھ رکھا ہے۔

میں نے حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی سے پوچھا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا شکم مبارک - پیٹ مبارک - کیوں باندھا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: کہ بھوک کی وجہ سے ہے۔

میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ (حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سوتیلے باپ تھے)۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۴۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۱۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۲۸۵)	جلد ۱۲	صفحہ ۹۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۳۴)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۹۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۴۳۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۰۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۲۱۶)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۳۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۳۶۱)	جلد ۱۱	صفحہ [illegible]
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۴۹۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۰۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۶۵۸۲)	جلد ۹	صفحہ ۲۱۱
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۹۱۰)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۳۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۷۰)	جلد ۲	صفحہ ۲۹۱
قال الالبانی	صحیح		

حضرت ام سُلَیم -رضی اللہ عنہا- کے شوہر تھے میں نے ان سے کہا اے ابا جان! میں نے دیکھا ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا شکم مبارک ایک رومال کے ساتھ باندھا ہوا ہے۔تو میں نے آپ کے بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: کہ بھوک کی وجہ سے ہے۔

یہ سن کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور دریافت کیا: کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں میرے پاس روٹی کے چند ٹکڑے اور چند کھجوریں ہیں ۔ اگر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے-تنہا-تشریف لائیں تو ہم پیٹ بھر کھانا پیش کر سکتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی اور بھی آ گیا تو یہ کھانا ناکافی ہوگا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل تیس (۳۰) دن کھانا نہ کھاتے سوائے اتنی مقدار جو حضرت بلال کی بغل چھپا لیتی

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ:
لَقَدْ اُخِفْتُ فِی اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوذِيْتُ فِی اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَیَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِی وَلِبَلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَیْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ کی راہ میں جتنا مجھے ڈرایا گیا اتنا کسی اور کو نہیں ڈرایا گیا اور جتنی مجھے اللہ کی راہ میں اذیت دی گئی اتنی کسی اور کو اذیت نہیں دی گئی۔ اور مجھ پر تیس (۳۰) دن اور رات ایسے بھی آئے کہ میرے اور بلال کے لئے ایسا کوئی کھانا نہ ہوتا کہ جسے کوئی جگر والا - جان دار - کھاتا سوائے اس تھوڑے سے کھانے کے جسے بلال کی بغل چھپا لیتی۔

-☆-

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے گھر رات کو چراغ نہیں جلتا تھا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَرْسَلَ إِلَيْنَا آلُ أَبِي بَكْرٍ بِقَائِمَةِ شَاةٍ لَيْلًا فَأَمْسَكْتُ وَقَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَتْ: فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَطَعْتُ. قَالَ:

فَتَقُولُ لِلَّذِي تُحَدِّثُهُ: هٰذَا عَلَى غَيْرِ مِصْبَاحٍ. فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى مِصْبَاحٍ؟ قَالَتْ: لَوْ كَانَ عِنْدَنَا دُهْنُ مِصْبَاحٍ لَأَكَلْنَاهُ.

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات آل ابی بکر -حضرت ابو بکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کے خاندان- نے ہماری طرف ایک بکری کی دستی -بازو- بھیجا پس میں نے اس کو پکڑ لیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کاٹا -اسکے ٹکڑے کیے- یا فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پکڑا اور میں نے اس کو کاٹا -اسکے ٹکڑے کیے-

راوی کا بیان ہے

جسے حضرت عائشہ -رضی اللہ عنہا- یہ حدیث بیان کر رہی تھیں یہ (پکڑنا اور کاٹنا) چراغ کے بغیر تھا۔ میں نے عرض کی اے ام المومنین کیا چراغ کے بغیر؟ تو آپ نے فرمایا:

اگر ہمارے پاس چراغ کا تیل ہوتا تو ہم اسے کھا نہ لیتے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ آرام فرماتے تو
چٹائی آپ کے پہلو میں نشان چھوڑ دیتی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ وَهُوَ عَلَى حَصِيْرٍ قَدْ اَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ فِرَاشًا اَوْثَرَ مِنْ هٰذَا ؟ فَقَالَ:

مَالِي وَلِلدُّنْيَا، مَامَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ سَارَفِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَاسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ سَاعَةً، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر آرام فرما تھے۔ جس نے آپ کے پہلو میں نشان چھوڑ دیے تھے۔

یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کاش آپ

اس سے نرم بستر بنا لیتے۔تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرا اور اس دنیا کا کیا تعلق- میری مثال اور اس دنیا کی مثال اس سوار کی طرح ہے جو ایک گرم دن میں سفر پر روانہ ہوا تو اس نے ایک درخت کے نیچے ایک گھڑی آرام کیا پھر وہ چلا گیا اور اس درخت کو اس کی حالت پر چھوڑ گیا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُون بھرا بستر واپس کر دیا اور فرمایا
اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے چاندی کے پہاڑ چلیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَیَّ اِمْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِفَرَاَتْ فِرَاشَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيْفَةً مَثْنِيَّةً فَبَعَثَتْ اِلَیَّ بِفِرَاشٍ حَشْوُهُ الصُّوْفُ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

مَا هٰذَا يَا عَائِشَةَ؟قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فُلَانَةُ الْاَنْصَارِيَّةُ دَخَلَتْ فَرَاَتْ فِرَاشَکَ فَذَهَبَتْ فَبَعَثَتْ اِلَیَّ بِهٰذَا فَقَالَ:

رُدِّيْهِ يَاعَائِشَةُ فَوَاللّٰهِ لَوْ شِئْتُ لَاَجْرَی اللّٰهُ مَعِیَ جِبَالَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے گھر ایک انصاری خاتون (صحابیہ رضی اللہ عنہا) آئیں انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر شریف دیکھا کہ دوہرا کیا ہوا ایک کمبل ہے۔ تو انہوں نے اپنے گھر جا کر میرے پاس ایک بستر بھیجا جس میں اون بھری ہوئی

تھی۔ جب حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ارشاد فرمایا:

عائشہ یہ کیا ہے؟ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں انصاری خاتون آئی تھیں۔ آپ کا بستر مبارک دیکھ کر چلی گئیں اور یہ بستر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے انہوں نے بھیجا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے عائشہ۔ رضی اللہ عنہا۔ یہ بستر واپس کر دیجئے اللہ کی قسم! میں اگر چاہوں تو اللہ تعالیٰ سونے چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ چلا دے۔

-☆-

زمام اقتدار سنبھالنے والے لوگوں کو تو سادگی کا درس دیتے ہیں لیکن خود بڑے نرم ونازک بستروں پر آرام کرتے ہیں۔ حضور نبی کریم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی زندگی مبارکہ کس قدر سادہ اور دل نشیں ہے۔ آپ کی شخصیت ہر اعتبار سے کامل ومکمل ہے۔ آپ حاکم وقت بھی ہیں اور آپ کے سر انور پر نبوت کا تاج پوری آب وتاب کے ساتھ جگمگا رہا ہے۔ آپ اسلامی افواج کے سپہ سالار بھی ہیں اور عبادت وریاضت میں قوم کے مقتدا وامام بھی ہیں۔ آپ اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر کسی گھوڑے کی پشت پر ہوں یا اپنے کاشانہ اقدس میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ، آپ امور سلطنت طے کر رہے ہوں یا دین کی خاطر اپنے آپ کو وقف کرنے والوں کی دل جوئی فرما رہے ہوں، ہر وقت اور ہر حالت میں آپ کی شخصیت مبارکہ بالکل نکھری ہوتی تھی۔ سادگی آپ کی ذات اقدس کا وصف جمیل تھا۔ آئیے درج بالا حدیث پر غور کیجئیے کہ آپ کے پاس بچھانے کے لئے جو بستر ہے وہ جانوروں کے بالوں کا بنا ہوا ہے اسے دوہرا کر کے ساری کائنات کے والی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آرام فرماتے ہیں۔ انصار کی ایک عورت آپ کے بستر، آپکی سادگی کو دیکھ کر حیران ہو جاتی ہے۔ فوراً گھر جا کر ایک نرم بستر بھیج دیتی ہے۔ حضور ختمی مرتبت۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جب نرم ونازک بستر دیکھتے ہیں تو فرما دیتے ہیں۔:

اے عائشہ! اس بستر کو واپس کر دو اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلنا

شروع کردیں۔گویا آپ فرمارہے ہیں کہ میرا فقر،فقر اضطراری نہیں بلکہ اختیاری ہے اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں میں اپنی رحمت وکرم کے بے شمار خزانے رکھے ہیں لیکن میری تمام توجہ خزانوں کے مالک وخالق-جل جلالہ- پر ہے خزانوں پر نہیں۔میں ایک مسافر کی سی زندگی گزار کر جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ سے عبد کامل کی حیثیت میں ملاقات کروں گا۔

-☆-

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ سیاہ بالوں کا بنا ہوا کمبل اوڑھے ہوئے تھے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ:

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ اَسْوَدَ.

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- نے فرمایا:

ایک صبح حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور جسم انور پر سیاہ بالوں سے بنا ہوا کمبل شریف تھا جس پر اونٹ کے کجاووں کی شبیہ بنی ہوئیں تھیں۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک پیوند زدہ کمبل اور موٹے تہہ بند میں ہوا۔

عَنْ اَبِی بُرْدَةَ بْنِ اَبِی مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَخْرَجَتْ لَنَا عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِیْظًا قَالَتْ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی هٰذَیْنِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۱۰۸)	جلد۲	صفحہ۹۵۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۸۱۸)	جلد۴	صفحہ۱۸۵۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۸۰)	جلد۳	صفحہ۱۶۴۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۴۴۲)	جلد۳	صفحہ۳۹۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۴۴۳)	جلد۳	صفحہ۳۹۵
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۰۳۶)	جلد۲	صفحہ۵۰۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۷۳۳)	جلد۲	صفحہ۲۷۱
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۳۳۷)	جلد۴	صفحہ۱۹۳
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۸۱۵)	جلد۴	صفحہ۱۰۲
	قال المحقق	صحیح	

ترجمة الحديث:

حضرت ابو بردہ بن ابی موسی اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہمیں ایک پیوندزدہ کمبل اور موٹا تہبند نکال کر دکھایا اور فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان دو کپڑوں میں وصال مبارک ہوا تھا۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۶۲۳)	جلد ۱۴	صفحہ ۵۹۳
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۶۲۴)	جلد ۱۴	صفحہ ۵۹۳
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۵۵۱)	جلد [illegible]	صفحہ [illegible]
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۹۱۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۱۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۸۰۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۸۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

حضور نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے وصال مبارکہ کے وقت گھر میں کھانے کے لئے سوائے تھوڑے سے جو کے کچھ بھی نہ تھا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ:

تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدِی شَیْءٌ يَأْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِيْرٍ فِی رَقٍّ لِی .فَاَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَیَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِیَ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۰۹۷)	جلد۲	صفحہ۹۵۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۵۱)	جلد۴	صفحہ۲۰۲۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۷۳)	جلد۴	صفحہ۲۲۸۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۴۵۱)	جلد۴	صفحہ۳۹۸
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۹۶۲)	جلد۱	صفحہ۵۶۹
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۸۱۸)	جلد۴	صفحہ۱۰۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۱۵)	جلد۱۴	صفحہ۳۲۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۴۵)	جلد۴	صفحہ۵۱
	قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ	

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو میرے پاس ایسی کوئی چیز نہ تھی جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوتی ہے سوائے تھوڑے سے ''جو'' کے جو میری الماری میں پڑے تھے۔

میں انہی میں سے کھاتی رہی (ان میں اللہ نے برکت دی) یہاں تک کہ کافی عرصہ گزر گیا۔ پھر ایک روز میں نے انہیں تول لیا تو وہ جو ختم ہو گئے۔

-☆-

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۴۲۶۹) جلد ۱۷ صفحہ ۲۲۴
قال حمزة احمد الزین اسنادہ صحیح
صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۴۶۷) جلد ۲ صفحہ ۵۹۳
قال الالبانی صحیح

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے وصال مبارکہ کے وقت آپ کے مال میں

نہ درہم تھا، نہ دینار، نہ غلام تھا اور نہ باندی

عَنْ عَمرِو بنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ:

مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِہِ دِرْھَمًا وَلَا دِیْنَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا اَمَةً وَلَا شَیْئًا اِلَّا بَغْلَتَہُ الْبَیْضَاءَ الَّتِی کَانَ یَرْکَبُھَا وَسِلَاحَہُ وَ اَرْضًا جَعَلَھَا لِابْنِ السَّبِیْلِ صَدَقَةً.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۷۳۹)	جلد۲	صفحہ۸۴۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۷۳)	جلد۲	صفحہ۸۸۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۹۱۲)	جلد۲	صفحہ۸۹۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۰۹۸)	جلد۲	صفحہ۹۵۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۶۱)	جلد۳	صفحہ۱۳۴۴
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۸۱۹)	جلد۴	صفحہ۱۰۳
	قال المحقق	صحیح	

ترجمة الحديث:

حضرت عمرو بن الحارث رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقتِ وصال نہ کوئی درہم چھوڑا نہ دینار، نہ کوئی غلام نہ لونڈی اور نہ کوئی اور چیز سوائے اپنی سفید خچر کے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری فرماتے تھے، اپنے اسلحہ کے اور کچھ زمین کے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافروں کیلئے صدقہ فرما رکھی تھی۔

-☆-

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۹۲۰)	جلد ۵	صفحہ ۳
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۶۳۹۸)	جلد ۶	صفحہ ۳
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۶۳۸۹)	جلد ۶	صفحہ ۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۵۹۶)	جلد ۲	صفحہ ۵۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۵۹[illegible])	جلد ۲	صفحہ ۵۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۵۹۸)	جلد ۲	صفحہ ۵۳
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث ([illegible])	جلد ۹	صفحہ ۵۹۳
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳[illegible])	جلد ۱۴	صفحہ [illegible]
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے وصال مبارکہ کے وقت آپ کی ایک زرہ تیس صاع جو کے عوض ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ:

تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فِي ثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۰۶۸)	جلد۲	صفحہ۶۱۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۰۹۶)	جلد۲	صفحہ۶۲۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۲۰۰)	جلد۲	صفحہ۶۴۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۲۵۱)	جلد۲	صفحہ۶۶۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۲۵۲)	جلد۲	صفحہ۶۶۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۳۸۶)	جلد۲	صفحہ۷۱۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۵۰۹)	جلد۲	صفحہ۷۵۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۹۱۶)	جلد۲	صفحہ۸۹۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۶۷)	جلد۳	صفحہ۱۳۴۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۰۳)	جلد۳	صفحہ۱۲۲۶

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۱۱۴)	جلد ۳	صفحہ ۶۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۱۱۵)	جلد ۳	صفحہ ۷۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۱۱٦)	جلد ۳	صفحہ ۷۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۱۱۷)	جلد ۳	صفحہ ۷۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (٦۱۵۸)	جلد ٦	صفحہ ۵۸
السنن الکبری	رقم الحدیث (٦۲۰۱)	جلد ٦	صفحہ ۷۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۸۱٦)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۳
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۸۲۱)	جلد ۴	صفحہ ۱۰۴
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۹۳٦)	جلد ۱۳	صفحہ ۲٦۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۹۳۸)	جلد ۱۳	صفحہ ۲٦۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۴۳٦)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۸۰۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۴
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۰۲۹)	جلد [illegible]	صفحہ [illegible]
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۱۵۰)	جلد ۱۷	صفحہ ۵۵۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۸۱۰)	جلد ۱۸	صفحہ ۹۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۹۰٦)	جلد ۱۸	صفحہ ۱۰۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

حضرت عمر-رضی اللہ عنہ- کے کرتے میں دونوں کندھوں کے درمیان تین پیوند تھے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

رَاَیْتُ عُمَرَ وَھُوَ یَوْمَئِذٍ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَدْ رَقَّعَ بَیْنَ کَتِفَیْہِ بِرِقَاعٍ ثَلَاثٍ لَبَّدَ بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے جبکہ آپ امیر المؤمنین تھے۔اور آپ کی حالت یہ تھی آپ نے اپنے کرتے پر کندھوں کے درمیان تین پیوند لگاتے تھے اور یہ پیوند ایک دوسرے کے اوپر لگاتے تھے۔

-☆-

خلیفہ راشد امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق-رضی اللہ عنہ- کے پاس دنیا اپنے پورے لوازمات کے ساتھ آتی ہے لیکن یہ مردِ حق آ گاہ اس دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا۔سادہ، بالکل سادہ زندگی

گزار دی اور اتنی سادہ زندگی گزار دی کہ جب بھی آپ کا نام آتا ہے تو حکمرانوں، تخت شاہی پہ متمکن افراد کی گردنیں شرمندگی سے خم ہو جاتی ہیں۔ یہ حضرت عمر۔رضی اللہ عنہ۔ پر محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم تھا اور اس کے پیارے نبی۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی نظر عنایت اور نظر شفقت تھی جس کے سبب دنیا کی حقیقت ان کے سامنے عیاں تھی جس کے سبب آپ کا دنیا کے دام میں پھنسنا تو درکنار بلکہ دنیا آپ کو فریب دینے کا سوچ بھی نہ سکی۔ پھر یہی پیوند زدہ کپڑے پہننے والا، اللہ تعالیٰ کے دین دینِ اسلام کا گرویدہ۔ حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے امتیوں کا خیر خواہ ایسے ان انعامات واکرامات کو اپنے دامن میں سمیٹ گیا جنکو بجز حضرت سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔ کے اور کوئی نہ سمیٹ سکا، وہ انعام یہ ہے کہ آپ قیامت تک حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے پہلو میں روضۂ اقدس میں چین کی نیند سو گئے۔ **فللہ الحمد علی ونک حمدا کثیرا.**

-☆-

حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا جہیز
ایک حاشیہ دار چادر اور ایک کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تکیہ تھا

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰه عَنْه قَالَ:

جَهَزَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَمِيْلَةٍ وَوِسَادَةِ أُدُمٍ حَشْوُهَالِيْفٌ.

ترجمه الحديث:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ الزہراہ۔رضی اللہ عنہ۔ کو جہیز میں ایک خُمیلہ
-حاشیہ دار چادر-ایک چمڑے کا تکیہ دیا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

-☆-

حضرت اسماء بنت ابی بکر
ذَاتُ النِّطَاقَیْنِ -رضی اللہ عنہا-

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَاقَالَتْ: صَنَعْتُ سُفْرَۃً لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی بَیْتِ اَبِی بَکْرٍ حِیْنَ اَرَادَ اَنْ یُھَاجِرَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَلَمْ یَجِدْ لِسُفْرَتِہٖ وَلَا لِسَقَائِہٖ مَا یَرْبُطُھُمَا بِہٖ فَقُلْتُ لِاَبِی بَکْرٍ: وَاللّٰہِ مَا اَجِدُ شَیْئًا اَرْبُطُ بِہٖ اِلَّا نِطَاقِی؟ قَالَ: فَشُقِّیْہِ بِاثْنَیْنِ وَارْبُطِی بِوَاحِدِ السِّقَاءِ وَبِوَاحِدِ السُّفْرَۃِ فَفَعَلْتُ فَلِذٰلِکَ سُمِّیَتْ ذَاتَ النِّطَاقَیْنِ۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت اسماء بنت ابی بکر -رضی اللہ عنہما- نے فرمایا:

میں نے حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے لئے ایک سفرہ -توشہ دان- تیار کیا حضرت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کے گھر میں جب حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا ارادہ فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- نے کوئی ایسی چیز نہ پائی جس سے

آپ کا سفرہ -توشہ دان- اور آپ کا مشکیزہ باندھا جا سکے۔ تو میں -حضرت اسماء بن ابی بکر- رضی اللہ عنہا- نے حضرت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- سے عرض کی۔ انہیں باندھنے کے لئے سوائے اپنے نطاق- پٹکے- کے اور کوئی چیز نہیں پا رہی جس سے میں اسے باندھوں۔ تو حضرت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

اس- پٹکے- کو دو حصوں میں پھاڑ دے ایک کے ساتھ مشکیزہ اور ایک کے ساتھ سفرہ -توشہ دان- باندھ لے تو میں نے ایسا ہی کیا سو اس وجہ سے آپ -حضرت اسماء بن ابی بکر- رضی اللہ عنہ- کا نام ذات النطاقین -دو پٹکوں والی- پڑ گیا۔

-☆-

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- کی شدتِ بھوک سے کیفیت اور اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کیلئے دودھ کا ایک پیالہ جو انہیں کفائت کر گیا۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِیْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ، وَاِنْ كُنْتُ لَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِیْ مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ یَوْمًا عَلٰى طَرِیْقِهِمُ الَّذِیْ یَخْرُجُوْنَ مِنْهُ فَمَرَّ بِیْ اَبُوْ بَكْرٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ آیَةٍ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاسَاَلْتُهُ اِلَّالِیَسْتَتْبِعَنِیْ، فَمَرَّ فَلَمْ یَفْعَلْ. ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَاَلْتُهُ عَنْ آیَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ ماسالتُه اِلَّالِیَسْتَتْبِعَنِیْ ثُمَّ مَرَّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِیْنَ رَآنی وعرف ما فی وَجْهِی وَمَا فِی نَفْسِی ثُمَّ قَالَ:

یَا اَبَا هُرَیْرَةَ! قُلْتُ: لَبَّیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: اِلْحَقْ. وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهُ فَاسْتَاْذَن فاذن له فدخل فوجد لبنا فی قدح فقال مِنْ اَیْنَ هٰذَا اللَّبَنُ؟ قالوا: اهداه لک فلانٌ اوفلانةٌ. قال:

يَااَبَا هِرٍّ اِقُلْتُ: لَبَّيْکَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ:

اِلْحَقْ اِلَى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِی. قَالَ:

وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافُ الْاِسْلَامِ لَايَأْوُوْنَ عَلَى اَهْلٍ وَلَامَالٍ وَلَا عَلَى اَحَدٍ. اِذَااَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَاشَيْئًا، وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ وَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِيْهَا.

فَسَاءَ نِی ذٰلِکَ فَقُلْتُ: وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِی اَهْلِ الصُّفَّةِ ؟كُنْتُ اَحَقَّ اَنْ اُصِيْبَ مِنْ هٰذَااللَّبَنِ شَرْبَةً اَتَقَوّٰى بِهَا فَاِذَاجَاؤُواَمَرَنِی فَكُنْتُ اَنَااُعْطِيْهِمْ وَمَا عَسٰى اَنْ يَبْلُغَنِی مِنْ هٰذَااللَّبَنِ. وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ.

فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوا وَاسْتَاْذَنُوْا فَاُذِنَ لَهُمْ وَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ. قَالَ:

يَااَبَا هِرٍّ! قُلْتُ: لَبَّيْکَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ:

خُذْ فَاَعْطِهِمْ. فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوِیَ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَیَّ الْقَدَحَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِیَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ. فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدِهٖ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ:

يَااَبَاهُرَيْرَةَ!فَقُلْتُ: لَبَّيْکَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ:

بَقِيْتُ اَنَاوَاَنْتَ؟قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ:

اُقْعُدْ فَاشْرَبْ. فَشَرِبْتُ فَقَالَ:

اِشْرَبْ. فَشَرِبْتُ، فَمَازَالَ يَقُوْلُ: اِشْرَبْ. حَتّٰى قُلْتُ: لَاوَالَّذِی بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَااَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًاقَالَ:

فَاَرِنِی. فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قسم اس ذات کی! جس کے سوا کوئی اِلہ-لائق بندگی- نہیں- میں زمین پر اپنا پیٹ لگا لیتا ہے بھوک کی وجہ سے۔اور میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا بھوک کی وجہ سے۔

ایک دن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گزرگاہ پر بیٹھ گیا جس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نکلا کرتے تھے۔تو میرے پاس سے حضرت ابوبکر-رضی اللہ عنہ- گزرے تو میں نے ان سے کتاب اللہ- قرآن کریم- کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا۔میرے نے ان سے صرف اس لیے پوچھا تا کہ وہ مجھے اپنے پیچھے چلنے کا کہیں (اور کچھ کھلا دیں) پس آپ میرے پاس سے گزر گئے لیکن ایسا نہ کیا (جیسے میری خواہش تھی) پھر حضرت عمر-رضي اللہ عنہ- گزرے میں نے ان سے بھی کتاب اللہ- قرآن کریم کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا میں نے ان سے صرف اس لیے پوچھا تا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ چلنے کا کہیں (لیکن ایسا نہ ہوا)

پھر حضور ابوالقاسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے آپ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرا دیے اور جو کچھ میرے چہرے میں تھا اور جو میرے دل میں تھا سب کچھ پہچان لیا۔پھر آپ نے فرمایا۔اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا

میرے ساتھ آ جاؤ اور آپ چل دیے تو میں آپ کے پیچھے پیچھے چلا پس آپ نے اذن طلب فرمایا۔آپ کو اذن دیا گیا پھر آپ اندر داخل ہوئے تو دودھ ایک پیالہ میں پایا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۴۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۶۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۵۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۲۶
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۹۶
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۱۸۰۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۹۰
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۹۳۴)	جلد ۵	صفحہ ۱۱۱

آپ نے پوچھا۔ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے۔ انہوں نے عرض کی فلاں مرد یا فلاں عورت نے آپ کیلئے بطور ہدیہ بھیجا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ! یارسول اللہ میں حاضر ہوں

آپ نے فرمایا:

اصحاب صفحہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا کر لے آؤ۔ آپ (بو ہریرہ) نے فرمایا اصحاب صفہ، اسلام کی پہنچان ہیں۔ وہ پناہ نہیں ڈھونڈ تے نہ کسی کے اہل وعیال میں اور نہ کسی کے مال ودولت میں اور کسی کے ہاں بھی پناہ نہیں ڈھونڈ تے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی صدقہ آجاتا تو وہ صدقہ انہیں بھیج دیتے اور اس صدقہ سے خود کچھ بھی نہ کھاتے۔ اور جب آپ کے پاس کوئی ھدیہ آجاتا تو انہیں اپنے پاس بلا لیتے خود بھی اس ھدیہ سے کھاتے اور انہیں بھی کھلاتے۔ یہ بات (ان اصحاب صفہ کو بلا لانا) مجھے ناگوار گزری۔ یہ دودھ (مقدار میں تھوڑا ہے) اصحاب صفہ میں کہاں پورا آئے گا۔ میں زیادہ مقدار میں اس دودھ کو پی لوں کہ جس سے میرے اپنے بدن میں قوت حاصل کروں۔ پس جب وہ اصحاب صفہ آجائیں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے یہی حکم فرمائیں گے کہ میں انہیں پر دودھ پلاؤں اور نہیں کہ یہ دودھ (ان سے بچ کر) مجھ تک پہنچ پائے۔ لیکن اللہ تعالی کی اطاعت اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔ پس میں ان کے پاس آیا میں نے ان کو بلایا وہ آگئے اور انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی انہیں اجازت دے دی گئی تو وہ گھر میں (جہاں انہیں بیٹھنا تھا) اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ! آپ نے فرمایا:

جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۸۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۶۲۶
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۶۷۲)	جلد ۹	صفحہ ۵۳۶

اس دودھ کو پکڑ یئے اور انہیں (باری باری) دیجیے پس میں نے ایک آدمی کو دیتا وہ اس سے پیتا حتی کے وہ سیر ہو جاتا پھر وہ مجھے پیالہ دے دیتا (پھر دوسرے کو پلاتا حتی کہ سب نے پی لیا) حتی کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ گیا حتی کہ سب اصحاب صفہ سیر ہو چکے تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیالہ پکڑا پھر اپنے ہاتھ میں رکھا تبسم فرمایا پھر ارشاد فرمایا

اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا:

میں باقی رہ گیا ہوں اور تم باقی رہ گئے پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے درست فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

بیٹھ جاؤ پھر اسے پیو پس میں نے پیا پھر آپ نے فرمایا پیو میں نے پھر پیا آپ مجھے بار بار فرماتے رہے پیو حتی کہ میں نے عرض کی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبوث فرمایا اب پینے کی کوئی جگہ باقی نہیں رہی۔ آپ نے فرمایا:

پیالہ مجھے دیکھا تو میں نے پیالہ آپ کو پیش کر دیا آپ نے الحمد اللہ کیا۔ بسم اللہ شریف پڑھی اور باقی کا بچا ہوا دودھ نوش فرمایا۔

-☆-

قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۳۵)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۰۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا چھوڑا ہو
مالِ وراثت پندرہ درہم یا بیس سے کچھ زائد درہم تھے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اشْتَکٰی سَلْمَانُ ، فَعَادَہُ سَعْدٌ فَرَاٰہُ یَبْکِی فَقَالَ لَہُ سَعْدٌ: مَایُبْکِیْکَ یَااَخِی؟اَلَیْسَ قَدْاَصْبَحْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ،اَلَیْسَ،اَلَیْسَ؟قَالَ سَلْمَانُ:مَااَبْکِی وَاحِدَۃً مِنْ اِثْنَتَیْنِ مَااَبْکِی ضَنًّاعَلَی الدُّنْیَاوَلَا کَرَاھِیَۃَ الْاٰخِرَۃِ،وَلٰکِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَھِدَاِلَیْنَا عَھْدًامَا اَرَانِی اِلَّا قَدْ تَعَدَّیْتُ. قَالَ:

وَمَا عَھِدَ اِلَیْکَ؟ قَالَ: عَھِدَ اِلَیْنَااَنَّہُ یَکْفِی اَحَدَکُمْ مِثْلُ زَادِ الرَّاکِبِ. وَلَا اَرَانِی اِلَّا قَدْ تَعَدَّیْتُ. وَاَمَّا اَنْتَ یَا سَعْدُ، فَاتَّقِ اللّٰہَ عِنْدَ حُکْمِکَ اِذَا حَکَمْتَ، وَعِنْدَ قَسْمِکَ اِذَا قَسَمْتَ،و عِنْدَ ھَمِّکَ اِذَا ھَمَمْتَ.

قَالَ ثَابِتٌ:

فَبَلَغَنِی اَنَّہُ مَا تَرَکَ اِلَّا بِضْعَۃً وَّ عِشْرِیْنَ دِرْھَمًا مَعَ نُفَیْقَۃٍ کَانَتْ عِنْدَہُ.

وَقَدْ جَاءَ فِي صَحِيحِ ابْنِ حَبَّانَ:

اَنَّ مَالَ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جُمِعَ، فَبَلَغَ خَمْسَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا.

وَفِي الطَّبَرَانِي:

اَنَّ مَتَاعَ سَلْمَانَ بِيعَ فَبَلَغَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا،

ترجمة الحديث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا:

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو حضرت سعد- رضی اللہ عنہ- انکی تیمارداری کے لئے ان کے پاس پہنچے تو حضرت سعد نے دیکھا کہ آپ رو رہے ہیں۔ حضرت سعد نے ان سے فرمایا:

اے میرے بھائی! آپ کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی صحبت مبارکہ سے فیض یاب نہیں ہوئے؟ کیا آپ کو یہ سعادت نہیں ملی؟ یا آپ کے حصہ میں یہ خوش بختی نہیں آئی؟

حضرت سلمان الخیر- رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

میں دو باتوں میں سے کسی ایک پر بھی نہیں رو رہا اور نہ اس بات پر رو رہاں کہ مجھے دنیا چھوڑنے کا غم ہے اور نہ اس بات پر رو رہا ہوں کہ مجھے آخرت کی طرف جانے میں کراہت محسوس ہو رہی ہے لیکن (میرا رونا اس بات پر ہے کہ) حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہم سے ایک پختہ عہد لیا تھا میرے خیال میں میں نے آپ سے لئے گئے عہد سے تجاوز کر دیا ہے۔

حضرت سعد- رضی اللہ عنہ- نے پوچھا

حضور- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے آپ سے کیا عہد و پیمان لیا تھا؟ آپ نے جواب دیا حضور- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہم سے عہد لیا تھا تم میں سے ہر ایک کے لئے دنیا میں اتنا سامان کافی ہے جتنا ایک مسافر کا سامان ہوتا ہے میرے خیال میں میں نے اس سے تجاوز کر لیا ہے۔ بہر حال

اے سعد! جب تم کوئی فیصلہ کرنے لگو تو اپنے فیصلہ میں اللہ کے ڈرتے رضا اور اس طرح اپنی تقسیم میں جب تم مال تقسیم کرنے لگو اور اپنے ارادہ میں جب تم کسی کام کا ارادہ کرنے لگو۔

حضرت ثابت -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

مجھے یہ بات پہنچی کہ حضرت سلمان فارسی -رضی اللہ عنہ- نے بیس سے کچھ اوپر درہم معمولی خرچہ کے جوان کے پاس تھا مال وراثت چھوڑا۔

اور صحیح ابن حبان میں ہے۔

حضرت سلمان فارسی -رضی اللہ عنہ- کا مال وراثت جمع کیا گیا تو پندرہ درہم تک پہنچا۔

اور امام طبرانی کی روایت ہے:

حضرت سلمان فارسی -رضی اللہ عنہ- کا سامان فروخت کیا گیا تو چودہ درہم تک پہنچا۔

-☆-

حضرت عمرو بن عتبہ کا
زہد- دنیا سے بے رغبتی،
نماز پر استقامت اور
شوقِ شہادت

قَالَ عَمْرُو بْنُ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقد:

سَأَلْتُ اللّٰهَ ثَلَاثًا،فَاَعْطَانِیْ ثِنْتَیْنِ وَاَنَااَنْتَظِرُ الثَّالِثَة،

سَاَلْتُهُ اَنْ یُزَهِّدَنِیْ فِی الدُّنْیَا،فَمَااُبَالِیْ مَااَقْبَلَ مِنْهَاوَمَااَدْبَر،

وَسَاَلْتُهُ اَنْ یُقَوِّیَنِیْ عَلَی الصَّلَاةِ،فَرَزَقَنِیْ مِنْهَا،

وَسَاَلْتُهُ الشَّهَادَةَ فَاَنَااَرْجُوْهَا.

ہکذا علم الربانیون		صفحہ ۱۰۰
حلیۃ الاولیاء	جلد ۴	صفحہ ۱۵۵
صفۃ الصفوۃ	جلد ۳	صفحہ ۳۶
تہذیب الکمال:	جلد ۲۲	صفحہ ۱۳۱
تہذیب التہذیب:	جلد ۸	صفحہ ۵۰

حضرت صفوان سلیم کا سردیوں کا
کسی کو اپنی قمیص اتار کر پہنانے کی وجہ سے
جنت میں داخلہ

جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَقَالَ: دُلُّوْنِیْ عَلٰی صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ فَاِنِّیْ رَأَیْتُهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقِیْلَ لَهٗ: بِأَیِّ شَیْیءٍ؟ قَالَ:

بِقَمِیْصٍ کَسَاهُ اِنْسَانًا، فَسَئَلَ بَعْضُ اِخْوَانِ صَفْوَانَ عَنْ قِصَّةِ الْقَمِیْصِ فَقَالَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فِیْ لَیْلَةٍ بَارِدَةٍ، فَوَجَدَ رَجُلاً عَارِیاً، فَنَزَعَ قَمِیْصَهٗ فَاَلْبَسَهٗ اِیَّاهُ.

مجمع الاحباب ۲: ۳۱۰

ترجمہ:

اہلِ شام میں سے ایک آدمی آیا اس نے کہا مجھے حضرت صفوان بن سلیم کا پتہ بتایئے میں نے انہیں (خواب میں) جنت جاتے دیکھا ہے ان سے پوچھا گیا کس وجہ سے جنت جا رہے ہیں تو انہوں نے جواب دیا قمیص کی وجہ سے جو ایک آدمی کو پہنائی تھی۔

ترجمہ:

حضرت عمرو بن عتبہ بن فرقد نے ارشاد فرمایا:

میں نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگیں۔ اللہ نے مجھے دو عطا فرمادی ہیں اور تیسری کا مجھے انتظار ہے۔ میں نے اس سے دعا مانگی کہ مجھے دنیا میں زاہد بنا دے اب مجھے کوئی پرواہ نہیں کتنی دنیا میرے پاس آتی ہے اور کتنی چلی جاتی ہے۔

میں نے اس سے دعا مانگی کہ نماز پڑھنے کی مجھے قوت دے دے اس نے مجھے یہ (نماز کی قوت) بھی عطا فرمادی۔ اور میں نے اس سے شہادت کی دعا مانگی ہے اور امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے یہ بھی عطا فرمادے گا۔

-☆-

حضرت صفوان سلیم کا سردیوں کا
کس کو اپنی قمیص اتار کر پہنانے کی وجہ سے
جنت میں داخلہ

جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَقَالَ: دُلُّوْنِیْ عَلٰی صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ فَاِنِّیْ رَأَیْتُهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقِیْلَ لَهٗ: بِأَیِّ شَیْیءٍ؟ قَالَ:

بِقَمِیْصٍ كَسَاهُ اِنْسَاناً، فَسَئَلَ بَعْضَ اِخْوَانِ صَفْوَانَ عَنْ قِصَّةِ الْقَمِیْصِ فَقَالَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فِیْ لَیْلَةٍ بَارِدَةٍ، فَوَجَدَ رَجُلاً عَارِیاً، فَنَزَعَ قَمِیْصَهٗ فَاَلْبَسَهٗ اِیَّاهُ.

مجمع الاحباب ۲: ۳۱۰

ترجمہ:

اہلِ شام میں سے ایک آدمی آیا اس نے کہا مجھے حضرت صفوان بن سلیم کا پتہ بتایئے میں نے انہیں (خواب میں) جنت جاتے دیکھا ہے ان سے پوچھا گیا کس وجہ سے جنت جا رہے ہیں تو انہوں نے جواب دیا قمیص کی وجہ سے جو ایک آدمی کو پہنائی تھی۔

حضرت صفوان کے بعض بھائیوں نے قمیص کے قصہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:
وہ مسجد سے ٹھنڈی یخ رات بستہ رات کو نکلے تو انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے جسم پر کوئی قمیص وغیرہ نہ تھی تو انہوں نے اپنی قمیص اتار دی اور اسے پہنا دی۔

-☆-

حضرت مصعب بن عُمیر -رضی اللہ عنہ- کو ایک چادر میں کفن دیا گیا وہ بھی پوری نہ تھی

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وجه الله فوقع اجرنا عَلَی اللّٰہِ. فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ یَاْکُلْ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئًا مِنْھُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ قُتِلَ یوم اُحُدٍ، فَلَمْ نَجِدْ مَا نُکَفِّنُہٗ بِہٖ اِلَّا بُرْدَۃً اِذَا غَطَّیْنَا بِھَا رَاْسَہٗ خَرَجَتْ رِجْلَاہُ وَاِذَا غَطَّیْنَا رِجْلَیْہِ خَرَجَ رَاْسُہٗ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّیَ رَاْسَہٗ وَاَنْ نجعل علی رِجْلَیْہِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَہٗ ثَمَرَتُہٗ فَھُوَ یَھْدِبُھَا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۸۹۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۹۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۹۱۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۹۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۹۱۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۹۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۰۴۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۳۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۰۸۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۴۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۳۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۲۰

ترجمة الحديث:

حضرت خباب بن ارت -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

ہم نے حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- کے ساتھ ہجرت کی جس کے ذریعے ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے طلبگار تھے پس ہمارا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر رہا۔

پس ہم میں سے کچھ احباب کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے (اس دنیا میں) اپنے اجر وثواب سے کچھ بھی نہ کھایا انہیں خوش قسمت احباب میں سے حضرت مصعب بن عمیر -رضی اللہ عنہ- تھے جو اُحُد کے دِن شہید ہو گئے ہم نے اتنا کپڑا نہ پایا جس سے انہیں کفن دے سکیں سوائے ایک چادر کے

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۴۸)	جلد۴	صفحہ۲۰۲۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۴۰)	جلد۲	صفحہ۶۴۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۷۷)	جلد۲	صفحہ۵۷
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۰۴۱)	جلد۲	صفحہ۴۱۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۹۵۷)	جلد۱۵	صفحہ۳۹۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۹۷۰)	جلد۱۵	صفحہ۳۹۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۹۷۵)	جلد۱۵	صفحہ۳۹۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۰۹۱)	جلد۱۸	صفحہ۴۷۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۸۷۶)	جلد۲	صفحہ۲۰۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۳۱۵۵)	جلد۲	صفحہ۲۸۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۸۵۳)	جلد۳	صفحہ۵۶۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۹۰۲)	جلد۲	صفحہ۲۹
قال الالبانی	صحیح		

(وہ چادر اتنی چھوٹی تھی) جب ہم اس چادر کے ذریعے ان کا چہرہ ڈھانپتے تو ان کے بازو ننگے ہو جاتے اور جب ہم ان کے بازوں ڈھانپتے تو ان کا چہرہ کھل جاتا۔ پس حضور رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم (اس چادر سے) ان کے سر کو ڈھانپ دیں اور ان کے قدموں پر اذخر۔ گھاس۔ ڈال دیں اور ہم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں کہ ان کیلئے (اس دنیا میں بھی) پھل پک چکا ہے اور وہ اس پھل سے شادکام ہو رہے ہیں۔

-☆-

جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۸۱۲)	جلد ۴	صفحہ ۶۲۹
قال المحقق	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۱۵۷)	جلد د	صفحہ ۷۰۲
قال الالبانی	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۹۶۹)	جلد ۴	صفحہ ۷۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۰۱۹)	جلد ۱۵	صفحہ ۴۹۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		

حضرت ابوزرغفاری-رضی اللہ عنہ- کا وصال مقام ربذہ میں ہوا جہاں آپ کے پاس کفن کیلئے کپڑا تک نہ تھا۔

وَعَنْ اِبْرَاھِیْم ،یَعْنِی ابْنَ الْاَشْتَرِ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ حَضَرَہُ الْمَوْتُ وَھُوَ بِالرَّبَذَۃِ فَبَکَتِ امْرَاَتُہُ فَقَالَ:مَایُبْکِیْکِ ؟فَقَالَتْ:اَبْکِی فَاِنَّہُ لَایَدَ لِی بِنَفْسِکَ،وَلَیْسَ عِنْدِی ثَوْبٌ یَسَعُ لَکَ کَفَنًا.قَالَ:لَاتَبْکِی،فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

لَیَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْکُمْ بِفَلَاۃٍ مِنَ الْاَرْضِ یَشْھَدُہُ عِصَابَۃٌ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ.

قَالَ:فَکُلُّ مَنْ کَانَ مَعِی فِی ذٰلِکَ الْمَجْلِسِ مَاتَ فِی جَمَاعَۃٍ وَقَرْیَۃٍ،فَلَمْ یَبْقَ مِنْھُمْ غَیْرِیْ،وَقَدْاَصْبَحْتُ بِالْفَلَاۃِ اَمُوْتُ، فَرَاقِبِی الطَّرِیْقَ،فَاِنَّکَ سَوْفَ تَرَیْنَ مَااَقُوْلُ،فَاِنِّی وَاللّٰہِ مَاکَذَبْتُ وَلَا کُذِبْتُ.قَالَتْ:وَاَنّٰی ذٰلِکَ،وَقَدِانْقَطَعَ الْحَاجُّ؟ قَالَ:رَاقِبِی الطَّرِیْقَ. قَالَ:

فَبَیْنَا ھِیَ کَذٰلِکَ اِذَا ھِیَ بِالْقَوْمِ تَخُبُّ بِھِمْ رَوَاحِلُھُمْ کَاَنَّھُمُ الرَّخَمُ . فَاَقْبَلَ

الْقَوْمُ حَتّٰی وَقَفُوْا عَلَيْهَا فَقَالُوا: مَالَكِ؟ فَقَالَتْ: اَمْرُؤٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ تُكَفِّنُوْهُ وَتُؤْجَرُوْا فِيْهِ. قَالُوْا: وَمَنْ هُوَ؟ قَالَتْ: اَبُو ذَرٍّ. فَفَدَوْهُ بِآبَائِهِمْ وَاُمَّهَاتِهِمْ، وَوَضَعُوْا سِيَاطَهُمْ فِي نُحُوْرِهَا يَبْتَدِرُوْنَهُ فَقَالَ:

اَبْشِرُوْا، فَاِنَّكُمُ النَّفَرُ الَّذِيْنَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْكُمْ مَا قَالَ، ثُمَّ اَصْبَحْتُ الْيَوْمَ حَيْثُ تَرَوْنَ، وَلَوْ اَنَّ لِي ثَوْبًا مِنْ ثِيَابِيْ يَسَعُ كَفَنِي لَمْ اُكَفَّنْ اِلَّا فِيْهِ، فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ لَا يُكَفِّنِيَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ عَرِيْفًا اَوْ اَمِيْرًا اَوْ بَرِيْدًا، فَكُلُّ الْقَوْمِ قَدْنَالَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا اِلَّا فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ، وَكَانَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ:

اَنَا صَاحِبُكَ، ثَوْبَانِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ اُمِّي وَاَحَدُ ثَوْبَيَّ هٰذَيْنِ اللَّذَيْنِ عَلَيَّ.

قَالَ: اَنْتَ صَاحِبِي.

ترجمة الحديث:

حضرت ابراہیم بن اشتر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ربذہ میں تھے کہ آپ کی وفات کا وقت آ گیا۔ تو آپ کی زوجہ محترمہ رونے لگیں۔ آپ نے فرمایا:

کیوں روتی ہو؟ وہ بولیں کہ میں آپ کو بچا نہیں سکتی اور میرے پاس کوئی کپڑا بھی نہیں ہے جو آپ کی کفن کیلئے کافی ہو۔ آپ نے فرمایا: رونا بند کردو کیونکہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

کہ تم میں سے ایک آدمی کی وفات جنگل بیابان میں ہوگی۔ اس کیلئے اہل ایمان کی ایک جماعت حاضر ہوگی۔ فرمایا:

اس مجلس میں میرے ساتھ جتنے لوگ موجود تھے وہ لوگوں کے درمیان اور بستیوں میں فوت ہو گئے۔ اب ان میں سے میرے علاوہ کوئی بھی زندہ موجود نہیں ہے۔ اور آج میں اس بیابان میں قریب المرگ ہوں۔

لہٰذا تم اس رستے پر انتظار کرو۔ جو کچھ میں نے کہا ہے عنقریب تم دیکھو گی، کیونکہ اللہ کی قسم! میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ میری کسی نے کبھی تکذیب کی ہے۔ زوجہ محترمہ نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ حاجی جا چکے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم انتظار کرو۔

راوی کہتے ہیں: وہ انتظار میں تھیں کہ کیا دیکھتی ہیں کہ یکا یک کچھ لوگ اپنی سواریوں کو یوں بھگاتے چلے آرہے ہیں جیسے پرندوں کی ڈار ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ لوگ پہنچ گئے حتیٰ کہ ان کے سامنے آن کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: کیا بات ہے؟

انہوں نے بتایا کہ مسلمانوں میں سے ایک صاحب ہیں (جو آخری سانسیں لے رہے ہیں) تم لوگ ان کا کفن دفن کردو تمہیں اجر وثواب ملے گا۔ ان لوگوں نے پوچھا وہ کون ہیں؟

یہ بولیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں۔ وہ بولے ہمارے ماں باپ ان پر قربان ہوں۔ اور اپنے کوڑے سواریوں کے سامنے ڈال کر جلدی سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا:

بشارت ہو تم ہی وہ لوگ ہو جن کے بارے میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کچھ بیان فرمایا تھا۔ آج میں اس حالت میں ہوں جسے تم دیکھ رہے ہو۔ اگر میرے کپڑوں میں تم کوئی ایسا کپڑا پاؤ جو میرا کفن بن سکتا ہو تو اسی میں کفنانا۔ تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم میں سے مجھے کوئی ایسا آدمی کفن نہ پہنائے جو چوہدری یا حکمران یا حکمرانوں کا مخبر رہا ہو۔ اب جو دیکھا تو سوائے ایک انصاری نوجوان کے سبھی لوگ کبھی نہ کبھی ایسے ہی رہے تھے۔ یہ انصاری نوجوان جو ان لوگوں کے ساتھ تھا کہنے لگا: میں آپ کا ساتھی ہوں۔ میرے تھیلے میں دو کپڑے ہیں جو میری ماں نے سوت کات کر بنائے ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے جو میں اس وقت پہنے ہوئے ہوں۔ (اور ایک آپ کے کفن میں دوں گا)۔ یہ سن کر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واقعی تو ہی میرا ساتھی ہے۔

-☆-

اصحاب صفہ -رضی اللہ عنہم- کے پاس پہننے کیلئے پورا لباس تک نہ ہوتا۔

عَنْ ابی هُرَيْرة رضِی اللّٰہ عنہ قال:

لَقَدْ رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الصُّفَةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عليه رِداءٌ اِمَّا ازارٌ اوامَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِى اَعْنَاقِهِمْ ،مِنْهَامَايَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَامَايَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ اَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۲)	جلد ۱	صفحہ [illegible]
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۰۹۱)	جلد ۳	صفحہ [illegible]
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۸۵۰)	جلد [illegible]	صفحہ ۱۱۹
قال المحقق	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۶۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث ([illegible])	جلد ۲	صفحہ [illegible]
قال شعیب الارنؤوط	[illegible]		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۶۱۳)	جلد [illegible]	صفحہ ۱۳۰

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں نے صفہ والے ستر حضرات کو دیکھا ہے ان میں سے کسی صاحب کے پاس چادر نہ ہوتی تھی۔ یا تہبند ہوتا یا صرف کمبل۔ جوانہوں نے اپنی گردنوں کے ساتھ باندھ رکھا ہوتا۔

وہ تہبند یا کمبل کر کے نصف ساق تک ہوتا اور کسی کے ٹخنوں تک اور وہ اسے ہاتھوں سے پکڑ کر اکٹھا کیے رہتے اس خوف سے کہ کہیں ان کا ستر نہ کھل جائے۔

-☆-

حضرت عتبہ بن سلمٰی -رضی اللہ عنہ- نے

پہننے کیلئے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لباس کا سوال کیا۔

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِالسُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اِسْتَكْسَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَانِي خَيْشَتَيْنِ ، فَلَقَدْ رَاَيْتُنِي وَ اَنَا اَكْسَى اَصْحَابِي.

ترجمة الحديث:

حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(میرے پاس لباس نہ تھا) تو میں نے حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے لباس کی درخواست کی تو آپ نے مجھے دو موٹی کھردری چادریں عطا فرمائیں۔

پس میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں (کہ اللہ تعالی کا اتنا فضل وکرم) کہ میں اپنے ساتھیوں کو لباس پہناتا ہوں۔

-☆-

یمن کی عبادت گزار
عورت کا ہر رات و دن
اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی میں گزرتا

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ:

كَانَتْ اِمْرَأَةٌ مُتَعَبِّدَةٌ بِالْيَمَنِ، وَكَانَتْ اِذَا اَمْسَتْ قَالَتْ:

يَانَفْسُ! اَللَّيْلُ لَيْلَتُكِ، لَا لَيْلَةٌ لَكِ غَيْرُهَا، فَاجْتَهَدَتْ، وَاِذَا اَصْبَحَتْ، قَالَتْ:

يَانَفْسُ! اَلْيَوْمَ يَوْمُكِ لَا يَوْمٌ لَكَ غَيْرُهُ فَاجْتَهَدَتْ.

ترجمة الحديث:

بکر بن عبداللہ المزنی فرماتے ہیں:

سرزمین یمن میں عبادت گزار عورت رہتی تھی، جب بھی شام ہوتی تو کہتی اے نفس! صرف تیرے لیے آج کی رات ہے اس کے علاوہ اور کوئی رات نہیں پھر وہ اللہ کی بندگی و عبادت میں کوشش

کتاب الزھد للامام وکیع جلد۱ صفحہ۲۲۶

کرتی اور جب بھی صبح ہوتی تو کہتی:

اے میرے نفس صرف آج کا دن ہی تیرا دن ہے اس کے علاوہ تیرے پاس اور کوئی دن نہیں پھر وہ دن بھر اللہ کی بندگی میں کوشش کرتی۔

-☆-

حضرت خواجہ محمد بن راسع -رحمتہ اللہ- کی
ایک قمیص تھی اس لئے جنت میں پہلے داخل ہوئے

قَالَ الْقُشَيْرِيُّ -رَحِمَهُ اللّٰهُ-

قَالَ بَعْضُ الْعَارِفِيْنَ: رَأَيْتُ كَأَنَّ الْقِيَامَةَ قَدْ قَامَتْ فَقِيْلَ: اُدْخِلُوْا مَالِكَ بْنَ دِيْنَارٍ وَمُحَمَّدَ بْنَ وَاسِعِ الْجَنَّةَ، فَنَظَرْتُ اَيُّهُمَا يَتَقَدَّمُ، فَتَقَدَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ، فَسَأَلْتُ عَنْ سَبَبِ ذَالِكَ فَقِيْلَ: إِنَّهُ كَانَ لَهُ قَمِصٌ وَاحِدٌ وَلِمَالِكٍ قَمِيْصَانِ.

مجمع الاحباب، ۲/۳۴۶

ترجمہ:

حضرت امام قشیری -رحمتہ اللہ علیہ-

بعض عارفین نے کہا:

میں نے دیکھا گویا کہ قیامت قائم ہے اور حکم دیا گیا کہ:

مالک بن دینار اور محمد بن واسع کو جنت میں داخل کرو پس میں دیکھنے لگا کہ ان میں سے جنت

میں پہلے کون جاتا ہے تو میں نے دیکھا کہ حضرت محمد بن واسع جنت میں پہلے داخل ہوتے ہیں میں نے اس کا سبب پوچھا تو، مجھے کہا گیا ان (محمد بن واسع) کی ایک قمیص تھی اور مالک بن دینار کی دو قمیصیں تھیں۔

-☆-

جو مال ومتاع انسان کے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔

مَاعِنْدَ کُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ.

ترجمہ:

اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔

-☆-

یہ دنیا، یہ ساز وسامانِ دنیا ختم ہونے والا ہے اسے دوام نہیں یہ حدوت کے داغ سے داغدار ہے اللہ تعالیٰ کی ذات باقی ہے-جل جلالہ- اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ باقی ہے۔ اب اہلِ ایمان کو چاہیے کہ فانی پر فریفتہ نہ ہوں دنیا اور اعراض دنیا کے گرویدہ نہ بنیں بلکہ باقی کے شیدا و طلبگار بنیں۔ اللہ تعالیٰ سے لو لگائیں اور اسکے انعامات ابدیہ کے حصول میں کوشاں رہیں۔

-☆-

(النحل:۱۶/۹۶)

دنیاوی زندگی دھوکا کا سامانا ہے۔

اِعْلَمُوْا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِيْنَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ.

ترجمہ:

جان لیجیے۔دنیاوی زندگی کھیل،تماشا اور سامان زیبائش اور آپس میں (حسب و نصب پر) اترانا۔غرور کرنا ہے۔اور ایک دوسرے سے زیادہ مال اور اولاد کا حاصل کرنا ہے اس کی مثال بادل کی طرح ہے کہ خوش کر دے انسانوں کو اسکا سبزہ وکھیتی پھر وہ سوکھنے لگے تو اسے دیکھے گا کہ اس کا رنگ زرد ہو گیا ہے پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے اور (دنیا کے پرستار کیلئے) آخرت میں عذاب شدید ہے اور (خدا مقبول بندوں کیلئے) اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضا ہے اور نہیں ہے دنیاوی زندگی مگر دھوکہ کا سامان۔

-☆-

(الحدید۔۲۰)

دنیا کا سازوسامان قلیل ہے
آخرت متقیوں کیلئے سراپا خیر ہے۔

قُلْ مَتَاعُ الدُّنَیا قلیلٌ والآخرةُ خیرٌ لمن اتَّقٰی....

ترجمہ:

اے حبیب! فرما دیجیے دنیا کا مال ومتاع قلیل ہے اور آخرت بہتر اس کیلئے جس نے تقویٰ اختیار کیا۔

-☆-

عمومی طور پر انسان صبح سے لیکر شام تک حصول دنیا کیلئے تگ ودو کرتا ہے اسکی زندگی کی جملہ بہاریں حصول زر کیلئے صرف ہو جاتی ہیں۔ کچھ انسان اپنی تگ ودو میں کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔ وہ سونا، چاندی کے ڈھیر اکٹھے کر لیتے ہیں انکے پاس ہیرے وجواہرات کا قابل ذکر ذخیرہ ہوتا ہے وہ کئی کئی فیکٹریوں کے مالک بن جاتے ہیں ہزاروں ایکڑ اراضی ان کے قبضے میں آجاتی ہے بعض تو اپنی تگ ودو میں یوں کامیاب دکھائی دیتے ہیں کہ زمانہ اقتدار ان کے ہاتھ میں آجاتی ہے پھر وہ سیاہ وسفید کے مالک

نظر آتے ہیں۔ان سای کامیابیوں اور کامرانیوں کے باوجود وہ کل متاع دنیا حاصل نہ کر سکے اور

(النساء:۴)

جتنی وہ حاصل کر سکے وہ بھی صرف چند سالوں پر محیط ہے پھر موت کا فرشتہ انہیں بھی دبوچ لیتا ہے۔
بغرض محال اگر کسی کے پاس کل دنیا آجائے وہ سب خزانوں کا مالک بھی بن جائے تو دنیا پیدا فرمانے
والا خالق و مالک فرماتا ہے یہ تمام دنیا قلیل ہے۔تھوڑی ہے بہت تھوڑی ہے۔

آخرت، جنت اور اسکی نعمتیں بہتر بہت بہتر ہیں۔ جنت کے انعامات قلیل کے داغ سے
داغدار نہیں۔انعامات البتہ جو جنت میں ملیں گے انہیں فنا نہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے تو عقل مند و دانا
وہ ہے جو اپنی جملہ توانائیاں فانی کیلئے صرف نہ کرے بلکہ باقی کے حصول کیلئے تگ و دو کرے۔اگر باقی
کے حصول میں لگ گیا تو خود بخود زہد کا تاج اس کے سر کی زینت بنے گا۔

اور وہ اس فانی دنیا میں اس امتحان گاہ میں فائز المرام ہو گا۔اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف و کرم
سے ہر اہلِ ایمان کو فانی نہیں باقی پر فریفتہ ہونے کی سعادت ارزانی فرمائے۔

-☆-

آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

بَلْ تُؤْثِرُونَ الحیاۃَ الدُّنیا والآخرۃُ خیرٌ وأبْقَی.

ترجمہ:

بلکہ تم ترجیح دیتے ہو دنیاوی زندگی کو حالانکہ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

-☆-

(الاعلیٰ:۱۷)

رب تعالیٰ کی عطا
بہت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ.

ترجمہ:

اور آپ مشتاق نگاہوں سے نہ دیکھئے ان چیزوں کی طرف جن سے ہم نے لطف اندوز کیا ہے کافروں کے چند گروہوں کو یہ محض زیب وزینت ہیں دنیوی زندگی کی تاکہ ہم آزمائیں انہیں ان سے اور آپ کے رب کی عطا بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

-☆-

(طٰہٰ:۲۰/۱۳۱)

نعمت اسلام کے بعد جسے
بقدرِ ضرورت روزی ملے اور اس پر قناعت کرے
اس کیلئے مبارک ہے اس کیلئے جنت ہے۔

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ لِلْإِسْلَامِ، وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا، وَقَنَعَ بِهِ.

ترجمہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مبارک ہو، جنت ہے اس کیلئے جسے اسلام کی ہدایت دی گئی اور اسکی روزی بقدر ضرورت رہی اور اس نے اس پر قناعت اختیار کی۔

-☆-

صحیح: رواه الترمذي، وابن حبان، والحاكم، عن فضالة بن عبيد، وصححه الألباني في صحيح الجامع رقم ٣٩٣١۔

اسلام قبول کرنے کے بعد
بقدر ضرورت روزی ملے اور اس پر قناعت نصیب ہو تو
ایسا آدمی فلاح پا گیا دونوں جہانوں کی خیر پا گیا۔

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ.

ترجمہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً فلاح پا گیا۔ بامراد ہوا۔ وہ آدمی جس نے اسلام قبول کیا اور اسے بقدر ضرورت روزی دی گئی اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے روزی عطا فرمائی اس پر اسے قناعت بھی عطا فرمائی۔

-☆-

صحیح: رواہ الامام أحمد في مسندہ، ومسلم، والترمذي، وابن ماجہ، عن ابن عمرو۔

اس امت کے اول کی صلاح زہد و یقین سے اور اس امت کے آخر کی ہلاکت بخل اور لمبی امیدوں سے ہے۔

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلاحُ أَوَّلِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِالزُّهْدِ وَالْيَقِيْنِ، وَيَهْلَكُ آخِرُهَا بِالْبُخْلِ وَالْأَمَلِ.

ترجمہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس امت کے اول کی صلاح زھد اور یقین سے ہے اور اس آخر کی ہلاکت بخل اور لمبی امیدوں سے ہے۔

-☆-

حسن: رواہ الإمام أحمد في الزہد، والطبراني في الأوسط، والبیہقي في شعب الإیمان، عن ابن عمرو، وحسّنہ الألباني في صحیح الجامع رقم ۳۸۴۵۔

جس کی فکروسوچ کا محور آخرت ہو

اللہ اس کے دل کو غِنا کی دولت عطا فرماتا ہے اسکے تمام معاملات ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں اور دنیا اسکے پاس ذلیل ورسوا ہو کر آتی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ کَانَتِ الآخِرَةُ هَمَّهُ، جَعَلَ اللّٰہُ غناهُ فِيْ قَلْبِهِ، وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ، جَعَلَ اللّٰہُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ.

ترجمہ:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس خوش نصیب کی آخرت اسکی فکر بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے غنا۔ تونگری۔ کو اس کے دل میں کر دیتا ہے اور اس کے تمام امور کو ایک جگہ جمع فرما دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل و خوار ہو کر آتی ہے۔

-۱۱-

صحیح، رواہ الترمذی عن انس، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع برقم ۶۵۱۰۔

اور جس بدنصیب کی دنیا اسکی فکر بن جائے اللہ تعالیٰ کے فقر محتاجی کو اس کی آنکھوں میں بیان کر دیتا ہے اور اس کے تمام امور بکھیر دیتا ہے اور اس کے پاس دنیا اتنی ہی آتی ہے جتنی اس کے مقدر میں ہوتی ہے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

اے اللہ مجھے مسکین رکھنا۔ مسکینی میں وصال عطا کرنا اور قیامت کے دن مساکین کے گروہ میں اٹھانا۔

قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ أَحْیِنِيْ مِسْكِیْنًا، وَأَمِتْنِيْ مِسْكِیْنًا، وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِیْنَ.

ترجمہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! مجھے مسکین بنا کر زندہ رکھنا اور مجھے مسکین بنا کر موت دینا اور مجھے مساکین کے گروہ میں قیامت کے دن اٹھانا۔

-☆-

صحیح: رواه عبد بن حمید، وابن ماجه عن أبي سعید، ورواه الطبراني في الكبير، والضياء، عن عبادة بن الصامت، وصححه الألباني في صحيح الجامع رقم ۱۲۶۱۔

کتنے ایسے دو بوسیدہ چادروں والے جنہیں کوئی اہمیت نہیں دیتا
اگر وہ اللہ کی قسم کہہ کر کوئی بات کر دیں تو رب انکی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: رُبَّ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ.

ترجمہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کتنے دو بوسیدہ چادروں والے ایسے ہیں کہ ان کی پرواہ نہیں کی جاتی لیکن اگر وہ اللہ کی قسم کھا کر کوئی بات کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے۔

-☆-

(صلاح الامۃ فی علو الہمۃ) = ۴/۲۵۰

کتنے پراگندہ بال جنہیں دروازوں سے دھکے دیے جاتے ہیں
اگر وہ اللہ کی قسم کھا کر کوئی بات کر دیں تو اللہ تعالیٰ انکی قسم ضرور پوری فرماتا ہے۔

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْأَبْوَابِ، لَوْ أَقسم على اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ.

ترجمہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کتنے ایسے پراگندہ بال ہیں جنہیں دروازوں سے دھکے دیے جاتے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کوئی بات کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا فرماتا ہے۔

-☆-

(صلاح الامۃ فی علو الہمۃ) = ۴/۲۵۰

مسلمان فقراء جنت میں
مسلمان اغنیاء سے پہلے جائیں گے۔

قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ، وَهُوَ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ.

ترجمہ:

مسلمانوں کے فقراء جنت میں مسلمانوں کے اغنیاء سے نصف دن پہلے داخل ہوں گے اور قیامت کا دن پانچ سو سال کے برابر ہے۔

-☆-

صحیح: رواہ احمد في مسندہ، والترمذي، وابن ماجہ، عن ابي ہریرۃ، وصححہ الألباني في صحيح الجامع رقم ۸۰۷۶۔

جسے دل مطمئن، عافیت والا جسم ملے اور اسکے پاس دن کی روزی ہو تو گویا دنیا اپنے تمام اطراف و جوانب سے اسکے لئے جوڑ دی گئی ہے۔

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِيْ سِرْبِهِ، مُعَافًى فِيْ جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوْتُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا.

ترجمہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے جو دل کے اطمینان اور بے خوفی سے صبح کرے اور اس کا جسم بھی صحیح و سالم ہو اور اس کے پاس اس دن کی روزی ہو گویا کہ دنیا پوری ہے سب اطراف و جوانب کے اس کیلئے جوڑ دی گئی ہے۔

-☆-

حسن: رواہ البخاري في الأدب المفرد والترمذي وابن ماجہ عن عبداللہ بن محصن، وحسنہ الالباني في صحیح الجامع رقم ۶۰۴۲۔

دشوار گزار گھاٹیاں ہیں جنہیں
مال ودولت والے عبور نہیں کرسکیں گے۔

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَئُوْدًا، لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقَلُوْنَ.

ترجمہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک تمہارے سامنے سخت دشوار گزار گھاٹی ہے اسے بھاری بوجھ والے۔ مال ودولت والے۔ عبور نہیں کرسکیں گے۔

-☆-

صحیح: رواہ الحاکم، والبیہقی فی شعب الایمان، عن ابی الدرداء، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع برقم ۲۰۰۱۔

مومن کیلئے اس دنیا میں
مسافر جتنا سامان کافی ہے۔

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا يَكْفِيْ أَحَدَكُمْ مَا كَانَ فِي الدُّنْيَا مِثْلُ زَادِ الرَّاكِب.

ترجمہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک تم سے ہر ایک کیلئے کافی ہے دنیا کے ساز و سامان میں سے مسافر کے سامان کی مثل۔

-☆-

صحیح: رواہ البخاری عن ابن عمر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا- اے اللہ آل محمد- ازواج مطہرات اُمّہاتُ المومنین کو روزی اتنی دے جن سے ان کا گزر ہو سکے-

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ: اللهم اجعلْ رزقَ آلِ محمَّدٍ قوتًا.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اے اللہ آل محمد- حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ کا رزق قوت- گزران بنا دے-

-☆-

(صلاح الامۃ فی علو الہمۃ)=۴/۲۵۶

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا، وَلَا شَاةً سَمِيطًا قَطُّ، حَتَّى لَحِقَ بِرَبِّهٖ.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مجھے نہیں معلوم کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرقع روٹی اور کھال سمیت بھنی ہوئی بکری دیکھی ہو حتی کہ آپ اپنے رب تعالٰی سے جا ملے۔ آپکا وصال مبارک ہو گیا۔

-☆-

(صلاح الامۃ فی علو الہمۃ)= ۴/۲۵۶

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پورا دن یوں گزارتے کہ
معمولی کھجوریں بھی نہ ملتیں جن سے آپ اپنا پیٹ بھر سکتے۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَظَلُّ الْيَوْمَ مَا يَجِدُ دَقَلاً يَمْلَأُ بَطْنَهُ.

ترجمہ:

حضرت عمر۔رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
میں نے دیکھا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورا دن خراب کھجوریں بھی نہ پاتے جو آپ کے پیٹ کو بھر دیتیں۔

-☆-

(صلاح الامۃ فی علو الہمۃ)=۲۵۶/۴

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال مبارک تک چھان نکالی ہوئی روٹی تناول نہ فرمائی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ، مَارَأَى مُنْخَلًا، وَلَا أَكَلَ خُبْزًا مَنْخُوْلًا، مُنْذُ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلٰى أَنْ قُبِضَ.

ترجمہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ معبوث فرمایا، آپ نے نہ پھونکنی دیکھی اور نہ تنخول روٹی کھائی۔ جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے معبوث فرمایا ہے تب سے آپ کے وصال مبارک تک۔

(صلاح الامۃ فی علو الہمۃ)=۴/۲۵۶

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک۔ازواج مطہرات اُمّہات المومنین کے پاس ایک صاع جو بھی نہ ہوتے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،قَالَ:لَقَدْ رَهَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ بِشَعِيْرٍ،وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ:مَاأَصْبَحَ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ وَلَا أَمْسَى،وَإِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْيَاتٍ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔نے اپنی زرہ جو کے بدلے رہن رکھی ہوئی تھی اور میں نے سنا آپ ارشاد فرما رہے تھے۔

آل محمد۔حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ۔کیلئے نہ صبح نہ شام ایک صاع جو ہوتا اور وہ اہل خانہ نو (۹) گھر تھے۔

-☆-

رواہ البخاري

خندق کھودتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شدت بھوک کے سبب اپنے پیٹ پر پتھر باندھ ہوا تھا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا حفر رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَنْدَقَ، أَصَابَهُمْ جُهْدٌ شَدِيْدٌ، حَتّٰى رَبَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَطْنِهٖ حَجَرًا مِنَ الْجُوْعِ.

ترجمہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

جب حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کو کھودا تو آپ کو سخت مشقت اٹھانا پڑی حتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا تھا۔

-☆-

صحیح، رواہ احمد فی مسندہ

اہل اسلام پر مال ودولت کی فراوانی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ڈرتے رہتے تھے۔

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ:

جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلهٖ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، فَقَالَ:

إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَیْکُمْ مِنْ بَعْدِیْ مَایُفْتَحُ عَلَیْکُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِهَا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۹۲۱)	جلد۱	صفحہ۲۷۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۶۵)	جلد۱	صفحہ۴۳۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۴۲)	جلد۲	صفحہ۸۷۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۲۷)	جلد۴	صفحہ۲۰۱۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۵۲)	جلد۲	صفحہ۷۲۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۲۱)	جلد۲	صفحہ۱۴۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۹۷۶)	جلد۱۰	صفحہ۲۴
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۱۰۰)	جلد۱۰	صفحہ۶۹
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں اپنے بعد تمہارے متعلق جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم پر دنیا کی زیب و زینت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۸۰۴)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۸
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۲-۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۲
قال المحقق	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۹۵)	جلد ۴	صفحہ ۳۹۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۳۷۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۷
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۵۹۸)	جلد ۴	صفحہ ۴۵۳
قال المحقق	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۰۹۰)	جلد ۵	صفحہ [illegible]
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۲۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۹
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۲۲۶)	جلد ۸	صفحہ ۲۰
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۲۲۷)	جلد ۹	صفحہ ۲۲
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		

میت کے پیچھے تین چیزیں جاتیں ہیں۔
دو ساتھ چھوڑ دیتی ہیں ایک قبر میں بھی ساتھ ہی جاتی ہے
قبر میں ساتھ جانے والی چیز اسکے اعمال ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلهِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَتْبَعُ الْـمَیِّتَ ثَلاثَةٌ: أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ؛فَیَرْجِعُ اِثْنَانِ وَیَبْقَی وَاحِدٌ:یَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ،وَیَبْقَی عَمَلُهُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث(٦٥١٤)	جلد٤	صفحہ٢٠٤٢
صحیح مسلم	رقم الحدیث(٢٩٦٠)	جلد٤	صفحہ٢٢٧٣
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(٨٠١٧)	جلد٢	صفحہ١٣٢٨
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(٣١٠٧)	جلد٧	صفحہ٣٧٤
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(١٢٠١٩)	جلد١٠	صفحہ٣٥٣
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(٢٣٧٩)	جلد٢	صفحہ٥٥٥
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین چیزیں میت پیچھے جاتی ہیں۔اس کے گھر والے،اس کا مال (غلام وغیرہ) اور اس کا عمل۔پس دو چیزیں واپس آ جاتی ہیں اور ایک (اس کے ساتھ) باقی رہ جاتی ہے۔اس کے گھر والے اور اس کا مال واپس آ جاتے ہیں اور اسکا عمل (اس کے ساتھ) باقی رہ جاتا ہے۔

-☆-

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۰۹۵)	جلد۵	صفحہ۶
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۲۳۰)	جلد۳	صفحہ۲۶۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۔۲۔۴)	جلد۴	صفحہ۲۸
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۰ـ۵)	جلد۲	صفحہ۳۲۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱ـ۶۰)	جلد۱۰	صفحہ۶ـ۳
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱ـ۶۱)	جلد۱۰	صفحہ۶ـ۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۲۴ـ)	جلد۴	صفحہ۲۹۰
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸ـ۰۹)	جلد۱۱	صفحہ۱۲۰
قال المحقق	صحیح		

جس خوش نصیب کو جنت کا ایک غوطہ دیا جائے گا وہ دنیا کا ہر رنج والم بھول جائے گا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ:
یُؤْتٰی بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْیَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ یُقَالُ:
یَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَیْتَ خَیْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِکَ نَعِیْمٌ قَطُّ؟ فَیَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ! یَا رَبِّ؟ وَیُؤْتٰی بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَیُصْبَغُ صَبْغَةً فِی الْجَنَّةِ، فَیُقَالُ لَهُ:
یَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَیْتَ بُؤْسًا؟ هَلْ مَرَّ بِکَ شِدَّةٌ: قَطُّ؟ فَیَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ! مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَأَیْتُ شِدَّةً قَطُّ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۰۷)	جلد۴	صفحہ۲۱۶۲
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۸۰۰۰)	جلد۲	صفحہ۱۳۲۶
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۵۹۶)	جلد۵	صفحہ۲۲۴
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۴۳۰)	جلد۴	صفحہ۳۹۱
قال المحقق	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن اہل نار-اہل جہنم-میں سے اسے لایا جائے گا جو اہل دنیا میں سے زیادہ نعمتوں والا ہوگا اسے جہنم کی آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا۔

اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی بھی کوئی خیر دیکھی کیا کبھی تجھے کسی نعمت سے سرفراز کیا گیا تو وہ جواب دے گا نہیں (نہ کوئی خیر کبھی ملی اور نہ کوئی نعمت) اللہ کی قسم! اے میرے رب!

اور اہل جنت میں سے اسے لایا جائے گا جو دنیا میں بہت زیادہ مصائب میں مبتلا رہا ہو۔ تو اسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی رنج وتکلیف دیکھی۔ کیا تجھ پر کوئی سختی آئی۔ تو وہ جواب دے گا نہیں اللہ کی قسم! نہیں مجھے نہ کبھی کوئی رنج وتکلیف آئی اور نہ کبھی کوئی سختی۔

-☆-

حضور نبی کریم- صلی اللہ علیہ وسلم- کا ارشاد گرامی
اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا بھی سونا ہوتو میں اسے
تین دن میں راہ خدا میں خرچ کردوں۔

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ-رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ-قَالَ: کُنْتُ أَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ-صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلہٖ وَسَلَّمَ-فِیْ حَرَّۃٍ بِالْمَدِیْنَۃِ،فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ:
یَا أَبَا ذَرٍّ. قُلْتُ لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ!فَقَالَ:

مَایَسُرُّنِیْ أَنْ عِنْدِیْ مِثْلَ أُحُدٍ ھٰذِہٖ ذَھَباً تَمْضِیْ عَلَیَّ ثَلَاثَۃُ أَیَّامٍ وَعِنْدِیْ مِنْہُ دِیْنَارٌ،إِلَّا شَیْءٌ أُرْصِدُہُ لَدَیْنٍ،إِلَّا أَنْ أَقُوْلَ بِہٖ فِیْ عِبَادِاللّٰہِ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا. عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَعَنْ خَلْفِہٖ،ثُمَّ سَارَفَقَالَ:

إِنَّ الْأَکْثَرِیْنَ ھُمُ الْأَقَلُّوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا. عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَعَنْ خَلْفِہٖ.
وَقَلِیْلٌ مَا ھُمْ. ثُمَّ قَالَ لِیْ:

مَكَانَكَ لَاتَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ .ثُمَّ انْطَلَقَ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ حَتّٰى تَوَارٰى، فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِارْتَفَعَ، فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُوْنَ أَحَدٌ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَأَرَدْتُّ أَنْ آتِيَهِ فَذَكَرْتُ قَوْلَه':

لَاتَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ. فَلَمْ أَبْرَحْ حَتّٰى آتَانِيْ، فَقُلْتُ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ مِنْهُ، فَذَكَرْتُ لَه'، فَقَالَ:

وَهَلْ سَمِعْتَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ:

ذَاكَ جِبْرِيْلُ آتَانِيْ فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَايُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ

قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں مدینہ طیبہ کی پتھریلی زمین پر چل رہا تھا کہ احد پہاڑ ہمارے سامنے آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

اے ابوذر! میں نے عرض کی: لبیک یارسول اللہ! ارشادفرمایا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۳۸۸)	جلد۲	صفحہ۷۱۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۲۲)	جلد۲	صفحہ۹۹۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۴۳)	جلد۴	صفحہ۲۰۲۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۶۸)	جلد۴	صفحہ۳-۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۴۳)	جلد۴	صفحہ۲۰۲۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۹۴)	جلد۲	صفحہ۹۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۲۶)	جلد۱	صفحہ۱۱۸
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۴۱۹)	جلد۱۵	صفحہ۴۹۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے پاس اس احد پہاڑ جتنا سونا ہو اور تین دن گزر جانے کے بعد میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی باقی رہے۔ سوائے اس چیز کے جس کو میں اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے روک لوں۔ مگر یہ کہ میں اس کو اللہ کے بندوں میں اتنا اتنا اتنا کہہ کر خرچ کر دوں اور آپ نے اپنے دائیں بائیں اور پیچھے اشارہ کیا۔ پھر چل دیئے۔ اور ارشاد فرمایا:

زیادہ مال و دولت والے قیامت کے دن کم دولت والے ہوں گے۔ مگر جو اپنے مال سے اتنا اتنا اتنا کہے۔ اور آپ نے اپنے دائیں، بائیں اور پیچھے کی طرف اشارہ کیا۔ اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ پھر مجھ سے ارشاد فرمایا:

تم یہیں ٹھہرو۔ جب تک میں تمہارے پاس نہ آ جاؤں۔ یہاں سے مت ہلنا۔ پھر آپ رات کی تاریکی میں تشریف لے گئے حتی کہ آپ اوجھل ہو گئے۔

میں نے ایک آواز سنی جو بلند ہوئی۔ مجھے اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں کسی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درپے آزار نہ ہوا ہو۔ میں نے آپ کے پاس جانے کا ارادہ کیا۔ پھر مجھے آپ کا یہ ارشاد یاد آ گیا۔ جب تک میں تیرے پاس نہ آ جاؤں یہاں سے نہ ہلنا۔ حتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے عرض میں نے ایک آواز سنی جس سے میں ڈر گیا۔ میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

کیا تو نے وہ آواز سنی ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ ارشاد فرمایا:

یہ جبریل تھے۔ وہ میرے پاس آئے اور کہا: آپ کی امت سے جو آدمی فوت ہو گیا اور وہ کسی کو اللہ تعالیٰ

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۲۱۲۲۶) — جلد ۱۵ — صفحہ ۴۹۳
قال حمزۃ احمد الزین — اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۲۱۲۴۴) — جلد ۱۵ — صفحہ ۴۹۹
قال حمزۃ احمد الزین — اسنادہ صحیح
صحیح سنن الترمذی — رقم الحدیث (۲۶۴۴) — جلد ۳ — صفحہ ۵۴
قال الالبانی: — صحیح

کا شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔
میں نے عرض کی: اگر وہ بدکاری کرے اور چوری کرے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اگرچہ وہ بدکاری کرے اور چوری کرے۔

-☆-

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ كَانَ لِیْ مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا، لَسَرَّنِی أَنْ لَّا تَمُرَّ عَلَیَّ ثَلَاثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ إِلَّا شَیْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَیْنٍ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۳۸۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۴۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۲۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۲۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۶۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۰۲)	جلد ۲	صفحہ ۹۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۹۱)	جلد ۲	صفحہ ۶۸۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۲۱۴)	جلد ۸	صفحہ ۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۸۱۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۱۲
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۸۰)	جلد ۸	صفحہ ۲۳۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۷۹۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۶
قال الالبانی:	متفق علیہ		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو مجھے یہ پسند ہے کہ تین دن گزرنے سے پہلے اس میں سے کوئی چیز میرے پاس باقی نہ بچے۔ مگر وہ مال جسے میں قرض کی ادائیگی کے لئے روک لوں۔

-☆-

فقراء سے محبت انبیاء کرام علیہم السلام کے اخلاق سے ہے
فقراء کی صحبت میں بیٹھنا صالحین کی علامت ہے
فقراء کی صحبت سے فرار منافقین کی علامت ہے

قَالَ یَحْیَی بْنُ مُعَاذٍ:

حُبُّکَ الْفُقَرَاءِ مِنْ أَخْلَاقِ الْمُرْسَلِیْنَ، وَإِیْثَارُکَ مُجَالَسَتَهُمْ عَنْ عَلَامَةِ الصَّالِحِیْنَ، وَفِرَارُکَ مِنْ صُحْبَتِهِمْ مِنْ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِیْنَ.

ترجمہ:

حضرت یحیی بن معاذ رازی -رحمتہ اللہ علیہ- نے فرمایا:

تیرا فقراء سے محبت کرنا انبیاء و رسل کے اخلاق میں سے اور تیرا ان کی خدمت میں بیٹھنا صالحین کی علامت ہے اور تیرا صحبت سے بھاگنا منافقین کی علامت ہے۔

-☆-

(صحیح وصایا الرسول)

حضرت ابو بکر صدیق۔رضی اللہ عنہ۔نے سارا مال راہ خدا میں دے دیا اور حضرت عمر فاروق۔رضی اللہ عنہ۔نے آدھا مال راہِ خدا میں دے دیا

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

أمرنا رَسُوْلُ اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم أنْ نتصدّق،ووافق ذلک عندی مالاً،فقُلْتُ:اَلْیُوْمَ أَسْبِقُ أبا بکرٍ إنْ سبقْتُهُ یوْماً.

قَالَ:فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ،فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّی اللّٰهُ علیه وسلّم:

مَاأَبْقَیْتَ لِأَهْلِکَ؟

قُلْتُ:مثْلَه.

وَإنَّ أبا بکْرٍ أتی بکُلِّ ما عندهُ،فقال:

یا أبا بَکْرٍ:ما أبْقَیْتَ لاَهْلِکَ؟

قَالَ:أَبْقَیْتُ لَهُمُ اللّٰهَ ورَسُوْلَهُ!!!.

فَقُلْتُ:لا أُسابقُهُ إلی شیْیءٍ أبدا.

ترجمہ:

حضرت عمر -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم صدقہ کریں تو میرے پاس کافی مال موجود تھا تو میں نے کہا اگر میں ابو بکر سے سبقت لے جانا چاہوں تو آج لے جا سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا میں اپنا نصف مال لے آیا تو حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- نے فرمایا اپنے اہل خانہ کیلئے کیا چھوڑ کر آئے ہو۔ میں نے عرض کی جتنا لایا ہوں اسکی مثل- اس جتنا- گھر والوں کیلئے چھوڑ کر آیا ہوں۔

حضرت ابو بکر صدیق -رضی اللہ عنہ- جو کچھ ان کے پاس تھا سارا مال لے آئے تو حضور- صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا اے ابو بکر! اپنے گھر والوں کیلئے کیا چھوڑ کر آئے ہو۔ آپ نے عرض کی:

اپنے گھر والوں کیلئے اللہ اور اسکا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ تو میں نے کہا میں اس (ابو بکر- رضی اللہ عنہ) سے کبھی بھی کسی چیز میں سبقت نہیں لے جا سکتا۔

-☆-

۲۔ أخرجہ أبو داود، والترمذی (۳۶۷۶) وقال: حدیث حسن صحیح، والحاکم وصححہ ووافقہ الذہبی۔

حضرت عثمان غنی-رضی اللہ عنہ-نے راہ حق میں ایک ہزار دینار خرچ کیا۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عُثْمَانَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ،فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ.قَالَ:فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَيَقُوْلُ:

مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ،مَرَّتَيْنِ!!.

ترجمہ:

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ-رضی اللہ عنہ-نے بیان فرمایا کہ

حضرت عثمان غنی-رضی اللہ عنہ-حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وسلم-کی خدمت اقدس میں ایک ہزار دینار لے آئے جب حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وسلم-نے جیش العسرہ کی تیاری کا حکم ارشاد فرمایا تھا تو حضرت عثمان-رضی اللہ عنہ-نے وہ (ہزار دینار) حضور-صلی اللہ علیہ وسلم-کی جھولی میں بکھیر دیے۔

۳۔حسن:أخرجہ أحمد فی((المسند))(۳/۶۳)بإسناد حسن وغیرہ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ نے بیان فرمایا

میں نے دیکھا حضور نبی کریم۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ان دیناروں کو اپنی جھولی میں اوپر نیچے کر رہے ہیں۔اور فرما رہے ہیں۔

(اللہ کے ہاں) آج کے بعد عثمان جو بھی کرے اسے کوئی ضرر نہ ہو گی۔

اب آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

-☆-

زندگی تو آخرت کی زندگی ہے

عَنْ أنَسٍ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ– أنَّ النَّبِيَّ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ– قَالَ:

اَللّٰهُمَّ لا عَيْشَ إلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۳۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۹۶۱)	جلد ۲	صفحہ ۹۱۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۷۹۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۶۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۰۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۵۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۱۰۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۵۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۸۰۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۰۳۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۲۶۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۰۵
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۷۱۱)	[illegible]	صفحہ [illegible]
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۷۰۴)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۵۶
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۷۹۶)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۳
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اے اللہ! نہیں ہے کوئی زندگی سوائے آخرت کی زندگی کے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۸۸۶)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۷
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۰۶۰)	جلد ۱۱	صفحہ ۹۶
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۵۸۰)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۳۷
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۸۵۶)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۰۷
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۰۰۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۴۳
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۲۵۸)	جلد ۷	صفحہ ۳۲۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۸۰۸)	جلد ۸	صفحہ ۱۳۴
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۷۲۲)	جلد ۴	صفحہ ۳۶۶
قال الالبانی:	متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۷۸۹)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۰۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۳۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۰
قال الالبانی	صحیح		

دنیا میں معاملات میں اُس کی طرف دیکھے جوتم سے کم درجہ میں ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلہ وَسَلَّمَ-:

اُنْظُرُوا إِلٰی مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْکُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا إِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَکُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَّا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۹۰)	جلد۴	صفحہ۲۰۳۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۶۳)	جلد۴	صفحہ۲۲۷۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۲۸ے)	جلد۴	صفحہ۳۹۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۲۹ے)	جلد۴	صفحہ۳۹۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۳۰ے)	جلد۴	صفحہ۳۹۲
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۸۰۸)	جلد۱	صفحہ۲۰۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۱ے)	جلد۲	صفحہ۴۸۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرۃ-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

دنیا کے معاملات میں اس کی طرف دیکھے جو تم سے کم درجہ میں ہے اور اسکی طرف نہ دیکھے جو تم سے اعلیٰ درجہ میں ہے ایسا کرنا زیادہ مناسب ہے اس لئے کہ تم حقیر نہ سمجھو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو جو تم پر ہے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۱۲)	جلد ۲	صفحہ ۲۸۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۳۲)	جلد ۸	صفحہ ۲۰۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۶۹)	جلد ۵	صفحہ ۳۲
قال الالبانی	متفق علیہ		

انسان کیلئے
رہنے کیلئے مسکن، پہننے کیلئے لباس اور
خشک روٹی و پانی کے علاوہ کوئی حق نہیں۔

عَنْ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانٍ-رَضِیَ اللّٰهُ عنهُ-أَنَّ النَّبِیَّ-صلّی اللّٰهُ علیه وسلّم-قال

لَیْسَ لابْنِ آدمَ حَقٌّ فِیْ سِوی هذه الخصالِ بَیْتٌ یَسْکُنُهُ، وثوبٌ یُوارِی

عَوْرَتَهُ وجِلْفُ الْخُبْزِ، والْماءِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان ابن عفان امیر المومنین-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

تہذیب [illegible]	رقم الحدیث (۱۲۱۰)	جلد [illegible]	صفحہ [illegible]
قال المحقق	حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۲

آدم کے بیٹے - انسان - کوئی حق نہیں سوائے ان چیزوں کے گھر جس میں رہ سکونت اختیار کرے لباس جس کے ذریعے وہ اپنی ستر پوشی کر سکے اور خشک روٹی اور پانی۔

-☆-

انسان کا مال تو وہ ہے جو اُس نے
کھا کر ختم کر دیا۔ پہن کر بوسیدہ کر دیا
صدقہ کر کے اگلے جہاں بھیج دیا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِيْرِ –رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِىَّ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ– وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴾ قَالَ:

يَقُوْلُ ابْنُ آدَمَ: مَالِىْ، مَالِى، وَهَلْ لَكَ يَاابْنَ آدَمِ! مِنْ مالك إِلّا ما أَكَلْتَ، فَأَفْنَيْتَ، أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ، أَوْ تَصَدَّقْتَ، فَأَمْضَيْتَ؟.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۵۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۷۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۵۴)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۴۲)	جلد ۲	صفحہ ۵۴۱
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۲۳
قال المحقق	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۰۹۷)	جلد ۵	صفحہ ۷

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن الشخیر - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا میں حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ ''الھـاکـم التـکـاثـر'' کی تلاوت کررہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا - آدم کا بیٹا - انسان - کہتا ہے میرا مال میرا مال

اے آدم کے بیٹے! اے انسان! کیا تیرا کوئی مال ہے سوائے اس کے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا راہ حق میں صدقہ کر کے آگے - اگلے جہاں جنت میں بھیج دیا -

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۷۳۱)	جلد۴	صفحہ۷۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۰۱)	جلد۲	صفحہ۴۷۴
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۲۷)	جلد۸	صفحہ۱۲۰
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۲۵۷)	جلد۱۲	صفحہ۵۱۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۲۵۸)	جلد۱۲	صفحہ۵۲۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۲۷۹)	جلد۱۲	صفحہ۵۲۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۸۱۳۲)	جلد۲	صفحہ۱۳۵۱
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۶۴۰۷)	جلد۶	صفحہ۱۴۸
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۶۳۱)	جلد۱۰	صفحہ۳۴۳
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۶۳۲)	جلد۱۰	صفحہ۳۴۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۶۱۵)	جلد۲	صفحہ۵۴۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۴۲۰)	جلد۴	صفحہ۳۹۰

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلہ وَسَلَّمَ قَالَ:
أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِیْدٍ: أَلا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلا اللّٰهَ بَاطِلُ.

صحیح البخاری — رقم الحدیث (۳۸۴۱) — جلد ۳ — صفحہ ۱۱۰۳
صحیح البخاری — رقم الحدیث (۶۱۴۷) — جلد ۴ — صفحہ ۱۹۳
صحیح البخاری — رقم الحدیث (۶۴۸۹) — جلد ۴ — صفحہ ۲۰۳۵
صحیح مسلم — رقم الحدیث (۲۲۵۶) — جلد ۴ — صفحہ ۱۷۶۸
صحیح مسلم — رقم الحدیث (۵۸۸۸) — جلد ۷ — صفحہ ۹
صحیح مسلم — رقم الحدیث (۵۸۸۹) — جلد ۷ — صفحہ ۱۰
صحیح مسلم — رقم الحدیث (۵۸۹۰) — جلد ۷ — صفحہ ۱۰
صحیح مسلم — رقم الحدیث (۵۸۹۱) — جلد ۷ — صفحہ ۱۰
صحیح سنن الترمذی — رقم الحدیث (۲۸۴۹) — جلد ۳ — صفحہ ۱۳۰
قال الالبانی — صحیح
جامع الاصول — رقم الحدیث (۳۲۳۳) — جلد ۵ — صفحہ ۹۵
قال المحقق — صحیح
صحیح الجامع الصغیر — رقم الحدیث (۱۰۰۴) — جلد ۱ — صفحہ ۲۳۲
قال الالبانی — صحیح
صحیح الجامع الصغیر — رقم الحدیث (۱۰۱۳) — جلد ۱ — صفحہ ۲۳۴
قال الالبانی — صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

سب سے سچا کلمہ جو کسی شاعر نے کہا وہ لبید کا قول ہے

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ.

سن لیجیے ہر چیز' جو اللہ کے علاوہ' باطل ہے۔

-☆-

التیسیر شرح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (١٠٦٧)	جلد١	صفحہ٣٤٧
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٩٠٦٠)	جلد٩	صفحہ٩٩
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٩٠٨٥)	جلد٩	صفحہ١٠٧
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٩٦٩٨)	جلد٩	صفحہ٢٩٦
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٩٨٦٧)	جلد٩	صفحہ٣٣٥
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٠٠٣٠)	جلد٩	صفحہ٣٨٥
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٠١٨١)	جلد٩	صفحہ٤٢٢
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٥٧٨٣)	جلد١٣	صفحہ٩٩
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٥٧٨٤)	جلد١٣	صفحہ١٠٠
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٣٧٥٧)	جلد٤	صفحہ٢٦٣
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٤٧١٥)	جلد٤	صفحہ٣٦٤
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٥٨٩٢)	جلد٤	صفحہ١٠

بعض صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - کے پاس
نہ جوتے، نہ موزے، نہ ٹوپیاں اور نہ قمیصیں تھیں۔
وہ سخت زمین پر ننگے پاؤں چلا کرتے تھے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - قَالَ:

كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَدْبَرَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -:

يَا أَخَا الْأَنْصَارِ، كَيْفَ أَخِيْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ فَقَالَ: صَالِحٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: مَنْ يَّعُوْدُهُ مِنْكُمْ. فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، وَنَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ، وَّلَا خِفَافٌ، وَلَا قَلَانِسُ، وَلَا قُمُصٌ، نَمْشِيْ فِيْ تِلْكَ السِّبَاخِ، حَتّٰى جِئْنَاهُ،

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۲۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۴
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۵۹۰۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۰

فَاسْتَأْخَرَ قَوْمُهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتّٰى دَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ مَعَهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر -رضی اللہ عنہما- نے فرمایا:

ایک دن ہم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کی انصار کے ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا اور پھر انصاری واپس مڑ گیا۔ تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے انصاری بھائی۔ سعد بن عبادہ کا کیا حال ہے؟ اس انصاری صحابی نے عرض کی: ٹھیک ہیں۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کون انکی تیمارداری کیلئے جائے گا۔ حضور۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اٹھے تو ہم ہم بھی آپ کے ساتھ ساتھ کھڑے ہوئے ہم دس سے کچھ زیادہ افراد تھے۔ ہمارے پاؤوں میں نہ جوتے تھے نہ موزے اور نہ ہم پر ٹوپیاں تھیں نہ قمیصیں۔ ہم اس سخت پتھریلی زمین پر چلتے گئے حتی کہ ہم ان کے پاس پہنچ گئے۔ ان کی قوم کے افراد ان کے اردگرد سے پیچھے ہٹ گئے حتی کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قریب ہوئے اور آپ کے وہ اصحاب بھی قریب ہوئے جو حضور کے ساتھ تھے۔

-☆-

ضرورت سے زائد مال

اللہ کی راہ میں خرچ کردینا اچھا ہے اور اسے روک لینا برا ہے۔

عَنْ أَبِیْ أُمَامةَ رَضِیَ اللّٰہُ عنْہُ قال: قال رسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیْہِ وسلّم:

یَاابْنَ آدَمَ! إِنَّکَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَکَ، وَأَنْ تُمْسِکَهُ شَرٌّ لَکَ، وَلا تُلامُ عَلٰی کِفَافٍ، وَابْدَأْبِمَنْ تَعُوْلُ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۷۱۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۴۳)	جلد ۲	صفحہ ۵۴۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۵
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۱۶۶)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۵۲
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۳۴۰ ـ)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۹۳
قال الالبانی	صحیح		
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۸۶۳)	جلد ۲	صفحہ [illegible]
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۶۶۸)	جلد ۲	صفحہ [illegible]

ترجمة الحديث:

حضرت ابو امامہ ۔رضی اللہ عنہ۔ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے

ارشاد فرمایا:

اے آدم کے بیٹے! اے انسان! اگر تم اپنا ضرورت وحاجت سے مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور زائد ضرورت مال روکے رکھنا تمہارے لیے بُرا ہے۔ بہتر نہیں۔ اور ضرورت کا سامان پاس رکھنے میں تجھے ملامت نہ کی جائے گی۔ اور مال خرچ کرنے کی ابتدا ان سے کر جن کی تو پرورش کرتا ہے۔

–☆–

انسان جو برتن بھرتا ہے ان میں سے
پیٹ سب سے بڑا برتن ہے

عَنْ أَبِیْ كَرِيْمَةَ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ-قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ-صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-يَقُوْلُ:

مَامَلَأَ آدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ،بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَه، فَإِنْ كَانَ لَامَحَالَةَ،فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ،وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ،وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ.

جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۳۸۰)	جلد ۷	صفحہ ۵۰۳
قال المحقق	حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۵۵۵
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۱۵۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۹
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۷۴)	جلد ۲	صفحہ ۴۴۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۲۳۶)	جلد ۱۲	صفحہ ۴۱
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو کریمہ مقدامہ بن معدیکرب -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- ارشاد فرما رہے تھے۔

کسی آدمی نے بیٹ سے بڑا برتن نہیں بھرا۔ آدم کے بیٹے -انسان- کیلئے چند لقمے کافی ہیں جو اسکی صلب -پشت- کو سیدھا رکھ سکیں۔

اگر لامحامہ زیادہ کھانا ہی ہے تو پیٹ کا ایک تہائی کھانے کیلئے، ایک تہائی پینے کیلئے اور ایک تہائی سانس لینے کیلئے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۶۷۴)	جلد۲	صفحہ۹۹۰
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۱۲۰)	جلد۱۳	صفحہ۲۹۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۴۹)	جلد۴	صفحہ۵۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۶۷۳۷)	جلد۶	صفحہ۲۶۸
السنن الکبری	رقم الحدیث (۶۷۳۸)	جلد۶	صفحہ۲۶۸
السنن الکبری	رقم الحدیث (۶۷۳۹)	جلد۶	صفحہ۲۶۹
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۲۰)	جلد۵	صفحہ۱۵
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۹۸۳)	جلد۷	صفحہ۴۱
قال الالبانی	صحیح		

عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ إِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِیِّ الْحَارِثِیِّ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ:

ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-:

أَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ أَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ، إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ انصاری حارثی -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- کے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہ- نے ایک دن دنیا کا [illegible]

صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۱۶۱)	جلد ۲	صفحہ ۵۳۵
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۰۶۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۲
قال المحقق	حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۱۸)	جلد ۲	صفحہ ۴۱۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		

دیا تو حضور رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

کیا تم سنتے نہیں؟ کیا تم سنتے نہیں؟ بیشک سادگی ایمان سے ہے بیشک سادگی ایمان سے ہے۔

-☆-

زہد، فقر سے افضل ہے۔

يَقُوْلُ الشَّيْخُ عُمَرُ السُّهْرَوَرْدِيُّ اَلزُّهْدُ أَفْضَلُ مِنَ الْفَقْرِ، وَهُوَ فَقْرٌ وَزِيَادَةٌ، لِأَنَّ الْفَقِيْرَ، عَادِمٌ لِلشَّيْءِ اضْطِرَاراً، وَالزَّاهِدُ تَارِكٌ لِلشَّيْءِ اخْتِيَاراً.

ترجمہ:

حضرت شیخ عمر السہر وردی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ فرماتے ہیں۔

زہد، فقر سے افضل ہے۔ زہد فقر اور زیادہ کا نام ہے۔ کیونکہ فقیر اضطرار اعادم الشی کو کہتے ہیں ۔اور زاہد اختیار تارک الشی کو کہتے ہیں۔

-☆-

(موسوعۃ الکسنزان)=۱۰/۳۰۸۔

۳۔الشیخ ابن عربی۔الفتوحات المکیۃ۔ ج ۲ص ۔۱۔۸۰۱۔

زاھد جب کسی چیز کی طلب میں نکلتا ہے تو
زُہد اس سے رخصیت ہوجاتا ہے۔

يَقُوْلُ التَّابِعِيُّ أُوَيْسُ الْقَرَنِيُّ رضى الله عنه إذا خرج الزاهد يطلب،ذهب الزهد عنه.

ترجمہ:

تابعی جلیل حضرت اویس کرنی۔رحمتہ اللہ علیہ۔فرماتے ہیں۔
جب زاہد کسی چیز کی طلب میں نکلتا ہے تو زہد سے رخصیت ہوجاتا ہے۔

–☆–

(موسوعۃ الکنز ان)=۱۰/۳۰۹۔
ا۔الإمام الغزالي۔إحیاء علوم الدین۔ج ۴ص ۲۱۴۔

خاص الخاص افراد کا زہد
تمام اوقات ماسوی اللہ کی طرف دیکھنا ترک کر دینا ہے

اَلشَّيْخُ أَحْمَدُ بْنُ عَجِيْبَةَ يَقُوْلُ: زُهْدُ خَاصَّةِ الْخَاصَّةِ: تَرْكُ النَّظَرِ إِلَى مَا سِوَى اللّٰهِ فِيْ جَمِيْعِ الْأَوْقَاتِ.

ترجمہ:

شیخ احمد بن عجیبہ - رحمۃ اللہ علیہ - فرماتے ہیں۔

خاص الخاص افراد کا زہد تمام اوقات میں ماسوی اللہ کی طرف نظر کو ترک کر دینا ہے۔

- ⁘ -

([illegible]) ۱۰: ۳۱۵۔

المصدر نفسہ۔ [illegible]

زہد

گدڑی پہننے اور جو کھانے کا نام نہیں بلکہ دنیا سے عدم تعلق اور امیدیں کم کرنے کا نام ہے

اَلشَّيخُ سُفيَانُ الثَّورِيُّ يَقُولُ: لَيسَ الزُّهدُ فِي الدُّنيَا ارتِدَاءُ الخِرقَةِ وَأَكلُ خُبزِ الشَّعِيرِ، وَلٰكِنَّهُ عَدَمُ تَعَلُّقِ القَلبِ بِالدُّنيَا وَتَقصِيرُ الأَمَلِ.

حضرت خواجہ سفیان ثوری - رحمہ اللہ علیہ - فرماتے ہیں۔

دنیا میں زہد خرقہ - گدڑی - پہننے کا اور جو کھانے کا نام نہیں لیکن زہد دنیا سے عدم تعلق اور امیدیں کم کرنے کا نام ہے۔

-☆-

(موسوعۃ الکسنزان)=۱۰/۳۱۶۔

ا۔د۔قاسم غنی - تاریخ التصوف فی الاسلام - ص ۳۸۳۔

جو دنیا کی شہوات پر غالب آ گیا
شیطان اس کے سایہ سے بھاگتا ہے۔

قَالَ مَالِکُ بْنُ دِیْنَارٍ-رَحِمَۃ اللّٰہُ:-

مَنْ غَلَبَ شَھْوَۃَ الدُّنْیَا.فَذَالِکَ الَّذِیْ یَخَافُ الشَّیْطَانُ مِنْ ظِلِّہٖ.

مجمع الاحباب،۲/۳۵۴

ترجمہ:

حضرت خواجہ مالک بن دینار- رحمتہ اللہ- نے فرمایا:

جس نے دنیا کی شہوت پر غلبہ پالیا- دنیا کی شہوات کو مغلوب کرلیا۔ یہ وہ خوش قسمت ہے جس کے سایہ سے شیطان بھاگتا ہے۔

-☆-

شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے۔ شیطان کی خیر و بھلائی کی توقع رغبت ہے۔ دشمن دشمن ہے چاہے جس روپ میں آئے۔ انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان ہے۔ اس کے داؤ وپیچ بڑے کہرے

ہیں۔ جنہیں ہر آدمی نہیں سمجھ سکتا۔ یہ جب تک اہل ایمان کی نعمت ایمان چھین نہ لے العیاذ باللہ من ذالک اس وقت تک نہ اِسے چین آتا ہے اور نہ اپنی کوشش تیرک کرتا ہے۔

اہل ایمان اپنے ایمان کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس ازلی دشمن سے اپنے ایمان کو بچاتے ہیں۔ اہل ایمان کی تسبیح ومناجات اِن کی دعا پائے نیم شی ان کا گریہ وزاری ان کے ذکر کی ضربیں جہاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہیں۔ وہاں وہ شیطان سے بچاؤ کا ایک موثر ذریعہ بھی ہیں۔ اے اہل ایمان آیئے اِس دشمن سے بچنے کی بھرپور سعی کریں۔ اللہ کی دستگیری شامل حال رہی تو اہل ایمان اس سے داؤ پیچ سے محفوظ ومامون رہیں گے۔ حضرت امام مالک بن دینار رحمتہ اللہ اس شیطان سے بچاؤ کا ایک بڑا آسان ازسھل نسخہ تجویز فرماتے ہیں آپ کا ارشاد گرامی یقیناً سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے آپ فرماتے ہیں۔ اپنی خواہشات شہوات پر قابو پالیجیے شیطان کیا اس کا سایہ بھی آپ سے بھاگے گا۔ ہاں واقعی وہ مرد مرد ہے جو اپنی خواہشات کو مغلوب کر لیتا ہے جو شہوات کے منہ زور گھوڑے کو لگام ڈال لیتا ہے وہ شہوات کو مغلوب کر لیتا ہے کہ شہوات بھر سہ نہیں اٹھا سکتیں اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے ازلی دشمن شیطان اس کے سایہ سے بھی بھاگ جاتا ہے کیونکہ شہوات کو مغلوب کرنے خدائے رحمٰن کا بندہ بن جاتا ہے۔ سچا بندہ۔ رحمٰن نے بندے کے گرد اللہ کی قدسی مخلوق فرشتوں کا ہجوم رہتا ہے جب شیطان فرشتوں کے بے پناہ ہجوم کو دیکھتا ہے تو وہ ڈر کر دور بھاگ جاتا ہے۔

اے اہل ایمان آیئے شہوات کے اسیر نہیں بنیئے شہوات کی غلامی نہیں اختیار کرتے بلکہ اپنی خواہشات کو رضائے الٰہی پر قربان کر دیتے ہیں رضائے الٰہی کی چادر اوڑھنے والا دونوں جہاں میں بامراد رہتا ہے اور محبت الٰہی کو حاصل کر لیتا ہے۔

-☆-

ہر گناہ کی اصل

دنیا کی محبت ہے۔

قَالَ اَبُوْ یَحْيٰ مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ-رَحِمَهُ اللّٰهُ:-

نَظَرْتُ فِيْ اَصْلِ كُلِّ اِثْمٍ فَوَجَدْتُهُ حُبَّ الدُّنْيَا فَمَنْ اَلْقٰى عَنْهُ حُبَّهَا اسْتَرَاحَ.

مجمع الاحباب، ۳۵۲/۲

ترجمہ:

حضرت ابو یحیی مالک بن دینار-رحمتہ اللہ علیہ-نے فرمایا:

میں نے ہر گناہ کی اصل-جڑ-میں غور کیا تو میں نے اسے دنیا کی محبت پایا پس جس خوش نصیب نے اپنے آپ سے دنیا کی محبت کو پرے پھینک دیا وہ راحت وسکون پا گیا۔

-:-

جب سے اللہ تعالی نے دنیا کو پیدا فرمایا اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھا تو چیز اللہ تعالی کی نظر لطف وکرم سے محروم ہے اس کے پیچھے بھاگنا، اس کے حصول کی کوشش کرنا کہاں کی دانائی ہے۔

بلکہ انسان جس سے محبت کرتا ہے اسے اسی کی نصیحت نصیب ہوتی ہے دنیا سے محبت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے محروم ہو جاتا ہے تو جس کو اللہ تعالیٰ نظر عنایت ہو جائے وہ ہر برائی کا دلدادہ ہو جاتا ہے او ہر گناہ کے داغ سے داغدار ہو جاتا ہے کیونکہ جس کو اللہ کی نظر کرم ہو جائے شیطان اسے اپنا مقرب بنالیتا ہے شیطان کا قرب تمام فسادات کی جڑ ہے شیطان کے شکنجے میں پکڑا جانا خدائے رحمٰن کے مناجات سے محروم ہے شیطان کتنے تر نوالہ بنا ہوا گناہ سے رغبت رکھتا ہے پھر وہ وقت آتا ہے کہ وہ سرے سے لیکر وزن تک کے گناہوں میں ڈوبا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی ایک نافرمانی کرنے والا اس کی نظر رحمت سے دور ہوسکتا ہے۔تو جو جان بوجھ کر گناہ پہ گناہ کرے اس کو اپنا انجام خود تصور کر لینا چاہیے۔دنیا ایسی قابل نفرت چیز ہے کہ اس سے کنارہ کشی ایمان والے کو زیب دیتی ہے۔اور اسے ایمان کی وہ چادر رحمت فرمائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نوری فرشتے اس چادر ایمان والے سے بہت محبت کرتے ہیں اور فرشتوں کی محبت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے اور یہی محبت انسان کو نیکیوں سے مالا مال کر کے بالآخر اللہ تعالیٰ کی رضا کی سعادت سے سعادت کر دیتی ہے۔

-☆-

انسان کا کھانا آخر کیا بنتا ہے
یہی دنیا کی مثال ہے

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ مَطْعَمَ ابْنِ آدَمَ جُعِلَ مَثَلاً لِلدُّنْیا وَاِنْ قَزَّحَهُ ومَلَحَهُ فَانْظُرْ اِلٰی ما مَصِیْرُ؟

ترجمة الحديث:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک فرزند آدم-انسان- کے کھانے کو دنیا کی مثال قرار دیا گیا ہے اگرچہ وہ اس-کھانے-کو مصالحہ جات اور نمک سے خوب مزیدار کرلے پھر بھی دیکھئے وہ آخر بنتا کیا ہے۔

-☆-

زہد

دنیا کے مال و متاع سے بے رغبتی ہے

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ-رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ-:

اَللّٰهُمَّ وَسِّعِ الدُّنْيَا وَزَهِّدْنِيْ فِيْهَا وَلَا تُقَتِّرْهَا عَلَيَّ وَتُرَغِّبْنِيْ فِيْهَا.

تنبیہ المغترین:-/۱۸۶

ترجمة:

حضرت عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ- نے اللہ سے دعا مانگی:

اے اللہ! مجھ پر دنیا وسیع کر دے اس حال میں کہ مجھے اس میں زاہد بنا دے- بے رغبتی عطا کر دے- اور مجھ پر یہ دنیا- روزی تنگ نہ کرنا- اس حال میں کہ مجھے اس میں رغبت دے دے۔

-☆-

حضرت ابو ہریرہ ۔ رضی اللہ عنہ ۔
بھوک کے سبب نڈھال ہو کر گر پڑتے تھے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ:

كُنَّا عِنْدَ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَمخط فِى اَحَدِهِمَا، ثُمَّ قَالَ: بَخٍ بَخٍ يَمْتَخِطُ اَبُو هُرَيْرَةَ فِى الْكَتَّانِ ، لَقَدْ رَاَيْتُنِى وَاِنِّى لَاَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوْعِ مغشيًا عَلَيَّ، فَيَجِيْءُ الْجَائِى فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلٰى عُنُقِى يَرٰى اَنَّ بِى الْجُنُوْن وما هُو الاَّ الْجُوْع

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۳۲۴)	جلد۴	صفحہ ۲۲۹
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۶۷)	جلد۲	صفحہ ۵۰۹
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۰۹۰)	جلد۳	صفحہ ۴۱
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۸۳۶)	جلد۴	صفحہ ۱۱۳
قال المحقق	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۸۱۷)	جلد۴	صفحہ ۱۳۱

ترجمة الحديث:

حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا:

ہم حضرت ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ-کے پاس تھے آپ نے روئی کے دو رنگدار کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

انہوں نے ایک کپڑے کے ساتھ ناک صاف کیا پھر فرمایا:

واہ واہ! ابو ہریرہ اب روئی کے کپڑے میں ناک صاف کرتا ہے حالانکہ میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر شریف اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کے درمیان بھوک کی وجہ سے گر پڑتا تھا مجھ پر غشی طاری ہو جاتی تھی۔ پس آنے والا آتا تو وہ اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ دیتا اس کا خیال ہوتا کہ مجھے جنون ہے حالانکہ میری یہ حالت بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔

-☆-

امیر المومنین

حضرت عمر بن عبدالعزیز - رحمہ اللہ علیہ - کا زہد

پہننے کے لئے صرف ایک ہی قمیص ہے

دَخَلَ مَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ يَعُوْدُهُ فِيْ مَرَضِه، فَإِذَا عَلَيْهِ قَمِيْصٌ وَسِخٌ مُخَرَّقُ الْجَيْبِ، فَقَالَ مَسْلَمَةُ لِأُخْتِهٖ فَاطِمَةَ - اِمْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ - لَوْ اَبْدَلْتُمْ هٰذَا الْقَمِيْصَ، فَإِنَّ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِ فَسَكَتَتْ، قَالَ: ثُمَّ اَعَدْتُ الْقَوْلَ عَلَيْهِ مِرَاراً، حَتّٰى اَغْلَظْتُ، فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَالَهُ قَمِيْصٌ غَيْرُهُ.

مجمع الاحباب ۲، ۲۱۵

ترجمة:

مسلمہ بن عبدالملک حضرت عمر بن عبدالعزیز - رحمۃ اللہ علیہ - کی ان کی بیماری میں عیادت کیلئے آئے تو آپ ایک میل کچیل والی قمیص پہنے ہوئے تھے جس کا گریبان پھٹا ہوا تھا۔

جناب مسلمہ نے اپنی بہن فاطمہ جو حضرت عمر بن عبدالعزیز - رضی اللہ عنہ - کی اہلیہ تھیں سے کہا:

کاش تم یہ قمیص بدل دیتے کیونکہ لوگ آپ کی عیادت۔ تیمارداری۔ کیلئے آتے ہیں تو وہ (یہ سن کر) خاموش رہیں۔ جناب مسلمہ کہتے ہیں۔ میں نے اپنی بات کو کئی مرتبہ دہرایا حتی کہ میں نے سختی سے کہا تو وہ۔ فاطمہ۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی اہلیہ۔ کہنے لگیں۔

اللہ کی قسم! ان کی اس کے علاوہ اور کوئی قمیص ہے ہی نہیں۔

-☆-

لہوولعب سے بچنے والے اور شیطان کے مزامیر نہ سننے والوں کو جنت میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا سنائی جائے گی

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ -رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ-:

إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَقُوْلُ اللّٰهُ -عَزَّوَجَلَّ- لِلَّذِيْنَ يُنَزِّهُوْنَ اَسْمَاعَهُمْ وَاَنْفُسَهُمْ عَنِ اللَّهْوِ وَمَزَامِيْرِ الشَّيْطَانِ اُدْخُلُوْا فِيْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ. ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلَائِكَةِ: اَسْمِعُوْا حَمْدِيْ وَثَنَائِيْ، وَأَنْ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ.

مجمع الاحباب، ۲/ ۳۶۹

ترجمہ:

حضرت محمد بن المنکدر -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ -عزوجل- ان لوگوں سے فرمائے گا جو اپنے کانوں کو اور اپنے آپ لہوولعب اور مزامیر شیطان سے بچا کر رکھتے تھے۔

جنت کے باغات میں داخل ہو جاؤ پھر فرشتوں سے ارشاد فرمائے گا۔

انہیں میری حمد وثناء سناؤ اور یہ کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہیں۔

-☆-

دورانِ نماز
اصحاب صفہ شدت بھوک سے گر جاتے

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ، وَهُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى يَقُوْلُ الْاَعْرَابُ: هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ فَاِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ:

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَالَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لَا لَ جُبِبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَحَاجَةً.

جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۸۱۸)	جلد ۴	صفحہ ۶۳۲
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۶۸)	جلد ۲	صفحہ ۵۴۹
قال الالبانی	حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۸۳۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۱۳
قال المحقق	حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۲۴)	جلد ۲	صفحہ ۵۰۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		

ترجمہ الحدیث:

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جب لوگوں کو نماز کی امامت فرماتے تو کئی آدمی بھوک کی وجہ سے نماز میں جب وہ حالت قیام میں ہوتے تو گر جاتے اور وہ اصحاب صفہ تھے حتی کہ اعرابی لوگ کہتے یہ مجنون ہیں۔ جب حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نماز سے فارغ ہوتے تو ان کی طرف متوجہ ہوتے پھر ارشاد فرماتے:

اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے لیے کتنا اجر وثواب ہے تو تم اس بات کو پسند کرو گے کہ تمہارا یہ فاقہ اور تمہارے یہ حاجت اور بڑھ جائے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۲۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۹۳۳
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۸۲۲)	جلد ۱۷	صفحہ ۱۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

مخلوق کودل سے نکال کر یارب کہنے والے سے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَبَّیْکَ یَاعَبْدِیْ

قَالَ بَعْضُ الْعَارِفِیْنَ:

اِذَا اَخْرَجَ الْعَبْدُ جَمِیْعَ الْمَخْلُوْقِیْنَ مِنْ قَلْبِہٖ فَکَانُوْاعِنْدَہٗ مِثْلَ ھٰذِہِ السَّارِیَۃِ لَا تَضُرُّ وَلَاتَنْفَعُ کَمَا ھُوَا لْوَاقِعُ:فَعِنْدَذَالِکَ اِذَاقَالَ الْعَبْدُ:یَارَبِّ:قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لَبَّیْکَ یَا عَبْدِیْ.

مجمع الاحباب،۵/۳٦۱

ترجمہ:

بعض عارفین نے فرمایا:

جب بندہ اپنے دل سے تمام مخلوق کو نکال لیتا ہے تو وہ مخلوق اس کے ہاں اس ستون جیسی ہو جاتی ہے جو نہ نقصان دیتا ہے اور نہ نفع جیسے کہ وہ حقیقت میں ایسا ہی ہے تو اس وقت جب بندہ کہتا ہے یاربّ !اے میرے ربّ تو اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

لبیک یاعبدی!اے میرے بندے میں حاضر ہوں۔

-☆-

زہد

دنیا کے مال ودولت، جاہ وحشمت، شہوات ولذات زیب وزینت اوراس کی زخارف رنگینیوں سے عدم التفات کا نام ہے

اَلشَّيْخُ نَجْمُ الدِّيْنُ دَايَةُ يَقُوْلُ: الزُّهْدُ: هُوَ عَدَمُ الالْتِفَاتِ إلى الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا، أي بِمَجْمُوْعِهَا، مَالِهَا وَجَاهِهَا وَشَهَوَاتِهَا وَزِيْنَتِهَا وَزَخَارِفِهَا رَغْبَةً فِي الآخِرَةِ وَنَعِيْمِهَا الْبَاقِيَةِ.

ترجمہ:

حضرت شیخ نجم الدین دایہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

زھد، دنیا، مجموعہ دنیا سمیت کی یعنی اس کے مال وجاہ، اس کی شہوات اس کی زیب وزینت اس کے زخارف کی طرف عدم امتظات کا نام ہے آخرت اوراس کی باقی رہنے والی نعمتوں کی رغبت وخواہش کرتے ہوئے۔

-☆-

(موسوعۃ الکسنزان)=۱۰/۲۸۹

۳۔الشیخ نجم الدین دایۃ الرازی۔ مخطوطۃ منار السائرین ومطار الطائرین۔ ص ۱۳۲۔

زہد

رب تعالی کے غیر کے متعلق سے دل کا خالی ہونا ہے۔

دل سے دنیا کا سرد ہو جانا اور نفس کا دنیا سے بے رغبت ہو جانا ہے۔

اَلشَّیْخُ أَحْمَدُ بْنُ عَجِیْبَةَ یَقُوْلُ :اَلزُّهْدُ:هُوَ خُلُوُّ الْقَلْبِ عَنِ التَّعَلُّقِ بِغَیْرِ الرَّبِّ،أَوْ بَرُوْدَةُ الدُّنْیَا مِنَ الْقَلْبِ وَعَزُوْفُ النَّفْسِ عَنْهَا.

ترجمہ:

حضرت شیخ احمد بن عجیبہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

زہد، دل کا خالی ہونا ہے ربّ تعالی کے غیر کے تعلق سے اور دل سے دنیا کا سرد ہو جانا ہے اور نفس کا دنیا سے بے رغبت ہونا اور پھر جانا ہے۔

-☆-

(موسوعۃ الکسنزان)=۱۰/۲۹۱۔

الشیخ احمد بن عجیبۃ۔ معراج التشوف إلی حقائق التصوف۔ ص ۷۔

زہد

اللہ تعالیٰ سے راضی ہونا ہے

يَقُوْلُ الشَّيْخُ الْفُضَيْلُ بْنُ عياضٍ :أُصْل الزُّهْدِ:الرِّضَا عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

ترجمہ:

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض-رضی اللہ عنہ-فرماتے ہیں۔

اصل زہد اللہ تعالیٰ سے راضی ہونا ہے۔

-☆-

(موسوعة المسنوان)=۱۰/۲۹۵

الشیخ أبو عبد الرحمن السلمي-طبقات الصوفیة-ص۱۰

شیخ محمد بن حسن -رحمہ اللہ علیہ- کے نزدیک زہد کی اقسام

يَقُوْلُ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنِ السَّمْنُوْدِيُّ

اَلزُّهْدُ خَمْسَةُ أَقْسَامٍ:

اَلْأَوَّلُ: أَنْ تَزْهَدَ مَا فِيْ أَيْدِيْ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ.

اَلثَّانِيْ: أَنْ تَزْهَدُ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللّٰهُ.

اَلثَّالِثُ: أَنْ تَزْهَدَ أَقْوَالَكَ وَأَفْعَالَكَ وَأَحْوَالَكَ وَتَرْحِلَ عَنْ عِلْمِكَ وَعَمَلِكَ.

اَلرَّابِعُ: أَنْ تَزْهَدَ الْمُقَامَاتِ وَالتَّصَرُّفَ وَالْكَرَامَاتِ عِنْدَ الْوَارِدَاتِ.

اَلْخَامِسُ: أَنْ تَزْهَدَ مَا سِوَى اللّٰهِ.

ترجمہ:

حضرت شیخ محمد بن حسن -رحمتہ اللہ علیہ- فرماتے ہیں۔

(موسوعۃ الکسنز ان)=۱۰/۲۹۷۔

۳۔الشیخ محمد بن حسن السمنودي۔ مخطوطۃ تحفۃ السالکین ودلالۃ السائرین لمنہج المقربین-ورقۃ ۱۵۰أ۔

زہد کی پانچ قسمیں ہیں۔

ا۔تو لوگوں کے مال و دولت سے بے رغبت ہو جا وہ تجھ سے محبت کریں گے۔

۲۔تو دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت فرمائے گا۔

۳۔تو اپنے اقوال و افعال اور اپنے احوال سے بے رغبت ہو جا اور اپنے علم و عمل سے کوچ کر جا۔

۴۔تو مقامات، تصرفات اور کرامات سے واردات کے وقت بے رغبت ہو جا۔

٦۔تو ماسوی سے بے رغبت ہو جا۔

–☆–

زہد کی تین قسمیں ہیں

۱: حرام کا ترک

۲: فضول کا ترک

۳: ہر اس چیز کا ترک کرنا جو اللہ تعالی سے غافل کر دے

يَقُوْلُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلَ اَلزُّهْدُ ثَلاثَةُ أَوْجهٍ:
تَرْکُ الْحَرَامِ: وَهُوَ زُهْدُ الْعَوَامِ.
ثُمَّ تَرْکُ الْفُضُوْلِ مِنَ الْحَلالِ: وَهُوَ زُهْدُ الْخَوَاصِّ.
ثُمَّ تَرْکُ كُلِّ مَا يُشْغِلُ الْعَبْدَ عَنِ اللّٰهِ: وَهُوَ زُهْدُ الْعَارِفِيْنَ.

ترجمہ:

حضرت امام احمد بن حنبل ـ رحمہ اللہ علیہ ـ نے ارشاد فرمایا:
زہد کی تین قسمیں ہیں:

(موسوعۃ الکسنزان)=۱۰/۲۹۸۔

محمد شیخانی ـ التربیۃ الروحیۃ بین الصوفیۃ والسلفیۃ ـ ص۱۵۹۔

۱: حرام کا ترک کرنا۔ یہ عوام کا زہد ہے۔

۲: حلال میں سے فضول کا ترک کرنا، یہ خواص کا زہد ہے۔

۳: ہر اس چیز کا ترک جو بندہ کو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے، یہ عارفین کا زہد ہے۔

-☆-

شیخ احمد بن عجیبہ- رحمہ اللہ علیہ- کے ہاں
زہد کے تین مراتب ہیں
مال میں زہد، جاہ و مراتب میں زہد اور
مقامات و کرامات اور خصوصیات میں زہد

يَقُوْلُ الشَّيْخُ أَحْمَدُ بْنُ عَجِيْبَةَ يَكُوْنُ الزُّهْدُ أَوَّلاً فِي الْمَالِ، وَ عَلَامَتُهُ: أَنْ يَسْتَوِيَ عِنْدَهُ الذَّهَبُ وَالتُّرَابُ وَالْفِضَّةُ وَالْحَجَرُ...

وَيَكُوْنُ ثَانِياً فِي الْجَاءِ وَالْمَرَاتِبِ، وَعَلَامَتُهُ: أَنْ يَسْتَوِيَ عِنْدَهُ الْعِزُّ وَالذُّلُّ وَالظُّهُوْرُ وَالْخُمُوْلُ وَالْمَدْحُ وَالذَّمُّ وَالرِّفْعَةُ وَالسُّقُوْطُ.

وَيَكُوْنُ ثَالِثاً فِي الْمَقَامَاتِ وَالْكَرَامَاتِ وَالْخُصُوْصِيَاتِ، وَعَلَامَتُهُ: أَنْ يَسْتَوِيَ عِنْدَهُ الرَّجَاءُ وَالْخَوْفُ وَالْقُوَّةُ وَالضُّعْفُ وَالْبَسْطُ وَالْقَبْضُ.

(موسوعۃ الکسنزان)=۱۰/۳۰۱۔
الشیخ أحمد بن عجیبۃ - إیقاظ الہمم فی شرح الحکم - ج۱ص۷۷۔

ترجمہ:

حضرت شیخ احمد بن عجیبہ -رحمتہ اللہ علیہ- فرماتے ہیں۔

اولاً زہد مال میں ہوتا اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے ہاں سونا اور مٹی، چاندی اور پتھر برابر ہو جائیں۔

ثانیاً زہد جاہ مراتب میں ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے ہاں عزت و ذلت، ظہور وخمول، مدح و ذم رفعت وسقوط برابر ہو جائیں۔

ثالثاً زہد مقامات، کرامات اور خصوصیات میں ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے رجاء وخوف قوت وضعف اور بسط وقبض برابر ہو جائیں۔

-☆-

زہد

کائنات کے خالق و مالک -جل جلالہ- کی علاوہ ہر چیز کا ترک

یَقُولُ الْغَوْثُ الأَعْظَمُ عَبْدُالْقَادِرِ الْكِيْلَانِيُّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ حَقِيْقَةُ الزُّهْدِ: تَرْكُ الدُّنْيَا، وَتَرْكُ الآخِرَةِ، وَتَرْكُ الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ، وَتَرْكُ الْوُجُوْدِ، وَتَرْكُ طَلَبِ الْحَالَاتِ وَالدَّرَجَاتِ وَالْكَرَامَاتِ وَالْمُقَامَاتِ، وَكُلِّ شَيْءٍ سِوَى رَبِّ الْبَرِيَّاتِ، حَتّٰى لَا يَبْقٰى إِلَّا الْخَالِقُ عَزَّوَجَلَّ.

ترجمہ:

حضور غوث اعظم سیدنا عبالقادر جیلانی -رحمتہ اللہ علیہ- فرماتے ہیں۔

زہد کی حقیقت، دنیا کا ترک، آخرت کا ترک، شہوات ولذات کا ترک وجود کا ترک، طلب

(موسوعۃ الکسنزان)=۲۹۹/۱۰

۴۔ السید الشیخ محمد الکسنزان۔ جلاء الخاطر من کلام الشیخ عبد القادر الکیلانی۔ ص ۴۳۔

حالات ودرجات وکرامات کا ترک بلکہ کائنات کے رب تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز کا ترک ہے حتیٰ کہ خالق عزوجل کے علاوہ کچھ بھی باقی نہ رہے۔

-☆-

يَقُولُ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ الشَاذِلِيُّ حَقِيْقَةُ الزُّهْدِ: فَرَاغُ الْقَلْبِ عَمَّا سِوَى اللّٰهِ.
وَقِيْلَ: حَقِيْقَةُ الزُّهْدِ: أَنْ تَتْرُكَ نَفْسَكَ وَدُنْيَاكَ وروحك فيقى سوك مع مولاك.ء

ترجمہ:

حضرت شیخ ابوالحسن الشاذلی۔رحمۃ اللہ علیہ۔فرماتے ہیں
زہد کی حقیقت۔دل کا ماسوی اللہ سے فارغ ہونا ہے۔
اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ
زہد کی حقیقت یہ ہے کہ تو اپنے نفس کو اپنی دنیا کو اپنی روح کو ترک کردے۔

-☆-

(موسوعۃ الکسنزان)=۱۰/۲۹۹۔
۵۔الشیخ احمد الکمشخانوی النقشبندی۔جامع الاصول فی الاولیاء۔ج اص ۱۷۷۔

سید الطائفہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی - رحمہ اللہ علیہ - کا
ارفع واعلیٰ زہد

يَقُوْلُ الشَّيْخُ أَبُوْ يزِيْد الْبِسْطامِيُّ لِيس للزُّهد منْزِلةٌ.... لأنّي كُنْتُ ثلاثة أيّام زاهِداً، فلمّا كان الْيوْمُ الرّابِعُ خرجْتُ منْه....

زَهَدْتُ أَوَّلَ يَوْمِيْ فِي الدُّنْيا وَمَا فِيْهَا، وَالْيَوْمُ الثَّانِي زهدْتُ في الآخرة وما فِيْهَا، وَالْيَوْمَ الثَّالِثَ زَهَدْتُ فِيْمَا دُوْنَ اللهِ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الرَّابِعُ لَمْ يَبْقَ لِيْ سوى الله شيْءٌ.

ترجمہ:

حضرت خواجہ ابو یزید بسطامی - رحمۃ اللہ علیہ - فرماتے ہیں۔

زھد کی کوئی منزلت نہیں۔ کیونکہ میں تین دن زاھد رہا چوتھا دن آیا تو میں زھد سے نکل گیا۔

پہلے دن میں دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سے زھد اختیار کیا۔

دوسرے دن میں نے آخرت اور جو کچھ آخرت میں ہے سے زھد اختیار کیا۔

([illegible]) = ١٠: ٣٠١، ٣٠٢۔

[illegible]

تیرے دن میں نے ماسوی اللہ سے زھد اختیار کیا۔

چوتھے دن میرے پاس اللہ تعالیٰ کے سوائے کچھ باقی ہی نہ رہا۔

-☆-

افضل زہد

زہد کا اخفاء ہے

يَقُوْلُ الإِمَامُ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجَهَهُ أَفْضَلُ الزُّهْدِ: إِخْفاءُ الزُّهد

ترجمہ:

حضرت علی بن ابی طالب۔ کرم اللہ وجہ۔ فرماتے ہیں۔

افضل زہد زھد کا اخفاء ہے۔

-☆-

(موسوعة الملسنو ان)=١٠/٣٠٢۔

عبدالرحمن الشرقاوی۔علی امام المتقین۔ ج ا ص ٨٠۔

زہد کا تعلق
دل سے ہے جسم سے نہیں

يَقُوْلُ الْغَوْثُ الأَعْظَمُ عَبْدُالْقَادِرِ الْكِيْلَانِيُّ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ اَلْقَلْبُ يُزْهِدُ لَا اَلْجَسَدُ.

ترجمہ:

حضور غوث اعظم سید عبد القادر جیلانی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ فرماتے ہیں۔

دل زہد اختیار کرتا ہے جسم نہیں۔

-☆-

(موسوعۃ الکسنزان)=۱۰/۳۰۴۔

۲۔ السید الشیخ محمد الکسنزان۔ جلاء الخاطر من کلام الشیخ عبد القادر الکیلانی۔ ص ۲۵۔

حضرت سیدنا ابوذر غفاری -رضی اللہ عنہ- کا

زہد وورع

إنَّ رَجُلاً دَخَلَ عَلى أَبي ذرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ في بيْته،فجعل ذلک الرجل يُقَلِّبُ بَصَرَهُ فِي بَيْتِ أبِي ذَرٍّ يَمِيناً وَشمالاً،فقال الرَّجُلُ:ياأبا ذَرٍّ ما أرى في بيتک متاعاً ولا شيئاً من الأثاث.

فقال لَهُ :إنَّ لَنا بيْتاً آخر،ونحنُ نُرِيْدُ أنْ نرتحل إليْه، لأنّهُ موْضعُ مقامنا وقرارنا، فنحنُ نُوجّهُ إليْه صَالِحَ مَتَاعِنا.

فَقالَ لَهُ: ذلِکَ الرَّجُلُ:فإنّک لا بُدّلک متاعٌ ما دُمت هاهُنا

فقال: إنَّ صاحب البيْت قد أذن لنا بالرّحيل ولا يترُكنا في هذا بحال.

ترجمہ:

ایک آدمی حضرت ابوذر غفاری -رضی اللہ عنہ- کے گھر میں داخل ہوا تو اس آدمی نے حضرت

(موسوعة المستدان)=١٠ ٣١٠-٣١١۔

الشيخ محمد بن ماياري- مخطوطة جامع الانوار ونزهة الابصار- ص ١٠٠۔

ابوذر غفاری -رضی اللہ عنہ- کے گھر میں دائیں بائیں نظر گھما کر دیکھنا شروع کر دیا تو اس آدمی نے کہا:

اے ابوذر! میں آپ کے گھر میں کوئی سامان نہیں دیکھ رہا اور نہ ہی ضرورت کی چیزوں میں سے کوئی چیز۔

آپ نے اس آدمی سے فرمایا:

ہمارا ایک اور گھر بھی ہے ہم وہاں منتقل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں کیونکہ وہی ہمارے رہنے اور قرار کی جگہ ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اپنا اچھا اچھا سامان وہاں منتقل کر دیں۔

اس آدمی نے کہا جبکہ آپ اس گھر میں ہیں یہاں کچھ سامان تو بہر حال رکھنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا:

گھر کے مالک نے ہمیں کوچ کا اذن دے دیا ہے وہ ہمیں اس گھر میں کسی حال میں رہنے نہیں دے گا۔

-☆-

اَلشَّيْخ يَحْيَى بْنُ مَعَاذٍ الرَّازِيُّ

يَقُوْلُ: الزَّاهِدُ: هُوَ الَّذِيْ قُوْتُهُ مَا وَجَدَ، وَمَسْكَنُهُ حَيْثُ أَدْرَكَ، وَلِبَاسُهُ مَاسَتَرَ، وَالدُّنْيَا سِجْنُهُ، وَالْقَلْبُ مَضْجَعُهُ، وَالْخَلْوَةُ مَجْلِسُهُ، وَالْقُرْآنُ حَدِيْثُهُ، وَاللهِ أَنِيْسُهُ، وَالذِّكْرُ رَفِيْقُهُ، وَالصِّدِّيْقُوْنَ إِخْوَانُهُ، وَالْعَقْلُ دَلِيْلُهُ، وَالتَّوَكُّلُ كَسْبُهُ، وَالْبُكَاءُ مَذْهَبُهُ، وَالْجُوْعُ إِدَامُهُ، وَالْعِبَادَةُ حِرْفَتُهُ، وَالتَّقْوٰى زَادُهُ.

ترجمہ:

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی-رحمہ اللہ علیہ-فرماتے ہیں:

زاہد وہ ہے جو اسے مل جائے وہ اسکی رازی، جو جگہ پائے وہی اس کا مسکن، جو اس کے جسم کو ڈھانپ دے وہ اس کا لباس۔ دنیا اسکا قید خانہ، دل اسکا ٹھکانا، خلوت اسکی مجلس، قرآن اسکی گفتگو، اللہ تعالی اس کا انیس، ذکر اسکا رفیق، صدیقین اسکے بھائی، عقل اسکی دلیل، توکل اسکا کسب، بکا-محبت الٰہی میں رونا-اسکا مذہب، بھوک اسکا کھانا، عبادت اسکا پیشہ اور تقوی اسکا زادراہ ہے۔

-☆-

(موسوعة الكسنزان)=١٠/٣٢٢۔

الشيخ محمد بن ماياربي- مخطوطة جامع الأنوار ونزهة الأبصار- ص ١٠١۔

دنیا کے زاہد اور آخرت کے راغب لوگوں کو مبارک ہو

يَقُوْلُ الْإِمَامُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ -كَرَّمَ اللّٰهُ وَجهَهُ- طُوْبٰى لِلزَّاهِدِيْنَ فِي الدُّنْيَا لِلرَّاغِبِيْنَ فِي الآخِرَةِ، أُوْلٰئِكَ قَوْمٌ اتَّخَذُوْا الأَرْضَ بِسَاطاً، وَتُرَابَهَا فِرَاشاً، وَمَاءَ هَا طِيْباً، وَالْقُرْآنَ شِعَاراً، وَالدُّعَاءَ دِثَاراً.

ترجمہ:

حضرت سیدنا علی بن ابی طالب -رضی اللہ عنہ- فرماتے ہیں:

مبارک ہو دنیا کے زاہدوں اور آخرت کے راغبوں کے لئے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے زمین کو بچھونا، اسکی خاک کو بستر، اسکے پانی کو خوشبو، قرآن کریم کو شعار اور دعا کو دثار بنالیا۔

-☆-

(موسوعۃ الکسنزان)=۱۰/۳۲۸۔

۴۔عبدالرحمن الشرقاوی-علي إمام المتقين-ج ا ص ۵۰۔

جس کے پاس بیوی ہو اور
رہنے کیلئے رہائش گاہ ہو
وہ اغنیاء میں سے ہے
اور جس کے پاس خدمت کے لئے خادم بھی ہو
وہ بادشاہوں میں سے ہے

عَنْ ابی عبدالرّحمن الحبلیّ قال: سمعتُ عبداللہ بن عمرو بن العاص، وَسَالَهُ رجلٌ فقال: الستُ مِنْ فُقراء المُهاجرِين؟ فقال لهُ عبداللہ: الکَ امرأة تاوی الیھا؟ قالَ: نعَمْ. قالَ: اَلَکَ مسکنٌ تسکُنُہُ؟ قال: نعم. قال: فانت من الاغنیاء. قال: فانّ لِی خادِمًا؟ قالَ: فَانْتَ مِنَ المُلوک.

ترجمة الحديث:

جناب عبدالرحمن بن حُبلی روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن

العاص رضی اللہ عنہما ارشاد فرمارہے تھے:

جب ایک آدمی نے ان سے سوال کیا اور کہا کیا میں مہاجرین فقراء میں سے نہیں ہوں؟
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس رہتے ہو؟ وہ بولا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: تمہارا گھر ہے جس میں تم رہائش پذیر ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا:

تم اغنیاء۔اصحاب ثروت۔میں سے ہو۔اس نے کہا میرے پاس ایک غلام بھی ہے۔آپ نے فرمایا:

پھر تو تم بادشاہوں میں سے ہو۔

-☆-

حضرت عتبہ بن غزوان - رضی اللہ عنہ - کا خطبہ اور دنیا کی بے ثباتی کا تذکرہ

عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرِ الْعَدْوِى قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانِ رضى اللّه عنهُ وكان اميْرًا بِالْبَصْرَةِ ،فحمد اللّه واثنى عليه ثمّ قال:

امّابعد: فانّ الدُّنيا قد آذنت بصرمٍ وولّت حذّاء ولم يبق منها الّا صبابةٌ كَصُبَابَةِ الْإِنَاءِ يَتَصَابُهَا صَاحِبُهَا وَانَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا اِلَى دارٍ لا زوال لها. فانتقلوا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَاِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحجر يُلْقَى مِنْ شفير جهنّم فيهوى فيها سَبْعِيْنَ عامًا لا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّهِ لَتُمْلَانَّ افعجبتم ؟

ولقدذكرلنا انّ مابين مصراعين من مصاريع الجنّة مسيرةُ اربعين عامًا. وليأتين عليه يومٌ وهو كظيظٌ من الزحام، ولقد رايتنى سابع سبعةٍ مع رسول اللّه صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَنَا طَعَامٌ اِلّا ورق الشّجر حتّى قرحت اشداقنا فالتقطت بُردةً فشققتهابينى وبين سعدبن مالكٍ فاتزرت بنصفها واتزر سعدٌ بنصفها فما اصبح

الْيَوْمَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا اَصْبَحَ اَمِيْرًا عَلٰى مِصْرٍ مِنَ الْاَمْصَارِ وَاِنِّى اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ فِى نَفْسِى عَظِيْمًا وَعِنْدَاللّٰهِ صَغِيْرًا.

ترجمة الحديث:

حضرت خالد بن عمیر العدوی نے فرمایا ہمیں حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا جبکہ آپ یعنی حضرت عتبہ بصرہ کے امیر تھے۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اسکی ثنا گستری کی پھر فرمایا بیشک دنیا نے اپنے ختم ہونے کی اطلاع دے دی ہے۔ اعلان کر دیا ہے اور اپنے اختتام کی طرف بھاگ چکی ہے۔ اب اس کا صرف اتنا وقت باقی رہ گیا ہے جتنا کہ برتن والا جب برتن سے پانی گرا دیتا ہے۔ تو برتن میں پانی رہ جاتا ہے؟

بیشک تم اس دنیا سے ایسے گھر کی طرف منتقل ہونے والے ہو جسے زوال دیتا نہیں جو کچھ تمہارے پاس اب ہے اس میں سے اعمال صالحہ اس گھر کی طرف منتقل کرو کیونکہ تم سے بیان کیا گیا ہے۔ (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا) کی ایک پتھر چٹان کو جہنم کے کنارے سے (جہنم میں) گرایا جائے تو وہ ستر سال جہنم میں گرتا رہے پھر بھی وہ اس جہنم کا پیندا نہ پا سکے گا۔ اللہ کی قسم جہنم کو ضرور بھر دیا جائیگا۔ کیا تم اس بات سے تعجب ہو حیران ہوتے ہو۔ اور ہم سے یہ بھی ذکر کیا گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا:

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۶۷)	جلد۴	صفحہ۲۲۷۸
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۸۴۶)	جلد۴	صفحہ۱۱۶
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۴۳۹)	جلد۴	صفحہ۳۹۸
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۵۰۵)	جلد۱۳	صفحہ۴۲۱
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۴۸۷)	جلد۱۵	صفحہ۲۶۲
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		

جنت کے دروازے کے ایک طرف سے لے کر دوسرے طرف تک چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہے اس دروازے پر ایک ایسا دن بھی آنے والا ہے کہ ہجوم کے سبب بھر جائے گا۔ اور میں اپنے آپ کو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتواں شخص دیکھتا تھا۔ ہمارے لئے کھانا نہ ہوتا سوائے درخت کے پتوں کے حتی کہ ہماری باچھیں پھٹ جاتیں۔ میں نے ایک چادر حاصل کی میں نے اپنے لئے اور حضرت سعد بن مالک کے لئے اس کے دو حصے کر دیئے آدھی کو میں نے بطر تہہ بند اور آدھی کو حضرت سعد نے بطور تہہ بند کے استعمال کیا۔ آج ہماری یہ حالت ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا امیر - گورنر - ہے۔ میں اللہ کی پناہ وحفاظت مانگتا ہوں اس بات وے کہ میں اپنے نفس میں عظیم بنوں اور اللہ تعالی کے ہاں صغیر ٹھہروں۔

-☆-

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۴۱۵۶) جلد ۲ صفحہ ۹۰

قال محمود محمد محمود الحدیث صحیح

جامع الاصول رقم الحدیث (۸۴۶۸) جلد ۱۱ صفحہ ۔

قال المحقق صحیح

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۲۱۔) جلد ۱۶ صفحہ ۵۹

قال شعیب الارنووط اسنادہ صحیح علی شرط مسلم

حضرات صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم اجمعین-
شدت بھوک سے چمڑے کا ٹکڑا بھون کر کھا جاتے

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ:

اِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَاْكُلُهُ فَيَاْخُذُ الْجِلْدَةَ فَيَشْوِيْهَا فَيَاْكُلُهَا فَاِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا اَخَذَ حَجَرًا فَشَدَّ صُلْبَهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا:

حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے صحابہ کرام میں سے کوئی ایسا بھی ہوتا کہ اس پر تین دن گزر جاتے تو وہ کوئی چیز نہ پاتا جو وہ کھا سکے تو وہ چمڑہ لے لیتا اسے بھون کر کھا جاتا اگر اسے کہیں سے چمڑے کا ٹکڑا بھی نہ ملتا تو پیٹ پر پتھر باندھ لیتا جس سے اسکی صلب سیدھی ہو جاتی۔

-☆-

حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- دوران جہاد کیکر کے پتے اور بیری کے پتے کھا کر گزارہ کرتے

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اِنِّی لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَهْمٍ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰی اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهُ خَلْطٌ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۷۲۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۴۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۴۱۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۱۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۵۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۲۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۶۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۷۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۴۳۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۹۴
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۵۴۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۶۶)	جلد ۲	صفحہ ۵۴۸
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل عرب میں میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے فی سبیل اللہ اللہ کی راہ میں سب سے پہلا تیر پھینکا تھا۔ ہم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد پر جاتے تھے جبکہ ہمارے پاس سوائے کیکر کے پتوں اوران بیری کے پتوں کے کھانے سے کچھ نہیں ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ جب ہم سے کوئی قضائے حاجت کرتا تو بکری کی مینگنیوں کی طرح کرتا کہ اس میں چپک نہ ہوتی تھی۔

-☆-

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۰۷۳)	جلد ۵	صفحہ ۴۴۰
قال الالبانی	متفق علیہ		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۸۴۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۱۶
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۸۹)	جلد ۱۵	صفحہ ۴۴۸
قال شعیب الارؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۹۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۹۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۶۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۱۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۸۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۵۳۶)	جلد ۹	صفحہ ۱۵
قال المحقق	صحیح		

فہرست

